﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

روزنامہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد ۳۳ | سوموار ۲۷؍ جولائی تا ہفتہ یکم اگست ۲۰۲۶ء | ۱۲؍ صفر تا ۱۷؍ صفر ۱۴۴۸ ہجری | ۲۷؍ وفا تا یکم ظہور ۱۴۰۵ ہجری شمسی | شمارہ ۱۷۸ تا ۱۸۳



ارشاد نبوی ﷺ

ذکر الٰہی کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزّ وجل فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندہ کے میرے متعلق ظن کے مطابق ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو مَیں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں مجھے یاد کرتا ہے تو مَیں اس سے بہتر مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اگر وہ ایک گز میرے قریب آتا ہے تو میں دو گز اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ چلتے ہوئے میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتے ہوئے اس کے پاس جاتا ہوں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ الإستغفار، باب فضل الذکر و دعاء و التقرب الی اللہ تعالیٰ، حدیث نمبر ۶۸۳۷)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کی مناسبت سے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

اصل چیز روحانی غذا ہے کہ جس کے لیے ہم جلسے میں آئے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۴؍ جولائی ۲۰۲۶ء بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن، ہمپشئر، یو کے

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۴؍ جولائی ۲۰۲۶ء کو حدیقۃ المہدی، آلٹن، ہمپشئر، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت شاہین عودہ صاحب (آف کبابیر) کے حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ......باقی صفحہ ۸ پر......

اللہ تعالیٰ نے فلاح و کامیابی کے لیے تقویٰ کو شرط قرار دیا ہے

اسلام کی تعلیم کی جڑ تقویٰ ہے، اگر تقویٰ ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کر سکتا ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ کی تقریب پرچم کشائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ

(حدیقۃ المہدی، ۲۴؍ جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج اپنے بصیرت افروز خطاب سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۶۰ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ ساڑھے چار بجے کے قریب حضورِ انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔ جیسے ہی حضورِ انور نے لوائے احمدیت لہرایا، فضا نعروں سے گونج ......باقی صفحہ ۱۰ پر......

تمہارا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تم نے توحید کو قائم کرنا ہے

احمدی عورت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اسلام کو ماننے والی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مستورات سے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ

(حدیقۃ المہدی، ۲۵؍ جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب روایت مستورات سے خطاب فرماتے ہیں۔ مستورات سے خطاب کے لیے حضورِ انور بارہ بج کر سات منٹ پر والہانہ نعروں کی گونج میں جلسہ گاہ مستورات میں رونق افروز ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔ حضورِ انور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت ......باقی صفحہ ۱۲ پر......

۲۰۲۵ء - ۲۰۲۶ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا افضال میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے تم خدا سے مت لڑو تم اس کو نابود نہیں کر سکتے (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ

(حدیقۃ المہدی، ۲۵؍ جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) آج جلسہ سالانہ برطانیہ کا دوسرا روز ہے۔ اس دن بعد دوپہر کے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دورانِ سال جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال کی جھلک پیش فرماتے ہیں۔ اس اجلاس کی کارروائی کے لیے حضورِ انور فلک شگاف نعروں کی گونج میں چار بج کر دس منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم ......باقی صفحہ ۱۵ پر......

جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب

امسال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲؍ لاکھ ۶۷؍ ہزار ۵۹۶ بیعتیں عطا فرمائی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر سے بیعت لی اور اجتماعی دعا کروائی

(حدیقۃ المہدی، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل، ۲۶؍ جولائی ۲۰۲۶ء) آج جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایک اہم انٹرنیشنل پروگرام 'عالمی بیعت' کا انعقاد ہوا۔ اس مبارک تقریب کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر دس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور سٹیج کے سامنے بیعت کے لیے تیار کی گئی کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

عالمگیر بیعت کا بابرکت سلسلہ الٰہی نوشتوں کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۱۹۹۳ء ......باقی صفحہ ۳۸ پر......

حضرت مسیح موعودؑ کی مقرر فرمودہ دس شرائط بیعت کی تشریح اور ان پر عمل کرنے کی تاکید

ہمیں ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو ہمیں ہمارے عہدِ بیعت سے ہٹانے والی ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز معرکہ آرا اختتامی خطاب کا خلاصہ

(حدیقۃ المہدی، ۲۶؍ جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) آج جلسہ سالانہ کا آخری دن ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج شام جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے پُرمعارف خطاب فرمایا۔ اختتامی خطاب کے لیے حضور انور چار بج کر بارہ منٹ کے قریب نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مولانا فیروز عالم صاحب کو ......باقی صفحہ ۱۸ پر......

خطبہ جمعہ ۱۰؍ جولائی ۲۰۲۶ء

’’یہ بات ہر طرح ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے سخت مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور نہایت خوشگوار اخلاق رکھنے والا شخص ہی ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کرسکتا تھا جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کی وجہ سے جان دے دی مگر مرزا صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔ مَیں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور ان کے جذب اور کھینچ لینے والی شخصیت کو پیش کیا‘‘ (پادری والٹر (Walter) ایم اے، مصنف کتاب The Ahmadiya Movement)

آپ علیہ السلام کی زندگی میں جُود و عطا کی ایک اَور شان بھی جلوہ گر ہے جو شفاعت و سفارش کا رنگ رکھتی ہے۔ بعض اوقات آپؑ کی خدمت میں کوئی ایسا سائل آتا جس کے سوال کو پورا کرنا آپؑ کے اختیار میں نہ ہوتا بلکہ اس کا تعلق دوسروں سے ہوتا۔ اس حالت میں آپؑ اس امر کا بھی التزام رکھتے تھے کہ اس کے فائدے کے لیے ایسے لوگوں کو بھی سپارش کر دیتے جن کو اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لیے بھی کبھی کچھ نہ کہتے۔... یہ ایک ایسی کریمانہ اور مخلصانہ شان ہے کہ بہت ہی کم دنیا میں پائی جاتی ہے

یہ واضح امر ہے کہ مرزا امام الدین صاحب کی دشمنی اور عداوت کوئی مخفی امر نہ تھا مگر جب بھی نیکی اور احسان کرنے کا معاملہ آیا تو اس عداوت کا کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خیال بھی نہیں آیا۔ اور اسے فائدہ پہنچانے میں کبھی تأمّل نہیں کیا

آپؑ ہر طرح سے مخلوقِ خدا کی نفع رسانی کے لئے آمادہ رہتے تھے اور داد و دہش اور شفاعت و سپارش سے کبھی دریغ نہ فرماتے۔ باوجود ان باتوں کے جہاں آپؑ دیکھتے کہ کچھ دینا مسرفانہ رنگ رکھتا ہے آپؑ اس سے پرہیز فرماتے

آپؑ کی عام عادت یہ تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نقطۂ خیال سے۔ اور اس لئے عام طور پر آپؑ نہایت مخفی طریقوں سے یہ عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کے لیے اور عملی سبق دینے کے واسطے علانیہ بھی کرتے تھے

متعدد بار ایسا ہوتا اور مخفی طور پر آپؑ عموماً حاجت مند لوگوں سے سلوک کرتے رہتے اور اس میں کسی دوست دشمن، ہندو یا مسلمان کا امتیاز نہ تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت میں یہ امر بھی داخل تھا کہ بعض اوقات وہ کسی کی حاجت اور ضرورت کا احساس کر کے اس کے سوال یا اظہار کے منتظر نہ رہتے تھے بلکہ خود بخود ہی پیش کر دیا کرتے تھے

حضرت اقدسؑ کو اپنے خدام کی دلداری کا بہت بڑا خیال رہتا تھا اور حضورؑ اس کے لیے خود اپنی ذات سے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا عملاً اظہار فرماتے تھے

کام آپؑ کرواتے تھے تو کام کرنے والوں کی سہولت کا بھی خیال رکھتے تھے

یہ آپؑ کے چند سخاو احسان کے واقعات ہیں جن کا نمونہ آپؑ نے اپنے آقاؐ کی اتباع میں دکھایا اور اس احسان وسخا سے اپنے اور غیر حتیٰ کہ دشمن بھی فیض یاب ہوتے رہے

امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی شفقتوں اور جُود وسخا کے ایمان افروز واقعات

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10؍جولائی 2026ء بمطابق 10؍وفا 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

آپ علیہ السلام کی زندگی میں جُود وعطا کی ایک اَور شان بھی جلوہ گر ہے جو شفاعت وسفارش کا رنگ رکھتی ہے۔ بعض اوقات آپؑ کی خدمت میں کوئی ایسا سائل آتا جس کے سوال کو پورا کرنا آپؑ کے اختیار میں نہ ہوتا بلکہ اس کا تعلق دوسروں سے ہوتا۔ اس حالت میں آپؑ اس امر کا بھی التزام رکھتے تھے کہ اس کے فائدے کے لیے ایسے لوگوں کو بھی سپارش کر دیتے جن کو اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لیے بھی کبھی کچھ نہ کہتے۔

یعنی دوسرے لوگوں کا کام تو کروا لیتے تھے لیکن اپنا کام کبھی اس شخص سے نہیں کروایا۔ لکھتے ہیں کہ اور

یہ ایک ایسی کریمانہ اور مخلصانہ شان ہے کہ بہت ہی کم دنیا میں پائی جاتی ہے۔

پھر آپؓ مرزا امام الدین صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ کوئی مخفی امر نہیں کہ مرزا امام الدین صاحب اس سلسلے کے سخت دشمن تھے اور حضرتؑ کے خاندان کے ساتھ ان کو عداوت تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی عداوت کو دنیوی معاملات میں ہمیشہ نظرانداز کر دیتے تھے۔ دین کی حد تو ٹھیک تھی۔ آپؑ دین کے معاملے میں عداوت برداشت نہیں کرتے تھے لیکن دنیا کے معاملات میں آپؑ نے کبھی پرواہ نہیں کی۔ یعنی ان سے حسن سلوک میں کبھی بھی آپؑ نے فرق نہیں کیا۔ وہ بسا اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مالی مدد لے لیتے اور باوجود ان احسانات کے مخالفت میں بھی لگا رہتا تھا اور اس طرح پر تلخ دشمن تھا۔

ایک مرتبہ اس نے ایک گھوڑا فروخت کرنا تھا اور اس کے لیے اس نے بہتر موقع یہ تجویز کیا اس گھوڑے کو جموں لے جاوے اور حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے پیش کرے تا کہ اس پر اسے ایک معقول رقم مل جائے۔ وہاں راجوں مہاراجوں سے ان کی واقفیت تھی وہ اس کو خرید لیں۔ اس تجویز کو زیرِ نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خود مرزا امام الدین نے درخواست کی کہ آپؑ ایک سپارشی خط حضرت حکیم الامت کے نام لکھ دیں۔ آپؑ نے اس درخواست کو ردّ نہ فرمایا اور بلا تامّل حضرت مولوی صاحبؓ کے نام ایک سپارشی خط دے دیا۔ اور لکھتے ہیں کہ

یہ واضح امر ہے کہ مرزا امام الدین صاحب کی دشمنی اور عداوت کوئی مخفی امر نہ تھا مگر جب بھی نیکی اور احسان کرنے کا معاملہ آیا اس عداوت کا کبھی خیال بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں آیا۔ اور اسے فائدہ پہنچانے میں کبھی تامّل نہیں کیا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 296 تا 297)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو خط حضرت مولوی نور الدینؓ کو لکھا وہ تھا۔ ’’بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ‘‘ کے بعد کہ ’’مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اس خط کی تحریر سے مطلب آپ کو ایک تکلیف دینا ہے۔ امید ہے کہ آپ توجہ اور سعی سے دریغ نہ فرمائیں گے‘‘ یعنی بڑی توجہ کی تاکید کی ہے ’’اور وہ یہ ہے کہ مرزا امام الدین صاحب جو میرے ایک چچازاد بھائی ہیں ایک بیش قیمت گھوڑا ان کے پاس ہے جو خوش رفتار اور راجوں رئیسوں کی سواری کے لائق ہے۔ اب وہ اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں چونکہ ایسے گراں قیمت گھوڑوں کو عام لوگ خرید نہیں سکتے اور رئیس خود ایسی چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں لہٰذا مکلّف ہوں کہ آپ برائے مہربانی رئیس جموں یا اس کے کسی بھائی کے پاس تذکرہ کر کے جدوجہد کریں کہ تا مناسب قیمت سے وہ گھوڑا خرید لیں۔ اگر خریدنے کا ارادہ ان کی طرف سے پختہ ہو جائے تو گھوڑا آپ کی خدمت میں بھیجا جاوے۔ ضرور کوشش بلیغ کے بعد اطلاع بخشیں۔‘‘ بہت کوشش کریں۔ ’’والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 297 تا 298)

1888ء کا یہ واقعہ ہے۔ اس وقت دشمنی تو مرزا امام الدین کی تھی لیکن ابھی آپؑ کا دعویٰ نہیں تھا۔ تو بہرحال اس طرح بھی آپؑ نے اپنے اس دشمن بھائی کی مدد کی۔

حضرت شیخ محمد نصیب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں کسی زمانے میں ان سکھ ترکھانوں کے مکان میں کرایہ پر رہتا تھا جو مرزا نظام الدین صاحب سربراہ نمبردار کے مکان کے پاس ہی تھے۔ کسی بات پر مالکہ مکان نے میرے ساتھ بے جا جھگڑا کیا اور مجھے مکان خالی کرنے کو کہا۔ مَیں نے کہا کہ جب سٹامپ لکھا ہوا ہے، معاہدہ ہوا ہوا ہے۔ باقاعدہ کرایہ ادا کر رہا ہوں تو مَیں مکان خالی نہیں کرتا۔ اس نے اس معاملے میں مرزا نظام الدین صاحب سے امداد لینی چاہی اور وہ بار بار ایک شخص خیر الدین صاحب جو چوکیدار تھے اس کے ذریعے سے وہ مجھے بلاتے۔ کبھی تو مَیں چلا جاتا اور کبھی نہیں جاتا تھا۔ بہرحال وہ مجھے ڈرا کر کہ فساد ہو جائے گا مکان خالی کرانا چاہتے تھے اور مَیں خالی نہیں کرتا تھا۔ اس پر مرزا صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحبؓ سے امداد چاہی۔ مرزا نظام الدین صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحبؓ کو کہا تو شیخ صاحبؓ نے مجھے کہا بہتر ہے مکان خالی کر دو۔ ان دنوں میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ مکان تبدیل کرنا مشکل تھا۔ مَیں نے اس کا ذکر حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ سے کیا۔ مولوی صاحبؓ، شیخ یعقوب علی صاحبؓ کو ناراض ہوئے اور لکھا کہ آپ اسے کوئی مکان پہلے لے دیں پھر خالی کرائیں۔ شیخ صاحبؓ مولوی صاحبؓ کی ناراضگی پر بالکل خاموش ہو گئے اور مرزا نظام الدین نے تقاضا جاری رکھا۔ کہتے ہیں آخر ایک روز مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت

میں سارا حال لکھا۔ آپؑ کو بہت افسوس ہوا اور کہا کہ مجھے پڑھ کر سخت رنج ہوا ہے۔ اگر میرے پاس کوئی مکان خالی ہوتا تو ضرور دے دیتا۔ آئندہ خیال رکھوں گا۔ اور ساتھ پھر آپؑ نے فرمایا کہ آج نماز ظہر کے لیے جب آؤں اور شیخ یعقوب علی صاحبؓ بھی آئے ہوں تو مجھے یاد کرانا۔ ان دنوں مسجد مبارک کی توسیع ہو رہی تھی اور نماز اس مکان میں پڑھی جاتی تھی جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا مکان تھا۔ کہتے ہیں جب مَیں نماز ظہر کے لیے گیا تو حضورؑ تشریف لائے۔ مَیں نے ابھی کچھ نہیں کہا۔ مجھے دیکھ کر خود ہی فرمایا کہ مرزا نظام الدین کے ہاں سے ایک عورت آئی تھی۔ مَیں نے پیغام دے بھیجا ہے انہیں۔ اب تمہیں تکلیف نہیں ہو گی۔ چنانچہ مجھے بعد میں کسی نے کچھ نہیں کہا اور مَیں کافی دیر تک اس مکان میں رہا جب تک کہ مجھے صدر انجمن احمدیہ نے کوارٹر الاٹ نہیں کر دیا۔ جب مَیں نے انجمن کی طرف سے مکان ملنے پر خالی کیا تو اس وقت پھر اس عورت کی بالکل کایا پلٹ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر کوئی احسان کیا تو اب مجھے جانے نہیں دیتی تھی اور زار وزار رو رہی تھی کہ کیوں جاتے ہو۔ یا تو لڑائی کی حالت تھی یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویّے کی وجہ سے اور اس پر آپؑ نے جو احسان کیا اس کی وجہ سے وہ بالکل ہی بدل گئی۔ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اپنے ایک ادنیٰ خادم سے یہ مروّت و مہربانی حالانکہ مرزا نظام الدین صاحب کے ساتھ کسی قسم کی بول چال بھی نہیں تھی، نہ آنا جانا تھا۔ سب جانتے ہیں بالکل قطع تعلق تھا لیکن پھر بھی آپؑ کا یہ احسان مجھ پہ ہوا۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 5 صفحہ 445-446 روایت حضرت شیخ محمد نصیب صاحبؓ)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کہتے ہیں کہ ’’مرزا محمد بیگ خلف مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیار پوری کا واقعہ بھی درج کر دیتا ہوں۔ مرزا محمد بیگ کے خاندان کے ساتھ بھی تعلقات اچھے نہ تھے اور یہ تعلقات کی ناخوشگواری محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے تھی‘‘ یہ احمد بیگ اور محمدی بیگم کا خاندان تھا جو سخت بے دین تھا اور سلسلے کا مخالف تھا۔ ’’مرزا محمد بیگ نے جموں جا کر ملازمت کرنی چاہی اور حضرت مسیح موعودؑ سے سپارش چاہی کہ حضرت حکیم الامت کے نام سپارشی خط دے دیا جاوے۔ حضرتؑ نے بلا تأمل مندرجہ ذیل خط لکھ دیا اس لئے کہ آپؑ کسی جائز سوال کو ردّ نہ کرتے تھے۔‘‘ اس میں لکھا کہ ’’محمد بیگ لڑکا جو آپ کے پاس ہے آنمکرم کو معلوم ہو گا اس کا والد مرزا احمد بیگ بوجہ اپنی بے سمجھی اور حجاب کے اس عاجز سے سخت عداوت اور کینہ رکھتا ہے… کچھ مضائقہ نہیں کہ ان لوگوں کی سختی کے عوض میں نرمی اختیار کر کے اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ… ‘‘یعنی اس طریق سے جو بہترین ہے ہٹا دے،’’ کا ثواب حاصل کیا جائے۔‘‘ جواب احسن طریقے سے اس کو دوں، اس کے ساتھ نیکی کروں۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پہ چل کے اس کا ثواب کیوں نہ حاصل کروں۔ ’’اس لڑکے محمد بیگ کے کتنے خط اس مضمون کے پہنچے ہیں کہ مولوی صاحب پولیس کے محکمہ میں مجھ کو نوکر کرا دیں۔ اس خط کے بعد حضرت مولوی صاحبؓ نے اس کو پولیس میں نوکر کروا دیا۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ

آپؑ ہر طرح سے مخلوقِ خدا کی نفع رسانی کے لئے آمادہ رہتے تھے اور داد و دِہَش ’’یعنی فیاضی‘‘ اور شفاعت و سپارش سے کبھی دریغ نہ فرماتے۔ باوجود ان باتوں کے جہاں آپؑ دیکھتے کہ کچھ دینا مُسرفانہ رنگ رکھتا ہے آپؑ اس سے پرہیز فرماتے‘‘ اسراف نہیں ہونا چاہیے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 298، 299)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ ہی لکھتے ہیں کہ ’’قادیان میں ایک شخص نہال چند (نہالا)‘‘ کہتے تھے اسے ’’بہارُو رَاج ایک برہمن تھا۔ ایک شخص نہال چند ’’بہارو راج ایک برہمن تھا، ہندو تھا‘‘ اپنی جوانی کے ایام میں وہ ایک مشہور مقدمہ باز تھا۔ آخر عمر تک قریباً اس کی ایسی ہی حالت رہی۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت اقدسؑ کے خاندان کے ساتھ عموماً مقابلہ اور شرارتیں کرتے رہتے تھے۔ پھر سلسلہ کے دشمنوں کے ساتھ بھی وہ رہتا تھا۔ اخیر عمر میں اس کی مالی حالت نہایت خراب ہوگئی اور یہاں تک کہ بعض اوقات اس کو اپنی روزانہ ضروریات کے لئے بھی مشکلات پیش آتی تھیں۔‘‘ کھانا پینا مشکل ہو گیا۔ ’’اس نے ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کے دروازے پر آ کر ملاقات کی خواہش کی اور اطلاع کرائی۔‘‘ دشمن تھا لیکن ایسے لوگ تو پھر بہرحال شرم نہیں رکھتے۔ وہ آپؑ کے در پہ حاضر ہو گیا۔ ملاقات کی خواہش کی اطلاع کروائی گئی ’’حضرت صاحبؑ فوراً تشریف لے آئے۔ اس نے سلام کر کے اپنا قصہ کہنا شروع کیا۔ حضرت اقدسؑ نے نہ صرف تسلی دی بلکہ پچیس روپے کی رقم لا کر اس کے ہاتھ میں دے دی اور فرمایا کہ فی الحال اس سے کام چلاؤ پھر جب ضرورت ہو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ اس کے بعد اس شخص کا معمول ہو گیا کہ وہ مہینے دو مہینے کے بعد آتا اور ایک معقول رقم آپؑ سے اپنی ضروریات کے لئے لے جاتا۔ وہ نہ صرف حضرت اقدسؑ سے لیتا بلکہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس نے بطور قرض ایک معقول رقم ایک خاص وعدہ پر لی تھی۔ جب وہ وعدہ کا وقت گزر گیا تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے اس سے مطالبہ کرایا۔ مگر اس نے یوں ہی سرسری جواب دے کر ٹال دیا۔ آخر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے‘‘ یہ کہتے ہیں ’’مجھے فرمایا (راوی) کہ مَیں اس سے مطالبہ کروں۔ مَیں نے جب اس کو کہا تو اس نے مندرجہ بالا واقعہ‘‘ جو ابھی بیان ہوا ہے وہ ’’اپنا بیان کیا اور کہا کہ ’’مولوی صاحب بار بار آدمی بھیجتے ہیں مرزا جیؑ تو مجھے ہمیشہ روپیہ دیتے ہیں اور اس سے میرا گزارا چلتا ہے۔‘‘ مَیں نے آ کر حضرت خلیفہ اوّلؓ سے واقعات عرض کئے تو فرمایا کہ اچھا اب اس کو نہ کہنا۔‘‘ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بھی پھر اس سے نہیں مانگا۔

’’اسی طرح ایک شخص پنڈت بیج ناتھ بھی تھا‘‘ کہتے ہیں ’’…مجھے معلوم ہے کہ بعض اوقات حضرتؑ نے اس کے ساتھ بھی سلوک کیا‘‘ حالانکہ اس کا اچھا رویّہ نہیں تھا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 289، 290)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ اپنی انگریزی کتاب احمدیہ موومنٹ میں پادری والٹر (Walter) ایم اے جو وائی ایم سی اے (YMCA) کے سیکرٹری تھے، پادری تھے انہوں نے کتاب ’’احمدیہ موومنٹ‘‘ لکھی۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ رائے لکھی کہ

’’یہ بات ہر طرح ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے سخت مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور نہایت خوشگوار اخلاق رکھنے والا شخص ہی ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کر سکتا تھا جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کی وجہ سے جان دے دی‘‘

افغانستان کے شہداء کا ذکر ہے اس نے بھی ان کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویے کی وجہ سے ہی تھا

’’مگر مرزا صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔ مَیں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور ان کے جذب اور کھینچ لینے والی شخصیت کو پیش کیا۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 1 حصہ 1 صفحہ 268، 269 روایت 297)

عمومی مجالس میں بھی آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ مخالفین کا بھی خرچ اٹھانے کو تیار ہوں اگر وہ آئیں اور اپنے شبہات دُور کرنے کے لیے مجھ سے سوال کریں۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ میاں فخر الدین صاحب ملتانی نے مجھے بتایا کہ ’’حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک دفعہ میرے والد یہاں آئے۔ وہ سخت مخالف اور بدگو تھے۔ اور یہاں آ کر بھی بڑی تیزی کی باتیں کرتے رہے اور وہ جب ملتان میں تھے تو کہتے تھے کہ مَیں اگر کبھی مرزا سے ملا تو (نعوذ باللہ) اس کے منہ پر بھی لعنتیں ڈالوں گا۔ یعنی سامنے بھی یہی کہوں گا جو یہاں کہتا ہوں۔ خیر مَیں انہیں حضرت صاحبؑ کے پاس لے گیا۔ حضورؑ جب باہر تشریف لائے تو وہ‘‘ کہتے ہیں میرے والد اس وقت تو بڑے ’’ادب سے کھڑے ہو گئے اور پھر خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے۔ اس وقت مجلس میں اَور لوگ بھی تھے۔ حضورؑ نے بیٹھے بیٹھے‘‘ بغیر کوئی سوال کے ’’تقریر فرمانی شروع کی اور کئی دفعہ کہا کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے پاس آئیں اور ہماری باتیں سنیں اور ہم سے سوال کریں اور ہم ان کے واسطے خرچ کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن اوّل تو لوگ آتے نہیں اور اگر آتے ہیں تو خاموش بیٹھے رہتے ہیں اور پھر پیچھے جا کر باتیں کرتے ہیں۔ غرض حضورؑ نے کھول کھول کر تقریر کی اور تبلیغ فرمائی اور انہیں بات کرنے پر کئی دفعہ ابھارا۔ میرا والد بڑا چرب زبان ہے مگر ان کے منہ پر گویا مہر لگ گئی اور وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکے۔ وہاں سے اٹھ کر مَیں نے ان سے پوچھا کہ آپ وہاں بولے کیوں نہیں؟…‘‘ تو انہوں نے کچھ نہیں کہا بس ٹال دیا باتوں باتوں میں۔ بہرحال ’’میاں فخر الدین صاحب کہتے تھے کہ حضرت صاحبؑ نے تقریر میں میرے والد کو مخاطب نہیں کیا تھا بلکہ عام تقریر فرمائی تھی‘‘ لیکن بدقسمتی سے میاں فخر الدین صاحب بھی خلافت ثانیہ میں جماعت چھوڑ گئے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 1 حصہ 1 صفحہ 54، 55 روایت 74)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ صفیہ بیگم بنت مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لدھیانوی جو نصرت ہائی سکول میں معلمہ ہیں انہوں نے مجھے بیان کیا کہ ’’ایک دفعہ ایک سوالی دریچے کے ذریعے کُرتا مانگتا تھا۔‘‘ ایک سوالی آیا۔ اس نے کُرتا مانگا۔ ’’حضرت صاحبؑ نے اپنا کُرتا اتار کر دریچہ سے فقیر کو دے دیا۔ والد صاحب مرحوم نے فرمایا‘‘ وہ دیکھ رہے تھے ’’کہ اللہ اللہ! کیسی فیاضی فرما رہے ہیں۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 2 حصہ 5 صفحہ 311 روایت 1565)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم جو مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل جٹ کی خوشدامن تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہمارا اتمام خرچ روٹی کپڑے کا حضورؑ ہی دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضورؑ نے ایک کپڑے کی واسکٹ اپنے اور ایک حافظ حامد علی صاحب کے لیے بنوائی۔ ایک ہی طرح کی واسکٹ۔ سردی کا موسم تھا۔ مَیں نے حافظ صاحب کو کہا کہ مَیں صبح جب نماز تہجد کے لیے اٹھتی ہوں اور سحری پکاتی ہوں تو مجھے سردی لگتی ہے۔ حافظ صاحب نے گرم صدری جو حضورؑ نے ان کو بنا کے دی تھی مجھے دے دی کہ تم پہن لیا کرو۔ جب مَیں اس کو پہن کر گئی اور انگیٹھی میں، چولہے میں آگ جلا رہی تھی تو حضورؑ آ گئے۔ انہوں نے پوچھا رسول بی بی! کیا یہ میری واسکٹ چرا لی ہے۔ مذاقاً کہا۔ تو مَیں نے عرض کیا کہ

حضور! سب کچھ آپ کا ہی ہے۔ آپ کا ہی کھاتے ہیں، آپ کا ہی پہنتے ہیں۔

اس پر حضورؑ ہنسے۔ آپؑ نے فرمایا خوب کھاؤ اور پیو۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد 2 حصہ 5 صفحہ 288 روایت 1517)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ

’’آپؑ کی عام عادت یہ تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نقطۂ خیال سے اور اس لئے عام طور پر آپؑ نہایت مخفی طریقوں سے یہ عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کے لیے اور عملی سبق دینے کے واسطے علانیہ بھی کرتے تھے۔

مخفی طور پر عطا کرنے میں آپؑ کا یہ بھی ایک طریق تھا کہ بعض اوقات ایسے طور پر دیتے تھے کہ خود لینے والے کو بھی بمشکل علم ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں‘‘ کہتے ہیں ’’مَیں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ منشی محمد نصیب صاحب (جو آج کل قادیان سے قطع تعلق کر چکے ہیں)‘‘ پیچھے ہٹ گئے بعد میں ’’ایک یتیم کی حیثیت سے قادیان آئے تھے اور حضرت اقدسؑ کے رحم و کرم سے انہوں نے قادیان میں رہ کر تعلیم پائی۔ ان کے اخراجات اور ضروریات کا سارا بار سلسلہ پر تھا۔ جب وہ جوان ہو گئے اور انہوں نے شادی کر لی تو وہ لاہور ایک اخبار کے دفتر میں محرر ہوئے اور پھر دفتر بدر قادیان میں آ کر بارہ روپے ماہوار پر ملازم ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا نصیر احمد... عطا فرمایا۔‘‘ یہ بعد میں فوت ہو گیا تھا ’’تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مرحوم نصیر احمد صاحب کے لئے ایک اَنّا کی ضرورت پیش آئی‘‘ دائی کی۔ پالنے والی عورت کی۔ کہتے ہیں ’’مَیں نے شیخ محمد نصیب صاحب کو تحریک کی کہ ایسے موقع پر تم اپنی بیوی کی خدمات پیش کر دو۔ ہم خُرما و ہم ثواب کا موقع ہے‘‘ یعنی وہ کام جس میں لذّت بھی ہے اور ثواب بھی ہے۔ تمہیں دوہرا فائدہ ہو گا۔ ’’میرے مشورہ کو شیخ صاحب نے قدر و عزّت کی نظر سے دیکھا اور ان کو یہ موقعہ مل گیا اور ان کی بیوی صاحبزادہ نصیر احمد صاحب کو دودھ پلانے پر مامور ہو گئیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باتوں ہی باتوں میں دریافت فرمایا کہ شیخ محمد نصیب صاحب کو کیا تنخواہ ملتی ہے۔ جب آپؑ کو معلوم ہوا کہ صرف بارہ روپے ملتے ہیں تو آپؑ نے محسوس فرمایا کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں شاید گزارہ نہ ہوتا ہو۔ اگرچہ وہ‘‘ بڑا سستا زمانہ تھا ’’ارزانی کے ایام تھے لیکن حضرت اقدسؑ کو یہ احساس ہوا اور آپؑ نے ایک روز گزرتے ہوئے ان کے کمرہ میں بیس پچیس روپے کی پوٹلی پھینک دی۔ شیخ صاحب کو خیال گزرا کہ معلوم نہیں یہ روپیہ کیسا ہے۔ آخر یہ معلوم ہوا کہ حضرت اقدسؑ نے ان کی تنگی کا احساس کر کے رکھ دیا ہے تا کہ تکلیف نہ ہو اور آرام سے گزارہ کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے اس روپیہ کو زیور بنانے میں خرچ کیا کیونکہ اس وقت ان کی کھانے پینے کی ضروریات حضرتؑ کے وسیع دسترخوان سے پوری ہو جاتی تھیں۔‘‘

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 294، 295)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ ہی فرماتے ہیں کہ ’’جہاں آپؑ کی عادت میں یہ تھا کہ آپؑ سائل کو کبھی ردّ نہ کرتے تھے یہ امر بھی آپ کے معمولات میں تھا کہ بعض لوگوں کی ضرورتوں کا احساس کر کے قبل اس کے کہ وہ کوئی سوال کریں ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ چنانچہ 28 اکتوبر 1904ء‘‘ کی بات بتا رہے ہیں کہ فجر سے پہلے آپؑ نے کچھ روپیہ جس کی تعداد آٹھ یا دس ہو گی ایک مخلص مہاجر کو یہ کہہ کر دیئے کہ موسم سرما ہے۔ آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہو گی‘‘ اس مہاجر کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا۔ خود حضور علیہ السلام نے اس کی ضرورت محسوس کر کے یہ رقم عطا کی۔

یہ واقعہ ایک واقعہ نہیں

متعدد بار ایسا ہوتا اور مخفی طور پر آپؑ عموماً حاجت مند لوگوں سے سلوک کرتے رہتے اور اس میں کسی دوست دشمن، ہندو یا مسلمان کا امتیاز نہ تھا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 289، 288)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ لکھتے ہیں

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت میں یہ امر بھی داخل تھا... کہ بعض اوقات وہ کسی کی حاجت اور ضرورت کا احساس کر کے اس کے سوال یا اظہار کے منتظر نہ رہتے تھے بلکہ خود بخود ہی پیش کر دیا کرتے تھے۔‘‘

اس بارے میں ’’مکرمی شیخ فتح محمد صاحب پنشنر انسپکٹر ریاست کشمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرصہ دراز سے آنے والے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں جب کبھی حضرتؑ کی خدمت میں آتا تو ہمیشہ میرا کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوتے تھے۔ مگر مجھ کو چونکہ ضرورت نہ ہوتی تھی مَیں نے کبھی لیا نہیں۔ لیکن حضرتؑ کی روحِ سخاوت اس قدر عظیم الشان تھی کہ آپؑ بغیر استفسار ہمیشہ پیش کر دیتے۔ اور یہ میرے ساتھ ہی معاملہ نہ تھا بلکہ اکثر کو دیتے رہتے تھے۔ شام اور عرب سے بعض لوگ آتے اور آپؑ ان کو بعض اوقات بیش قرار رقوم زادِ راہ کے طور پر دے دیتے کیونکہ حضورؑ جانتے تھے۔ وہ دور دراز سے آئے ہیں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ سوم صفحہ 309)

اسی طرح شیخ یعقوب علی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ’’اکثر ... اس قسم کے سائل بھی آ جاتے جو عام طور پر سوال نہ کرتے مگر رقعہ لکھ کر دیتے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اس نے سوال کیا ہے لیکن جب حضرت اقدسؑ اندر سے سائل کے لئے کچھ بھیجتے تو پتہ لگتا یا کبھی اندر تشریف لے جاتے وقت کہہ جاتے کہ تم بیٹھو مَیں آتا ہوں اور بعض لوگ اس خیال سے ٹھہر جاتے کہ حضرت صاحبؑ آئیں گے تو معلوم ہوتا کہ آپؑ سائل کے لئے اس کی مطلوبہ چیز نقدی یا کپڑا لے کر آ رہے ہیں۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 294)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کہتے ہیں: ’’میاں جی نظام الدین احمدی ساکن کپورتھلہ نہایت غریب آدمی تھے۔ پیدل چل کر وہ قادیان گئے اور دو آنے حضورؑ کو نذر کے طور پر پیش کیے۔ حضورؑ نے جزاکم اللہ کہہ کر دو آنے لے لیے۔ چند دن بعد نظام الدین صاحب رخصت ہونے لگے تو حضورؑ نے فرمایا: ٹھہرو۔ آپؑ اندر سے جا کر سات یا آٹھ روپے لائے اور میاں جی نظام الدین کو عنایت فرما دئے۔‘‘

(اصحابِ احمد جلد 4 صفحہ 215)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ’’منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ منشی علی گوہر صاحب کپورتھلہ میں ڈاکخانہ میں ملازم تھے۔ اڑھائی روپیہ ان کی پنشن ہوئی۔ گزارہ ان کا بہت تنگ...‘‘ ہو گیا ریٹائر ہونے کے بعد۔ ’’وہ جالندھر اپنے مسکن پر چلے گئے‘‘ جہاں ان کا گھر تھا وہاں چلے گئے۔ ’’انہوں نے مجھے خط لکھا کہ جب تم قادیان جاؤ تو مجھے ساتھ لے جانا۔ بڑے مخلص احمدی تھے۔‘‘ کہتے ہیں ’’چنانچہ مَیں جب قادیان جانے لگا تو ان کو ساتھ لینے کے لیے جالندھر چلا گیا۔ وہ بہت متواضع‘‘ ’’مہمان نواز‘‘ آدمی تھے۔ میرے لیے انہوں نے پُرتکلف کھانا پکوایا اور بعد میں مجھے یہ پتہ لگا کہ انہوں نے کوئی برتن وغیرہ بیچ کر دعوت کا سامان کیا ہے...‘‘ یہ حال تھا ان صحابہؓ کا بھی جن کی تربیت آپؑ کے ذریعہ ہوئی۔ تو کہتے ہیں: ’’مَیں نے منشی علی گوہر صاحب کا ٹکٹ خود ہی خرید لیا۔ وہ اپنا کرایہ دینے پر اصرار کرنے لگے۔ مَیں نے کہا یہ آپ حضرت صاحبؑ کی خدمت میں پیش کر دیں۔‘‘ مجھے ان کے حالات کا پتہ تھا۔ ٹکٹ مَیں نے اپنے پاس سے لے لیا اور جب انہوں نے بہت اصرار کیا تو مَیں نے کہا کہ ٹھیک ہے پھر یہ روپے آپ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت

میں پیش کر دیں ”چنانچہ دو روپے انہوں نے حضرت صاحبؑ کی خدمت میں پیش کر دیے۔ آٹھ دس دن رہ کر جب ہم واپسی کے لیے اجازت لینے گئے تو حضورؑ نے اجازت فرمائی اور منشی صاحب کو کہا کہ ذرا آپ ٹھہریئے۔ پھر آپؑ نے دس یا پندرہ روپے منشی صاحب کو لا کر دیے۔ منشی صاحب رونے لگے اور عرض کی کہ حضور! مجھے خدمت کرنی چاہیے یا مَیں حضورؑ سے لوں۔ حضرت صاحبؑ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کے دوست ہیں آپ انہیں سمجھائیں۔ پھر میرے سمجھانے پر کہ ان میں برکت ہے“ تم لے لو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے ”انہوں نے لے لیے اور ہم چلے آئے۔ حالانکہ حضرت صاحبؑ کو منشی صاحب کے حالات کا بالکل علم نہیں تھا۔“

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم صفحہ 96 تا 97 روایت نمبر 1123)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ ہی لکھتے ہیں کہ

حضرت اقدسؑ کو اپنے خدام کی دلداری کا بہت بڑا خیال رہتا تھا اور حضورؑ اس کے لیے خود اپنی ذات سے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا عملاً اظہار فرماتے تھے۔

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کا دن تھا اور میرا صافہ، پگڑی، سر پہ باندھنے والا کپڑا صاف نہیں تھا۔ اس لیے کہ جب کبھی ہم لوگ آتے تھے تو ایک آدھ دن کی فرصت نکال کر آتے تھے لیکن جب یہاں قادیان آتے تو حضورؑ قیام کا حکم دیتے کہ یہیں کچھ دن رہو۔ تو پھر ہمیں ملازمت پر چلے جانے کا بھی خیال نہ ہوتا اور ہم وہاں رہتے۔ اسی طرح ایک دفعہ جب ہم آئے تو عید کا دن آ گیا اور مَیں ایک ہی صافہ لے کر آیا تھا یعنی سر پہ باندھنے والا کپڑا پگڑی لے کر آیا تھا۔ وہ میلا ہو گیا۔ مَیں نے چاہا کہ بازار سے جا کر خرید لاؤں۔ چنانچہ مَیں بازار کی طرف جا رہا تھا۔ آپؑ نے مجھے دیکھ لیا اور آپؑ کی فراست تو خداداد فراست تھی۔ پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ مَیں نے عرض کیا کہ عید کا دن ہے، میرا صافہ میلا ہے۔ مَیں بازار سے خریدنے جا رہا ہوں۔ اسی وقت وہاں ہی کھڑے کھڑے اپنا عمامہ شریف اتار کر مجھے دے دیا۔ پگڑی اپنی اتاری اور دے دی اور فرمایا یہ آپ کو پسند ہے آپ لے لیں۔ مَیں دوسرا باندھ لیتا ہوں۔ مجھ پر اس محبت و شفقت کا جو اثر ہوا الفاظ اسے ادا نہیں کر سکتے۔ مَیں نے نہایت احترام کے ساتھ اس عمامے کو لے لیا اور آپؑ بے تکلّف گھر تشریف لے گئے اور بعد میں دوسرا عمامہ باندھ کر وہاں آ گئے۔

(ماخوذ از اصحابِ احمد جلد 4 صفحہ 225-226)

حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ حضورؑ نے ابھی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ حضورؑ کے بڑے بھائی کی شادی تھی اور انہوں نے کچھ بکرے منگوائے تھے جنہیں ننگل باغباناں کا ایک شخص چَرایا کرتا تھا۔ ایک دن حضورؑ سیر کو چلے جا رہے تھے کہ راستے میں وہ بکرے چَرا رہا تھا۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا اور وہ بیٹا ننگے پاؤں تھا۔ حضورؑ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: میاں! تم ننگے پاؤں پھر رہے ہو۔ تمہیں کانٹے نہیں چبھتے؟ اس نے عرض کی کہ حضور! میرے پاس جوتی نہیں ہے اور باپ میرا غریب ہے وہ خرید نہیں سکتا۔ حضورؑ نے اپنے پاؤں سے ایک جوتی کا پاؤں اتارا اور فرمایا کہ اسے پہنو۔ دیکھو پوری آتی ہے۔ اس نے معذرت کی کہ مَیں کس طرح آپؑ کی جوتی پہنوں۔ حضورؑ نے کہا: نہیں! اس سے زبردستی کہا کہ پہنو۔ اس نے ایک پاؤں پہن لیا۔ حضورؑ نے فرمایا: ہاں! ٹھیک ہے تمہیں پورا آ گیا ہے۔ پھر آپؑ نے دوسرا پاؤں اتارا اور فرمایا: اس کو بھی پہنو۔ اس نے وہ بھی پہن لیا۔ اس پر حضورؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: بس اب ٹھیک ہے۔ تم یہ استعمال کرو۔ چنانچہ آپ اس طرح ننگے پاؤں واپس گھر تشریف لے آئے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جبکہ حضورؑ شاید بیس یا تیس سال کے ہوں گے۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 5 صفحہ 380)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے محسن اور پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جُود و سخا کے پیکر تھے تاہم بعض دفعہ ہمیں یہ بھی نظر آتا کہ کسی حکمت و مصلحت کے پیش نظر آپؑ نے سوالی کو دینے سے اعراض بھی فرمایا۔

چنانچہ شیخ یعقوب علی صاحبؓ ہی لکھتے ہیں کہ ”آپؑ 1889ء میں جو بیعت کا سال ہے لدھیانہ میں موجود تھے۔ ایک موقع پر آپؑ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے ذکر کیا کہ میرا ایک عزیز فوت ہو گیا ہے۔ میرے پاس کفن دفن کے لئے کچھ انتظام نہیں ہے اور اس نے کچھ سکّے چاندی اور تانبے کے“ پیالے میں ”رکھے ہوئے تھے یہ دکھانے کے لئے کہ کسی قدر چندہ ہوا ہے“ مانگ مانگ کر گزارا کر رہا ہوں تا کہ اس کا کفن دفن کروں ”اور ابھی اَور ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکرمی حضرت قاضی خواجہ علی صاحب کو (جو بڑے ہی مخلص اور حضرتؑ کی راہ میں فدا شدہ بزرگ تھے) فرمایا کہ ”قاضی صاحب ان کے ساتھ جا کر کفن کا سامان کر دو۔“ یہ کفن کا انتظام کہتا ہے ناں کرنا ہے تو جو بھی کفن کا سامان ہے وہ سب اس کی ضروریات پوری کر دو۔ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قسم کی عادت نہ تھی“ عام طور پر تو جو مانگتا تھا دے دیتے تھے لیکن یہاں کہتے ہیں ہم نے ایک نئی چیز دیکھی جو عادت کے خلاف تھی ”بلکہ عام طور پر جو مناسب سمجھتے دے دیتے۔ اس ارشاد پر خدام کو تعجب بھی ہوا۔ قاضی صاحب نے بھی یہ نہیں پوچھا کہ کیا دے دوں بلکہ وہ ساتھ ہی ہو گئے۔ اور اسے کہا کہ چلو بھائی مَیں چل کر تمام انتظام کرتا ہوں۔ وہ سائل قاضی صاحب کو لے کر رخصت ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد قاضی صاحب ہنستے ہوئے واپس آئے اور کہا کہ ”حضرتؑ! وہ تو بڑا دھوکہ باز تھا۔ راستہ میں جا کر اس نے میری منّت و خوشامد شروع کی کہ خدا کے واسطے آپ نہ جائیں جو کچھ دینا ہو دے دو۔ مَیں نے کہا مجھے تو خود جانے کا حکم ہے جو کچھ تمہارے پاس ہے مجھے دو جو کچھ خرچ آئے گا مَیں کروں گا۔ آخر اس نے جب دیکھا کہ مَیں نہیں ٹلتا تو اس نے ہاتھ جوڑ کر ندامت کے ساتھ کہا کہ نہ کوئی مرا ہے نہ کفن دفن کی ضرورت ہے یہ میرا پیشہ ہے۔ اب میری پردہ دری نہ کرو۔ تم واپس جاؤ اور مجھے چھوڑ دو۔ مَیں اب یہ کام نہیں کروں گا۔“ تو یہ بھی حال ہوتا تھا بعض دفعہ مانگنے والوں کا۔ ”جب قاضی صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا تو طبعی طور پر اس کے سننے سے ہنسی بھی آئی مگر آپؑ کی فراست مومنانہ اور اخلاق کا بھی عجیب اثر ہوا۔ آپؑ نے حُسنِ ظن کر کے اس کو جواب تو نہ دیا مگر ایسا طریق اختیار کیا جس سے اس کی اصلاح ہو گئی اور غیر محل پر آپؑ کو خرچ کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑی۔“

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حصہ دوم صفحہ 287، 288)

اس سے یہ واقعہ یا اس طرح کا ایک اَور واقعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی بیان فرمایا ہے کہ ”ایک سائل لدھیانہ میں میرے پاس آیا اور ظاہر کیا کہ ایک آدمی مر گیا ہے۔ اس کے کفن کے واسطے سامان کرتا ہوں۔ چار آنے کی کسر باقی ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ پہلے دیکھنا چاہیے کہ وہ میت کہاں ہے؟ پھر اس کی پوری مدد کرنی چاہیے۔ چنانچہ وہ آدمی ساتھ گیا تو تھوڑی دور جا کر سائل بھاگ گیا کیونکہ وہ سب جھوٹا قصہ بنایا ہوا تھا۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 15 ایڈیشن 2022ء)

اسی طرح ایک مرتبہ کہیں سے خط آیا کہ ہم ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں اور تبرکاً آپؑ سے بھی چندہ چاہتے ہیں۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہم دے تو سکتے ہیں اور یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے مگر جبکہ خود ہمارے ہاں بڑے بڑے اہم اور ضروری سلسلے خرچ کے موجود ہیں جن کے مقابل میں اس قسم کے خرچوں میں شامل ہونا اسراف معلوم ہوتا ہے تو ہم کس طرح سے شامل ہوں۔ یہاں جو مسجد خدا بنا رہا ہے وہی مسجد اقصیٰ ہے وہ سب سے مقدم ہے۔ اب لوگوں کو چاہیے کہ اس کے واسطے روپیہ بھیج کر ثواب میں شامل ہوں۔“ آپؑ نے فرمایا کہ

”ہمارا دوست وہ ہے جو ہماری بات کو مانے نہ وہ کہ جو اپنی بات کو مقدّم رکھے۔“

پھر آپؑ نے مثال دی کہ ”حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس ایک شخص آیا کہ ہم ایک مسجد بنانے لگے ہیں آپ بھی اس میں کچھ چندہ دیں۔ انہوں نے عذر کیا کہ مَیں اس میں کچھ دے نہیں سکتا۔ حالانکہ وہ چاہتے تو بہت کچھ دیتے۔ اس شخص نے کہا کہ ہم آپ سے بہت کچھ نہیں مانگتے صرف تبرکاً دے دیجئے۔ آخر انہوں نے ایک دوّنی کے قریب سکہ دیا“ ایک چھوٹا سکہ تھا وہ دے دیا۔ ”شام کے وقت وہ شخص وہ دوّنی لے کر واپس آیا اور کہنے لگا کہ حضور یہ تو کھوٹی نکلی ہے۔“ تو امام ابو حنیفہ ”بہت خوش ہوئے اور فرمایا، خوب ہوا۔ دراصل میرا جی نہیں چاہتا تھا کہ میں کچھ دوں“ تمہیں جس طرح کہ تم مسجد بنا رہے ہو۔ ”مسجدیں بہت ہیں اور مجھے اس میں اسراف معلوم ہوتا ہے۔“

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 170 - 171 ایڈیشن 2022ء)

نمازیں تم لوگ پڑھتے نہیں اور دکھاوے کے لیے مسجدیں بناتے ہو۔

بچوں کو بھی بچوں کی خواہش کے مطابق عطا فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ بی بی رانی موصیہ والدہ عزیز بیگم زوجہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان نے بیان کیا ”کہ مَیں نے 1901ء میں بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ چونکہ میری لڑکی عزیزہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان میں تھیں۔ اس واسطے مجھ کو بھی 1902ء میں قادیان آنے کی رغبت ہوئی۔ میرے ساتھ میری چھوٹی لڑکی تھی جب حضرت صاحبؑ صبح کو کسی وقت سیر کو باہر باغ کی طرف تشریف لے جاتے تو مَیں بھی اکثر اوقات ساتھ جاتی تھی۔ بوجہ معمر ہونے کے اور دیر ہو جانے کے باتیں یاد نہیں رہیں...“ لکھتی ہیں۔ لیکن ایک بات کہتی ہیں مجھے ”یاد ہے کہ ایک دفعہ صبح کے وقت جب حضرت صاحبؑ کھانا کھا رہے تھے مَیں بھی آ گئی۔ میری چھوٹی لڑکی نے رونا شروع کیا۔ حضرت صاحبؑ نے دریافت کیا“ کہ کیا وجہ ہے؟ ”تو عرض کی روٹی مانگتی ہے۔ آپؑ نے روٹی منگوا کر دے دی مگر لڑکی چپ نہیں ہوئی“ پھر بھی روتی رہی۔ ”حضور علیہ السلام کے دوبارہ

دریافت کرنے پر عرض کی کہ یہ وہ روٹی مانگتی ہے جو حضورؑ کھا رہے ہیں۔ تب حضورؑ نے وہ روٹی اسے دی جو حضورؑ خود کھا رہے تھے۔ سو لڑکی نے وہ روٹی جو تھوڑی تھی لے لی اور چپ کر کے کھانے لگ گئی۔“

(سیرت المہدی جلد 2 حصہ پنجم صفحہ 188 روایت نمبر 1281)

کام آپؑ کرواتے تھے تو کام کرنے والوں کی سہولت کا بھی خیال رکھتے تھے۔

ڈاکٹر عطر دین صاحب کہتے ہیں کہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ جو کہ اس وقت بچے تھے۔ آپؓ کہیں باہر چلے گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع ملی تو آپؑ فوراً فکرمند ہو گئے اور اپنے خادم بورڈنگ ہاؤس میں بھیج کر بہت تیز دوڑنے والے بورڈر طلب کیے۔ جو طالب علم وہاں پڑھتے تھے ان کو بلوایا۔ چنانچہ اس وقت قبلہ بھائی عبدالرحیم صاحب تو مسلم بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ تھے انہوں نے کہتے ہیں مجھے بھی اور تین چار اَور لڑکوں کو روانہ کیا اور اس پارٹی کا لیڈر یا کیپٹن خاکسار کو بنایا۔ جب ہم حضورؑ کے پاس گئے تو حضورؑ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ آپ لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی ہے مَیں نے بلایا ہے اور کام کے لیے تمہیں جانا پڑے گا اور ہوسکتا ہے تمہیں دیر بھی لگ جائے اور پھرنا پڑے اور بھوک بھی لگے اس لیے آپؑ نے مجھے بہت سی روٹیاں دیں اور فرمایا کہ یہ روٹیاں ہیں اور سالن دال کے طور پہ پکا ہوا تھا وہ بھی حضورؑ خود لے کر آئے اور ہمیں دیا۔ کیونکہ تلاش میں جا رہے تھے۔ راستے میں ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ تو کہتے ہیں بہرحال ہم چلنے کے لیے تیار ہوئے تو قبلہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جناب میر صاحبؓ کو لے کر اسی وقت حاضر ہو گئے اور وہ مل گئے۔ اس لیے ہم نہیں گئے لیکن حضور علیہ السلام کی شفقت اپنے خادموں سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 3 صفحہ 346 روایت حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحبؓ)

حضرت محمد دین صاحب ولد بھاگو صاحب جو قادیان سے متصل قادر آباد گاؤں میں رہتے تھے بیان کرتے ہیں کہ

”کئی بار حضرت صاحبؑ اپنے گھر سے کھانا وغیرہ ہمراہ لا کر ہمارے گاؤں کی مسجد میں کھایا کرتے تھے اور ہمیں بھی عطا فرمایا کرتے تھے۔“

(روایات اصحاب احمد جلد 2 صفحہ 378 روایت حضرت محمدی (محمد دین) صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد بھاگو صاحب)

بیوی کے قرض کی بھی واپسی ضروری ہے۔

گذشتہ خطبے میں مَیں نے واقعہ بیان کیا تھا کہ لنگر کا خرچ بڑھ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زیور بیچ کر خرچ پورا کیا۔ اس پر مجھے کسی نے گذشتہ ہفتے سوال کیا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ بیوی کا زیور اگر ضرورت پڑے تو خرچ کیا جا سکتا ہے اور رقم خاوند کے تصرف میں آ سکتی ہے۔ تو

واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ قرض لیا کرتے تھے اور واپس فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ اس بارے میں ایک اَور روایت ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ نے بیان کیا کہ ”قحط پڑا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین سے روپیہ قرض لیا۔“ وہ جو پہلی دفعہ مثال تھی اس میں بھی قرض یا رہن کی بات تھی۔ تو رہن جب چھڑایا گیا تو آپؑ نے ہی ادا کیا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں ”روپیہ قرض لیا اور گندم خرید کی اور گھر کا خرچ پورا کیا“ اور لنگر کا بھی خرچ پورا کیا۔ یہ صرف گھر کے خرچ کے لیے نہیں تھا بلکہ لنگر کے لیے بھی بہت سارا کھانا تو آپؑ کے گھر سے ہی پکتا تھا۔ ”اس کے بعد آپؑ نے چوہدری رستم علی صاحب سے حافظ حامد علی صاحب کے ذریعہ سے 500 روپیہ منگوایا اور کچھ گھی کی چاٹیاں منگوائیں۔ روپیہ آنے پر آپؑ نے حضرت اُم المومنین کا قرض ادا کر دیا اور“ کہتے ہیں ”مَیں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حافظ صاحب تھیلیوں کے تھیلے روپوں کے لایا کرتے تھے“ ان دنوں میں قحط پڑ گیا ضرورت تھی ”جن کی حفاظت رات کو مجھے کرنی پڑتی تھی۔“

(سیرت المہدی جلد 2 حصہ 4 صفحہ 117 روایت 1145)

اور وہ قرض ہوتا تھا نہ کہ لوگوں کی طرف سے مدد ہوتی تھی۔ بہرحال

حضرت اماں جانؓ کا قرض یا کسی سے بھی قرض لیتے تھے واپس فرماتے تھے۔

حضرت بابو غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں: ”قادیان میں بعض دفعہ دیہاتی عورتیں جن کے ہاتھ گوبر سے بھرے ہوئے اور کپڑے بھی میلے کچیلے ہوتے، حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتیں کہ مرزا جی! کاکی بیمار ہو گئی ہے۔ ہوش میں نہیں آتی، بہت بخار چڑھا ہوا ہے۔ پھر ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے کہتیں کہ دیکھو! ہم ہاتھ بھی دھو کر نہیں آئیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک عورت جس کے ہاتھ گوبر سے بھرے ہوئے تھے“ گند سے بھرے ہوئے تھے، اپنا کام کر رہی تھی، ”حضورؑ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی بیمار ہے۔ بہت زیادہ بخار ہے۔ بالکل بے ہوش ہے۔ فرمایا: کیا کوئی برتن لائی ہو تم؟ اس نے گوبر بھرے ہاتھوں سے ایک مٹی کا پیالہ حضورؑ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضورؑ نے پیالہ لے کر روح کیوڑا اسے بھر دیا اور کوئی پانچ رتی کے قریب کستوری دی اور فرمایا کہ دو دو دفعہ آدھا آدھا پیالہ اور یہ دوائی کھلا دو۔ نیز فرمایا کہ مجھے اطلاع کرنا کہ بچی کا کیا حال ہے؟“

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 249 روایت حضرت بابو غلام محمد صاحبؓ)

غریبوں سے بھی بڑا حسنِ سلوک اور عنایت تھی۔

شیخ محمد نصیب صاحب بیان کرتے ہیں کہ ”ایک دفعہ مجھے ضرورت پڑی تو میں نے حضرتؑ کی خدمت میں لکھا کہ دس روپے بطور قرض بھیجیں۔ مَیں دو دفعہ کر کے واپس کروں گا۔ آپؑ نے بھیج دیے۔“

(روایات اصحاب احمد جلد 5 صفحہ 446 روایت حضرت شیخ محمد نصیب صاحب)

اور یہ تو بہرحال آپؑ کی عادت تھی کہ آپؑ نے انکار کبھی نہیں کیا اور ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ آپؑ واپسی کا مطالبہ بھی نہیں کرتے تھے بلکہ اگر کوئی واپس لوٹاتا تھا تو اسے کہتے تھے کہ نہیں ہمارا مال تمہارا مال ایک ہے۔ تم اپنے پاس ہی رکھو اور یہی آپؑ کی عادت تھی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ سوم صفحہ 307)

کھانے میں برکت کا بھی ایک واقعہ ملتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند مہمانوں کی دعوت کی اور ان کے واسطے گھر میں کھانا تیار کروایا مگر عین جس وقت کھانے کا وقت آیا اتنے ہی اَور مہمان آ گئے اور مسجد مبارک مہمانوں سے بھر گئی۔ چھوٹی سی مسجد تھی۔ حضرت صاحبؑ نے اندر کہلا کر بھیجا کہ اَور مہمان آ گئے ہیں کھانا زیادہ بھجواؤ۔ اب یہ تو ہو نہیں سکتا تھا کہ آپؑ کے دسترخوان پہ کوئی آئے اور کچھ لوگ کھائیں اور باقیوں کو آپؑ نہ دیں۔ یہ تو آپؑ کی طبیعت کے خلاف تھا۔ آپؑ کی عطا کے خلاف تھا۔ آپؑ نے تو بہرحال سب کو کھانا کھلانا تھا۔ اس پر حضرت بی بی صاحبہ حضرت اماں جانؓ نے حضرت صاحبؑ کو اندر بلوایا اور کہا کہ کھانا تو تھوڑا سا ہے صرف ان چند مہمانوں کے لیے پکایا گیا ہے جن کے واسطے آپؑ نے پہلے کہا تھا اور کہا کہ شاید باقی کھانا تو کچھ کھینچ تان کے انتظام ہو سکے گا لیکن زردہ تو بہت تھوڑا ہے اس کا کیا کیا جاوے۔ تو خود ہی حضرت اماں جانؓ نے فرمایا کہ زردہ بھجواتی نہیں۔ باقی کھانا نکال دیتی ہوں۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا نہیں! یہ مناسب نہیں ہے۔ تم زردے کا برتن میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ

حضرتؑ نے اس برتن پر رومال ڈال دیا اور پھر رومال کے نیچے اپنا ہاتھ گزار کر اپنی انگلیاں زردے میں داخل کر دیں

اور پھر کہا: اب تم سب کے واسطے کھانا نکالو۔ خدا برکت دے گا۔

چنانچہ میاں عبداللہ صاحبؓ کہتے ہیں کہ زردہ سب کے واسطے آیا اور سب نے کھایا اور پھر کچھ بچ بھی گیا۔ میاں عبداللہ صاحبؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ گھر والی بات خود حضرت صاحبؑ نے بیان فرمائی تھی کہ گھر میں جب بلا کے یہ کہا گیا تھا تو مَیں نے اس طرح کہا اور اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد 1 حصہ 1 صفحہ 133 تا 135 روایت 144)

بے تکلّفی سے دوستوں کو موسمی پھل وغیرہ بھی کھلایا کرتے تھے۔

پیش کیا کرتے تھے۔ کوئی تکلّف نہیں تھا۔ آپؑ کی عطا ہوتی تھی ہمیشہ۔ حضرت ممتاز علی صاحب صدیقیؓ کہتے ہیں: ”مجھے یاد ہے کہ باغ میں ایک شہ نشین ہوتی تھی جو دوبارہ درست کر دی گئی ہے۔ اس میں حضورؑ مع اپنے دوستوں کے آ کر بیٹھا کرتے تھے اور کبھی کبھی یہاں بیٹھ کر موسمی پھل بھی کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کا مجھے بھی یاد ہے کہ حضورؑ نے اپنے دستِ شفقت سے دو آم“ مجھے ”مرحمت فرمائے اور اسی طرح باقی دوستوں کو بھی دو دو آم دیے۔“

(روایات اصحاب احمد جلد 2 صفحہ 384 روایت حضرت ممتاز علی صدیقی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یہ آپؑ کے چند سخاوت و احسان کے واقعات ہیں جن کا نمونہ آپؑ نے اپنے آقاؐ کی اتباع میں دکھایا اور اس احسان و سخا سے اپنے اور غیر، حتیٰ کہ دشمن بھی فیض یاب ہوتے رہے۔

☆...☆...☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍ جولائی ۲۰۲۶ء.....از صفحہ نمبر ۱

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ ملک کے کونے کونے اور دنیا کے مختلف ممالک سے مہمان اِس میں شامل ہونے کے لیے آئے ہیں یا آ رہے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، جو خاص دینی مقصد کے لیے یہاں آ رہے ہیں، پس اِن مہمانوں کی مہمان نوازی بھی خاص اعزاز رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جلسہ سالانہ ہوتے ہیں، وہاں کے بچے، جوان، مرد اور عورتیں اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہم نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اِس کے لیے سب اپنے آپ کو رضا کار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ قطع نظر اِس کے کہ اب دنیا والوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں، مخلصینِ جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت، عزت اور تکریم کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے اِس بات کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے، مہمان کا جائز حقّ ادا کرتے ہیں یا ادا کریں۔ عرض کیا گیا کہ جائز حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی۔ اور دوسری جگہ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ تین دن تک اُس کی مہمان نوازی کرو۔

یہ تو خاص مہمانوں کے لیے ہے جو عام طور پر لوگوں کے گھروں میں آتے ہیں، بعض دنوں کے لیے آتے ہیں۔ عمومی طور پر جب کوئی مہمان آئے، تو اُس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے، یہی مسلمانوں کو حکم ہے۔

آج کل جلسے کے دنوں میں جو مہمان آ رہے ہیں، یہ دُور دراز کا سفر کر کے آ رہے ہیں، دوسرے ملکوں سے آ رہے ہیں۔ یہ تو تین دن سے زیادہ بھی ٹھہریں گے۔ جماعتی انتظام کے تحت یہ جتنے دن بھی ٹھہریں، تین سے چار ہفتے تک یا دو سے تین ہفتے تک، جماعت اُن کی مہمان نوازی کرتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ جماعت کے پاس اِن کی مہمان نوازی کرنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں کارکن مہیا ہیں، جو paid کارکن نہیں ہیں۔ تین سے چار ہفتوں تک رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو اِس مقصد کے لیے پیش کرتے ہیں۔

بلکہ

مہمان نوازی کا یہاں یو کے میں اتنا وسیع نظام ہو گیا ہے کہ سارا سال ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر چلتا ہے۔

اور اِس لنگر میں خدمت کے لیے بہت سے لوگ جن کے اپنے کاروبار ہیں، بعضوں کے اپنے ریسٹورنٹ ہیں، بعضوں کے کیٹرنگ کے کاروبار ہیں، وہ سب لوگ سارا سال ہی مہمانوں کی خدمت کے لیے کچھ نہ کچھ وقت پیش کرتے ہیں۔ اور یہ خصوصیت برطانیہ کی جماعت کو اِس لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ یہاں خلافت موجود ہے اور خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے لوگوں کا یہاں آنا جانا بہت زیادہ ہے اور اِس کی وجہ سے مہمان نوازی بھی کرنی پڑتی ہے۔ عمومی مہمان نوازی تو یہاں جاری ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد بڑی خوش اسلوبی سے یہ مہمان نوازی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو جزا دے۔

پس یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے، جو اِن دنوں میں ہمارے ہزاروں والنٹیرز کو مِل رہا ہے، جن میں بچیاں اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ لڑکے اور مرد بھی شامل ہیں اور بڑی عمر کے بھی شامل ہیں اور چھوٹی عمر کے بھی شامل ہیں۔ تو اِن سب کو یہ اعزاز مِل رہا ہے۔ اُنہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اعزاز جو اُنہیں مِل رہا ہے، اِس کا حق تبھی ادا ہو گا، جب مہمان نوازی کا حق ادا کریں گے، ہر مہمان سے عزت و احترام سے پیش آئیں گے، خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور اُن کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مہمان کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں، اِس لیے اُن کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ پس ہمیں اِس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم نے مہمانوں کی ہر طرح سے خدمت کرنی ہے۔

اگر ہم نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اِس فرض کو ادا کرنے کی حتّی المقدور کوشش بھی کرنی چاہیے تا کہ اِس خدمت کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو۔ اور جہاں تک ہو سکے ہم مسیحِ محمدیؑ کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کر سکیں۔

ہمارے کارکنان جو مہمان نوازی کرتے ہیں یا ہمارے جلسے کے جو انتظامات ہوتے ہیں، اِن انتظامات سے باہر سے آئے ہوئے غیر اَز جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ اتنے ہزار لوگوں کا کھانا پک رہا ہے اور والنٹیرز کھانا پکا رہے ہیں، پھر اِن کو ایک انتظام کے تحت کھلایا بھی جا رہا ہے اور اُن کی خدمت بھی کی جا رہی ہے۔

پھر ڈیوٹیز کا ایک پُورا نظام ہے جو یہاں چلایا جا رہا ہے جس میں ٹریفک کا نظام بھی ہے، کھانا کھلانے کا نظام ہے، صفائی کا نظام ہے، پکانے کا نظام ہے، پانی کی سپلائی کا نظام ہے، غرض کہ بے شمار نظامتیں ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے والنٹیرز کام کر رہے ہیں اور نہ صرف کام کر رہے ہیں بلکہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے احسن رنگ میں کام کر رہے ہیں۔

غیر لوگ اِسے دیکھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔

پس یہاں آنے والے ہر کارکن کو، جن میں سے کچھ تو پُرانے اور تجربہ کار ہیں، لیکن جو نئے ہیں، اُنہیں بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے یہاں آئے ہیں، تو پھر اِس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مہمان کا جو حق ہے، وہ ادا کریں۔ یہ آپ کے ایمان کے لیے ضروری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کی کس حدّ تک خدمت کیا کرتے تھے یا اُن کا خیال رکھوایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؑ مہمانوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ لنگر کے مہمانوں کا خیال رکھنے کے لیے مقرر کیے گئے تھے، آپؑ اُنہیں توجہ دلاتے تھے کہ اِن مہمانوں کا خاص خیال رکھو۔ اور عام دنوں میں مہمانوں کی حیثیت کے مطابق اُن کی خدمت بھی کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام دنوں میں جو جماعت کے مہمان آتے ہیں، جہاں تک ہو سکے جماعت اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اُن کی خدمت کرتی ہے، لیکن جلسے کے دنوں میں اِس طرح خیال نہیں رکھا جا سکتا۔ ایک عمومی مہمان نوازی یہاں ہوتی ہے، اِس لیے اِس میں بھی بہت زیادہ احتیاط اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کی بابت روایات بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جلسے کے موقع پر ایک رات بطور جماعت کے سیکرٹری کے صدر انجمن کے اجلاس میں مَیں نے جانا تھا۔ کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں اجلاس ہونا تھا اور وقت تھوڑا تھا، تو مَیں نے کہا کہ کھانا مَیں بعد میں کھا لوں گا، گو کہ اُس وقت مجھے بھوک بھی لگی ہوئی تھی اور صبح آٹھ بجے سے مَیں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ لیکن کہتے ہیں بہر حال چونکہ جماعتی ذمہ داری تھی اِس لیے مَیں نے کہا کہ کھانا اب بعد میں کھا لوں گا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی، تو رات دیر سے مَیں لنگر خانے پہنچا، تو اُس وقت گیارہ بج گئے تھے اور مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں اپنی جماعت کے لوگوں میں گیا اور وہاں کھانے کا پتا کیا، تو پتا لگا کہ کھانا تو ختم ہو گیا ہے، وہاں اُس وقت ہمارے ایک دوست گئے اور دسترخوان سے روٹی کا ٹکڑا لے کر آ گئے کہ لنگر خانہ تو اب بند ہو گیا ہے، اِس ٹکڑے کو آپ کھا لیں۔ تو کہتے ہیں مَیں نے اُس ٹکڑے کو چبانا شروع کر دیا، ابھی مَیں نے اُس کو ختم نہیں کیا تھا کہ ہمارے کمرے کے دروازے پر ایک زبردست دستک ہوئی اور آواز آئی کہ کوئی مہمان بھوکا ہے، جس نے کھانا نہ کھایا ہو تو وہ آ جائے اور چل کر لنگر خانے میں کھانا کھا لے۔ خاکسار کے ساتھیوں نے مجھے بھی نکال باہر کیا اور لنگر میں پہنچ کر جو کچھ ملا بعد شُکر کھا لیا۔

کہتے ہیں کہ اگلے روز دن کے دس بجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر مَیں نے کھڑے ہوئے دیکھا اور خدّام کو گلی میں حضورؑ کی طرف رُخ کیے کھڑے دیکھا۔ حضورؑ اِن سے کچھ خطاب فرما رہے تھے، حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ حضورؑ جوش کے ساتھ ارشاد فرما رہے تھے کہ

مہمان کے کھانے وغیرہ کا انتظام اچھا ہونا چاہیے، کیونکہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا ہے کہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ کہ اے نبی! بھوکے اور معترّ لوگوں کو کھانا کھلا۔

چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ اِس الہام کی بنا پر مجھے رات کو دستک ہوئی تھی اور کسی نے کھانا کھلایا تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تو یہ نیک لوگ تھے کہ جن کی بھوک کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ بھی محسوس کرتا تھا اور پھر اپنے نبی کو اطلاع دے دیتا تھا۔ وہاں تو ایسے انتظام تھے کہ انتظام ہو گیا، لیکن یہاں ہمارے جلسے کی انتظامیہ کو چاہیے کہ اِس بات کا خیال رکھیں کہ جو مہمان لیٹ آتے ہیں، بعض دفعہ رات کو سفر کر کے دُور دراز سے آئے ہوتے ہیں، یورپ کے سفر سے آئے ہیں، بعض دفعہ فیری لیٹ ہو گئی، بعض دفعہ جہاز لیٹ ہو گیا، بعض دفعہ سفر میں ٹریفک میں پھنس گئے، تو اُن کے لیے کھانے کا انتظام ہونا چاہیے۔ لیکن یہ احتیاط ہو کہ کھانا صحیح حالت میں ہو۔ اس لحاظ سے بھی مہمان کی مہمان نوازی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کا خیال بھی رکھنا ہے اور اچھا اور عمدہ کھانا بھی کھلانا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میرے مُرید خواہ غریب ہوں یا امیر، میرا اُن کے ساتھ ایک ہی جیسا تعلق ہے، اِس لیے ایک ہی قسم کا کھانا پکاؤ، گوشت پُلاؤ وغیرہ دو تو سب کو دو اور دال دو تو پھر سب کو دو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق تھے۔ آپؑ کے اسلوب تھے۔ آپؑ کی نصیحت کرنے کے انداز تھے اور آپؑ کی مہمان نوازی کے طریقے تھے۔

بہر حال اِس بات کا

مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لنگر کے انتظام کے تحت جو کھانا پکتا ہے، جو بھی ملتا ہے، اِس کو صبر اور

شکر سے کھالینا چاہیے۔ اور جب آپ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بُلانے پر آئے ہیں اور اِس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے، تو روحانی مائدے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے، اور اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو برداشت کر لینا چاہیے اور مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔

اِس لیے مہمان بھی اِس بات کا خیال رکھیں کہ اِن تین دنوں میں جو بھی مِل جائے، اُس کو صبر اور شکر سے کھالیں اور کسی قسم کا ایسا اظہار نہ کریں کہ یہ چیز ہمیں پسند نہیں اور ہم نے نہیں کھانی۔

ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ کھانے کو ضائع بھی نہ کریں۔ اُتنا ہی لیں، جتنا آپ کھا بھی سکتے ہوں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ

اصل چیز روحانی غذا ہے کہ جس کے لیے ہم جلسے میں آئے ہیں اور ہم نے یہاں اپنی روحانی زندگی کو بہتر کرنے کی طرف زیادہ توجہ دینی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو پیش کیے جانے والے کھانے کے معیار کی بابت احتیاط پر مبنی ایک روایت پیش کرنے کے بعد حضورِ انور نے تلقین فرمائی کہ کھانا پکانے کی ڈیوٹی والے جو کارکنان ہیں، اُنہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ اِن دنوں میں خاص طور پر، آجکل کیونکہ گرمی کا موسم ہے، کھانے کا انتظام ایسا ہونا چاہیے کہ کھانا صحیح طرح محفوظ رہے اور دیر تک پڑا نہ رہے، خاص طور پر دال وغیرہ، جس میں جلدی سڑان پیدا ہو جاتی ہے، وہ دیر تک رکھ کے مہمانوں کو نہ کھلائیں۔ اِس کا خیال رکھیں اور کھانے کو پہلے اچھی طرح چیک کر لیا کریں۔

اسی طرح باقی شعبہ جات ہیں۔ وہاں بھی ہر شعبے کے کارکن کو کوشش کرنی چاہیے کہ حتّی الوسع مہمان کے آرام کا خیال رکھیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا شعبہ ہو، ٹریفک کا شعبہ ہو، پارکنگ کا شعبہ ہو، یا سیکیورٹی کا شعبہ ہو، وہاں سیکیورٹی تو ہونی چاہیے، لیکن لوگوں کے ساتھ احتیاط اور عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ پس! ہمیں اِن باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

اور یہاں جلسہ گاہ کے اندر بھی خاموش کرانے کا جو انتظام ہے، اِس میں بھی ڈسپلن کو قائم رکھنے کے لیے احتیاط سے کام لیں۔ عورتوں کی طرف بھی خاص طور پر۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اسی طرح مَیں مہمانوں کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو جمع ہوئے ہیں، ہمیں اِس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ جب ہم سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں جمع ہوئے ہیں تو اِس کا ایک مقصد ہے۔ جو لوگ یہاں آئے ہیں، اُن کو خیال رکھنا چاہیے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسے کے مقصد کو پُورا کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں اور جب جلسے کے اِن تین دنوں میں شامل ہوئے ہیں، تو

اِس بات کو پیشِ نظر رکھیں کہ ہم نے جلسے کے پروگراموں کو باقاعدہ سننا ہے۔

اور یہ تین دن اِدھر اُدھر بیٹھ کر، گپّیں مار کر یا اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے نہیں گزار دینے بلکہ جب بھی جلسے کا پروگرام شروع ہو، ہم نے فوری طور پر جلسے کی مارکی کے اندر آ جانا ہے۔ یا جہاں بھی عورتوں اور مردوں اور بچوں کے لیے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے، زائد لوگوں کے لیے بھی یا بعض مخصوص جگہوں پر، وہاں ہم نے بیٹھ کر احترام سے جلسہ سننا ہے۔ اسی طرح گو کہ جلسے کے پروگرام کے دوران بازار تو بند ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی عام وقت میں جب بازار کھلے ہوتے ہیں، وہاں بھی مہمان ڈسپلن کا خیال رکھیں اور احتیاط کریں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کی جس نیک مقصد کے لیے آپ آئے ہیں اُسی کو آپ نے پُورا کرنا ہے، اگر یہ نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہاں نمازوں کا باقاعدہ انتظام تو ہے، لیکن جو لوگ لمبا قیام کر رہے ہیں، جماعتی قیام گاہوں میں رہ رہے ہیں، جلسے کے بعد بھی اُنہیں نمازوں کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہیے اور باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اِن دنوں میں جو یہاں ٹینٹوں میں رہ رہے ہیں یا مارکیوں میں رہ رہے ہیں، اِن سب کو چاہیے کہ یہاں تین دنوں میں تہجد بھی ہوتی ہے، تہجد کے وقت جب اُٹھایا جائے، تو اُٹھنا چاہیے، اِس طرف خاص توجہ دیں۔ نمازوں کی باقاعدگی تو ہے ہی، لیکن تہجد کی باقاعدگی کی بھی خاص طور پر کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہی وہ مقصد ہے، جس کے لیے آپ یہاں آئے ہیں۔ جب یہ حاصل ہو گا تو آپ لوگ اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں سنوارنے والے بن جائیں گے۔

حضورِ انور نے پارکنگ کی بابت توجہ دلانے کے بعد فرمایا کہ اِس طرح مہمانوں کو بھی اور ڈیوٹی والوں کو بھی ایک اور چیز کا خیال رکھنا چاہیے کہ خاص طور پر آجکل ملک کے جو حالات ہیں اور غیروں میں مسلمانوں کے خلاف جو بُغض اور کینہ پایا جاتا ہے، اِس کے لیے ماحول پر نظر رکھیں اور احتیاط کریں۔

بعد ازاں حضورِ انور نے موسم کی خشکی کے تناظر میں انفرادی یا اجتماعی قیام گاہوں میں کسی بھی قسم کی آگ نہ جلائے جانے کی بابت تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بھی جگہ پر بیٹھ کر ہر قسم کی چنگاری سے پرہیز کریں، اور احتیاط کریں کہ اِس کی وجہ سے کوئی حادثہ بھی پیش آسکتا ہے۔

مزید برآں حضورِ انور نے فرمایا کہ صفائی کا بھی خیال رکھیں، جہاں انتظامیہ کوشش کرتی ہے کہ ٹائلٹس وغیرہ کی صفائی کرے، وہاں خود بھی جب غسل خانوں کو استعمال کریں، تو اُس کی صفائی کر کے آیا کریں۔ مہمانوں کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ حدیث کے مطابق صفائی پر خاص توجہ دیں، کیونکہ صفائی بھی ایمان کا ایک حصّہ ہے اور یہاں تو ہم آئے ہی ایمان بڑھانے کے لیے ہیں۔ اِس لیے صفائی کے پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہر ایک کو اِن دنوں میں اپنے آپ کو کارکن سمجھ لینا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اپنے ایمان کے معیاروں کو اُونچا کرنے کی طرف توجہ دیں۔

اِن دنوں میں ذکرِ الٰہی پر زیادہ زور دیں، فارغ وقت میں جہاں بیٹھے ہیں، درود شریف، دعاؤں اور اِستغفار کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ فضول باتیں کرنے کی بجائے ذکرِ الٰہی یا دینی گفتگو کریں۔

اِس طرح

اِن دنوں میں بعض نمائشیں بھی لگی ہوئی ہیں، آپ لوگوں کو اُن کو دیکھنے کے لیے بھی جانا چاہیے اور شوق اور غور سے دیکھیں۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند بھی ہو گا۔ علمی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے اور دینی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے۔

پس اگر یہ چیزیں ہوں گی، تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ جلسے سے بھرپور فائدہ اُٹھانے والے ہوں گے۔

اللہ کرے کہ آپ سب لوگ اِس جلسے سے ہر لحاظ سے، دینی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ علمی لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ اور جلسے کی جو برکات ہیں، وہ ہمیشہ آپ کی زندگی کا حصّہ بنی رہیں اور آئندہ نسلوں کے لیے بھی زندگی کا حصّہ بنی رہیں۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا جو مقصد ہے، اُسے پُورا کرنے والے بھی ہوں۔ ان شاء اللہ شام کو جلسے کا باقاعدہ افتتاح ہو گا۔ اُس تقریر کو بھی اور باقی جو مقررین ہیں، اُن کی تقریروں کو بھی غور سے سنیں اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

الفضل

احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کے لیے

ایک ضروری یاددہانی!

اپنے پیارے امام امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشاد کے زیرِ تابع اپنے آپ کو روحانی آہنی قلعے میں محفوظ کرنے کے لیے

کیا آج ہم نے درج ذیل دعاؤں کا وِرد کر لیا ہے؟

200 دفعہ دُرود شریف

(بڑی عمر کے افراد 200 دفعہ - 15 سے 25 سال کے افراد، (کم از کم) 100 دفعہ - بچے 33 دفعہ - چھوٹے بچے، 3 سے 4 دفعہ۔ والدین کے ساتھ)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

(ترجمہ: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمدؐ کی آل پر)

(Holy is Allah and worthy of all praise. Holy is Allah, the Great. O Allah! bestow Your blessings on Muhammad[sa] and on the people of Muhammad[sa].)

100 دفعہ اِستغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(ترجمہ: میں اللہ سے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور میں اُسی کی طرف جھکتا ہوں)

(I seek forgiveness from Allah, my Lord, for all my sins and turn to Him.)

100 دفعہ درج ذیل دعا

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

(ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما)

(O my Lord! Everything serves You. So, O my Lord, protect me and help me and have mercy on me.)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے اس روحانی آہنی قلعے میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(بحوالہ خطبہ جمعہ ۲۳؍ اگست ۲۰۲۴ء)

بقیہ: جلسہ سالانہ برطانیہ کی تقریب پرچم کشائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ...... از صفحہ نمبر ۱

اٹھی۔ اس کے بعد حضورِ انور نے دعا کروائی اور جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کے لیے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔

چار بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور مردانہ پنڈال میں رونق افروز ہوئے۔ جونہی حضورِ انور پنڈال میں داخل ہوئے، فلک شگاف نعرے بلند ہوئے اور عشاقانِ خلافت نے ان نعروں کا بھرپور جواب دیا۔ بعد ازاں افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم احسان احمد صاحب کو سورۃ البقرہ کی آیات ۱تا۸؍ کی تلاوت اور ان کا ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں مکرم عبد الحئی سرمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا اردو منظوم کلام بعنوان ''محاسنِ قرآن کریم'' میں سے بعض اشعار پیش کیے۔ یہ اشعار درج ذیل شعر سے شروع ہوئے:

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

بعد ازاں مکرم فارس نسیم صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصنیف 'آئینہ کمالات اسلام' سے فارسی منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا:

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

ان اشعار کا اردو ترجمہ مکرم کاشف علی صاحب (مربی سلسلہ) کو پیش کرنے کی سعادت ملی۔

خلاصہ خطاب حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ

چار بج کر ۵۶؍ منٹ پر حضور انور فلک شگاف نعروں کی گونج میں منبر پر رونق افروز ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرماتے ہوئے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

تشہد، تعوّذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

ہم یہ جلسہ اس لیے منعقد کر رہے ہیں تا کہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مؤاخات میں ایک دوسرے کے لیے نمونہ بن جائیں۔

پس اسی مقصد کے لیے ان جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے اور اسی مقصد کے لیے آج آپ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ اگر ہم اس مقصد کو پانے کے لیے اپنی پوری کوشش نہیں کریں گے تو ہمارا مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنا بھی بے مقصد ہے اور ان جلسوں میں آنا بھی بے مقصد ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ

اسلام کی تعلیم کی جڑ تقویٰ ہے، اگر تقویٰ ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کر سکتا ہے ورنہ دین پر عمل کرنے کا ہمارا نعرہ صرف ایک نعرہ رہ جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس بنیادی مقصد کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہ دوسرا مصرع اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہام فرمایا تھا۔ پس تقویٰ ہی اصل جڑ ہے۔ جب تک یہ ہم میں رہے گی ہم اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہوتے رہیں گے۔ قرآن کریم اور شریعت پر کامل ایمان لانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے، عبادات بجالانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے، گھریلو معاملات میں حسنِ سلوک کرنے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔

اسلام میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ متقیوں کا دوست اور مددگار ہے۔ وہ متقی سے محبت کرتا ہے اور بہترین انجام متقیوں کا ہوگا۔

نبیؐ کی کامل اطاعت کے لیے بھی تقویٰ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ہم چاہے جتنے مرضی عہد کرتے رہیں، نعرے لگاتے رہیں کہ ہم جماعت سے وابستہ ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آ گئے ہیں، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے اندر تقویٰ نہیں تو یہ نعرے صرف نعرے ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فلاح و کامیابی کے لیے تقویٰ کو شرط قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر تقویٰ کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر تم تقویٰ میں آگے بڑھو گے تو ایمان میں اور قربِ الٰہی کے حصول میں بھی آگے بڑھو گے۔

اگر ہم نے کامیابیاں حاصل کرنی ہیں، اپنی اصلاح کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو اس کے لیے ہمیں متقی بننا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی فرمادیا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، اس کے پیغام سے، اس کی شریعت سے تب ہی فائدہ اٹھا سکتے ہو جب تمہارے اندر تقویٰ ہو۔

پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ تقویٰ کے بغیر اسلام میں انسان کا کوئی مقام نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے تو اپنے نزول کی علتِ غائی یہ قرار دی ہے کہ تقویٰ کی راہوں کو سکھائے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اَور موقع پر قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مومنوں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں شفا اور رحمت رکھی ہے مگر ظالموں کو یہ صرف خسارے میں بڑھاتا ہے۔ جن میں تقویٰ نہیں انہیں قرآن کریم کوئی راہ نہیں دکھا سکے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

ہماری شریعت اور قرآن کریم میں یہی حکم ہے کہ غضِ بصر سے کام لو اور نظریں نیچی رکھو۔ اگر لوگ اس پر عمل کرنے لگ جائیں اور تقویٰ کی یہ حالت پیدا ہو جائے تو

(منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

جو خاک میں مِلے اُسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

زندہ وُہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اَسیرِ نخوت و کِبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کِبر و غرور و بُخل کی عادت کو چھوڑ دو

اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہؑ عرش کا نزول

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفّت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

(منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے افتتاحی اجلاس میں پڑھے جانے والے فارسی اشعار)

عجب نوریست در جانِ محمدؐ   عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان میں ایک عجیب نور ہے۔ آپ ﷺ کی کان میں ایک عجیب لعل و یاقوت ہے

ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف   کہ گردد از محبّان محمدؐ

دل ظلمتوں سے اسی وقت پاک ہوتا ہے جب وہ محمد ﷺ کو پیار کرنے والوں میں شامل ہوجائے

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم   کہ دارد شوکت و شان محمدؐ

میں دونوں جہانوں میں سے کسی شخص کو نہیں جانتا جو محمد ﷺ کی سی شان و شوکت رکھتا ہو

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس   بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ

اگر تو نفس کی بدمستیوں سے نجات چاہتا ہے تو محمد ﷺ کے دیوانوں اور مستانوں میں شامل ہوجا

اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت   بشو از دِل ثناخوانِ محمدؐ

اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تعریف کرے تو تہ دل سے محمد ﷺ کا ثناخواں بن جا

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش   محمدؐ ہست بُرہانِ محمدؐ

اگر تو اس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا کیونکہ محمد ﷺ ہی خود محمد کی دلیل ہیں

سرے دارم فِدای خاکِ احمد   دِلم ہر وقت قُربانِ محمدؐ

میرا سر احمد ﷺ کی خاک پا پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمد ﷺ پر قربان ہے

دریں رہ گر کشندم ور بسوزند   نتابم رُو زِ ایوانِ محمدؐ

اس راہ میں اگر قتل کر دیا جاؤں یا جلا دیا جاؤں تو پھر بھی میں محمد ﷺ کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیروں گا

بکارِ دین نترسم از جہانے   کہ دارم رنگ ایمانِ محمدؐ

دین کے معاملہ میں مَیں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ مجھ میں محمد ﷺ کے ایمان کا رنگ ہے

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹)

انسان بہت سارے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

آج کل کے معاشرے میں یہی وہ گناہ ہیں جو دنیا کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔فرمایا عورتوں کے حسن کے قصّے مت سنو اور ان کاموں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں ٹھوکر لگ سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ نجات بغیر نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے اور آپؐ کی ہدایات، نماز وغیرہ بجالانے کے نہیں مل سکتی۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ سچے ہیں۔ مگر

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی بھی دوسرے مذہب کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ وہ تمام دنیا کے لیے آیا ہے۔

انسان کا کام ہے کہ مانگنے سے رُکے نہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت کے لیے اسی سے مانگتے چلے جانا چاہیے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اسی لیے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ متقی وہ ہیں جو نماز کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لیے مستعد ہو۔ انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بے کار ہیں۔ اس لیے اُس رحیم و کریم نے فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہو وہ تقویٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔ پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو مَیں انہیں ان کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا بلکہ مَیں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔تب ان کی نماز ایک اَور رنگ پکڑ لے گی اور ایک اَور کیفیت اس میں پیدا ہوجائے گی جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہ تھی۔

پھر ایسے ہی مالی عبادت بھی ہے۔جس قدر انسان کرسکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے اموالِ مرغوبہ میں سے کچھ خدا کے لیے دے دے۔ اسی لیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ ہیں جو اس میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انہیں دیا ہے۔

فرمایا کہ جو کچھ انسان کو ہر ایک قسم کی نعمت مثلاً اس کی جان اور صحت اور علم اور طاقت اور مال وغیرہ میں سے دیا گیا ہے اس کی نسبت انسان اپنی کوشش سے صرف مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ تک اپنا اخلاص ظاہر کرسکتا ہے اور اس بڑھ کر بشری قوتیں طاقت نہیں رکھتیں۔

فرمایا: یہ احساس کہ یہ میری چیز ہے یہ بھی ایک مرض ہے۔ اگر تم ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی چیز سمجھو گے تو یہ تقویٰ ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے کیونکہ

نماز سب ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال اور قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کیے؟ اسی نماز کے ذریعے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔ پھر آپؑ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک انسان اپنے اخلاقِ ردیّہ کو نہیں چھوڑتا اس وقت تک وہ ان اخلاق کے مقابل پر جو اخلاقِ فاضلہ ہیں ان کو قبول نہیں کرسکتا کیونکہ دو ضدیں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ انسان تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ آپؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سخت ترساں رہو، اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔

کسی پر ظلم نہ کرو، نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندا کر دیتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ

ہمیشہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے تقویٰ اور طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اُس کے کاموں کا خود متکفل ہوجاتا ہے۔

جیسا کہ فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لیے راستہ مَخلَصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لیے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا: یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وہ بڑی طاقتوں والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو وہ اُس کے لیے کافی ہوجاتا ہے۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیے، پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو، کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سستی و غفلت اور عدمِ توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب انہیں مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو اس کو غور سے نہیں سنتے، تو انہیں بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو، کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

حضورِ انور نے فرمایا پس

ہمیں جلسہ کرانے کا تب ہی فائدہ ہوسکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کرنے کے لیے یہاں حاضر ہوں اور یہ عہد کریں کہ یہاں سے ہم نیکی اور تقویٰ پر عمل کرنے والے بن کر نکلیں گے۔

آپؑ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے، یا کیسے ہی رُوبہ دنیا تھے، ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ

ان دنوں میں ذکرِ الٰہی پر بھی بہت زور دیں۔ اپنے لیے، جماعت کے لیے اور عالَم اسلام کے لیے بہت دعا کریں۔ پوری دنیا کے لیے بھی بہت دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پہچان عطا کرے اور ہمیں بھی تبلیغ کے مقصد کو پورا کرنے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ان تک پیغام پہنچانے کی توفیق دے۔

☆...☆...☆

بقیہ: مستورات سے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ......از صفحہ نمبر ۱

قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ نورعودہ صاحبہ کو سورۃ الاحزاب کی آیات ۳۶ و ۳۷؍ کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ کو ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد مکرمہ رمشا حسن صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام میں سے منتخب اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا:

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

بعدازاں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے نام پڑھے گئے۔

تعلیمی اعزازات کا اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت موجودگی میں ڈاکٹر رابعہ احمد صاحبہ سیکرٹری امور طالبات لجنہ اماء اللہ یوکے نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کی درج ذیل فہرست پیش کی:

جی سی ایس ای (GCSE)

میرال احمد، پارسا ماہم، ہبۃ العلیم، دعا حمید، سبیکہ ججّا، ایمن راضیہ سعید، افشا احمد، ماہم خان، عروسہ نعمان محمد، ہانیہ ناصر، ساریہ یاسر، ملائکہ لطیف، ثمین احمد، قانتہ مجید، جاذبہ طاہر، باسمہ احمد، دریشا احمد، سطوت حیات، عمارہ ظفر، ملاحت منصور، جیسمین احمد، علینہ سلطان، علیزہ اعجاز، حمدیٰ خان، عطیۃ السبوح فاروقی، امۃ المالک ماہا وحید، عائشہ بھٹی، دعا قاسم، رویا خان، عدیلہ زاہد، امل افضل، عائشہ بھٹی اور ہبۃ النور۔

اے لیول

ہانیہ بٹ، نبیہہ سعید، عروش مبشر، آئلہ احمد، نورم رشید، علیشہ والٹن، کاشفہ زاہد، لبیبہ نعیم، صبا قیصر، صفا احمد، ایمن مدثر ملک ستکوہی، لبیبہ رحمٰن، فاطمہ نعمان، صوفیہ چودھری، سمارا ماہین، ثمرہ نصر اللہ، صبا راجپوت، عائزہ سیٹھی، بورشہ رحمٰن، کبریٰ مبشر، عیشا احمد، نیّرہ بلال، زینہ بٹر، لائبہ بٹر، لبیبہ سیّد جواد اور عیشا مرزا۔

گریجوایٹس / پوسٹ گریجوایٹس

رجاء احمد، تسنیمہ رحیم، رضوانہ لون، مدیحہ محمود، بیشا میر، عائشہ قمر، شبرہ خان، نبیلہ ناصر، صوفیہ عروج، نفیسہ امینی، ماہم منور، مبینہ شاہد، انیقہ بشریٰ چغتائی، ہالہ ہادی، دانیہ احمد، ڈاکٹر رباب وسیم، ڈاکٹر ثنا رحمٰن، نمود سحر کاہلوں، یُسریٰ فاتح ڈاہری، وردہ برہان، عالیہ قریشی، نیہہ یٰسین، نویدِ اسلام حیات، عائشہ طاہر، امۃ الاعلیٰ نور ملک ستکوہی، غزالہ منصور، سائرہ ندرت، لبینہ صوفیہ حنیف، زوہا سہیل، ماہا نور پیر، ڈاکٹر شائستہ طلعت گنائی، ڈاکٹر فریدہ بٹ اور ڈاکٹر انعم سیف اللہ۔

بیرون ملک تعلیم

ملیحہ احمد خان، ایمن ماجد، ماہم ارشد، تحریم خالد، درِّ مکنون راضیہ، مصباح مہوش چودھری اور ہبۃ الودود بٹ۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر رونق افروز ہوئے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرما کر حضور انور نے خطاب کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور

تشہد، تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدی عورتیں دین سے رغبت رکھنے والی اور چاہتی ہیں کہ دینی علم کو بڑھائیں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں، اس کی رضا حاصل کریں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہے اسے پورا کرنے والی بنیں۔

کل کی تقریر میں مَیں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسوں کے انقاد کا مقصد زہد و تقوی پیدا کرنا اور اخلاقی حالتوں کو اعلیٰ معیار تک پہنچانا بتایا ہے۔ ہمیں ان دنوں میں بلکہ مستقل اور مسلسل کوشش کرنی ہے اور اس بات پر نظر رکھنی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپؑ کو اللہ نے تجدید دین کے لیے بھیجا ہے۔ پس یہ مقصد تبھی پورا ہو سکتا ہے جب ہم آپؑ کی بیعت میں آ کر اپنی دینی حالت سنوارنے کے لیے آپؑ کی نصائح پر عمل کرنے والے بنیں گے۔

آپؑ نے فرمایا: تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ کہ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس ہونا بد بخت نہیں ہوتا۔ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہوتا اور ان کے اخلاق اعلیٰ اخلاق ہوتے ہیں۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ہمیں سمجھنا چاہیے اس کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ

ہمارا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہمارا فعل اور ہماری ہر بات اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہو اور ہم اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: میری باتوں کو پورے غور سے اور توجہ سے سنو کیونکہ مامور من اللہ کی باتوں کو غور سے سننا چاہیے اور جب تم انہیں غور سے سنو گے تبھی اس مقصد کو حاصل کر سکو گے جو بیعت میں آنے اور مامور کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کرنے کا مقصد ہے۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ تم نے ہر بات کو غور سے سننا ہے اور اس کو فکر سے سننا ہے کیونکہ یہ ایمان کا معاملہ ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: جب لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سمجھتے تو پھر یاد رکھیں کہ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا اور موثر کیوں نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔

لوگ بعض دفعہ لوگوں کے بہکانے میں آ جاتے ہیں ان کی باتوں میں آ جاتے ہیں اور پھر جماعت پر اعتراض بھی شروع ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض شروع ہو جاتا ہے تو

آپ لوگوں نے اپنے علم کو بڑھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی باتوں کو غور سے سننا ہے تبھی ہم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں۔ اگر ہم صرف بیعت کر کے بیٹھ جائیں اور اپنا دینی علم نہ بڑھائیں تو ہم کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

آپؑ نے فرمایا:

خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو کشف حقائق کے لیے قائم کیا

یعنی حقائق کو واضح کرنے کے لیے، ظاہر کرنے کے لیے اور حقیقتوں کو کھولنے کے لیے قائم کیا ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو صرف باتیں نہ ہوں۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے بہت سی باتیں کرتے ہیں اور عورتوں کو بھی اس سے واسطہ پڑتا ہے۔

اگر قرآن کریم کو غور سے پڑھتے ہیں تو سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔

اس کے علاوہ آج کل تو ہماری تفاسیر بھی ہیں۔ ان سے بھی بہت سارے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر بھی احسان کیا جو ان کے حالات بیان کیے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو ایک ایسا علمی رنگ دیا ہے جو ہر دلیل سے پُر ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم ایسی وسیع تعلیم ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا لیکن شرط یہ ہے کہ صرف قرآن کریم کی تلاوت نہ کی جائے بلکہ اس کا ترجمہ بھی پڑھا جائے اور اس کی تفسیر پڑھنے کی طرف بھی توجہ کی جائے۔

آپؑ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم تو ایک زندہ اور روشن کتاب ہے۔ اس لیے ہمیں کسی مخالف کی مخالفت کی پرواہ نہیں ہے ہمیں بغیر کسی خوف اور ہچکچاہٹ کے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ہماری تعلیم سب سے اعلیٰ تعلیم ہے۔

آج کل مغربی معاشرے میں رہ کر جوانی میں قدم رکھنے والی بہت سی بچیاں سوال کرتی ہیں کہ قرآن کریم پر یہ یہ اعتراض کیے جاتے ہیں۔

اگر خود بھی قرآن پڑھنے کی طرف توجہ ہو تو ان کو خود بھی جواب دے سکتی ہیں۔

اس کے بغیر عملی زندگی میں کوئی روشنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو۔ قرآن کریم نے جو ہمیں تعلیم دی ہے اس کو اپنے عمل میں ڈھالیں اور اس کو سچا ثابت کریں۔

صرف قصّے سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ تعلیم سمجھ کر پڑھو اور اس پر غور کرو۔

عورتوں کو بھی اس زمانے میں تبلیغ کے لیے اسی طرح کوشش کرنی چاہیے جیسی مردوں کو کرنی چاہیے۔ یہی آجکل کا جہاد ہے۔

گذشتہ زمانے میں ہم حضرت عائشہؓ کی مثال دیتے ہیں۔ لوگ ان سے علم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔ بہت ساری قرآنی آیات کی تفسیر، ان کی وضاحت اور بہت ساری احادیث کی تفصیل صحابہؓ نے ان سے سیکھی ہے۔ پس

عورتوں کو چاہیے کہ اپنے علم میں اضافہ کریں اور صرف یہ نہ دیکھیں کہ ہر جواب مردوں کی طرف سے ملے گا بلکہ خود ان کو علم و عرفان میں اتنی ترقی کرنی چاہیے کہ وہ روحانی باتوں میں مردوں سے آگے نکلنے والی ہوں نہ یہ کہ صرف برابر ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہی جملہ، یہی کلمہ یہودیوں اور عیسائیوں کو دیا جاتا تو وہ دین سے نہ بگڑتے۔ اگر تم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر یاد رکھو کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر غور کرو اور اسے سمجھو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے صرف اس بات پر مغرور نہ ہو جاؤ کہ ہمیں انکار کرنے والوں کی نسبت سعادت مل گئی۔

سچ بات یہ ہے کہ تم اس چشمے کے قریب پہنچے ہو جو پانی کا چشمہ ہے۔

لیکن پانی پینا باقی ہے۔ پس پانی پینے کے لیے بھی خدا کا فضل اور کرم چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملے تبھی یہ ہوتا ہے۔ پس

تم اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سیراب ہو کر پانی پینے کی توفیق دے، پانی پی کر سیر ہو جاؤ، اپنے علم کو بڑھاؤ، اپنی روحانیت کو بڑھاؤ۔

آج کل سوشل میڈیا ہے، بہت سارا پرنٹ میڈیا ہے۔ دین سے ہٹانے کے لیے اور شیطان کی طرف لے جانے کے لیے دوسری بے شمار ایسی چیزیں نکل آئی ہیں کہ جن کا پہلے تصور نہیں تھا۔ ایسے حالات میں ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو تربیت کے لیے بھیجا ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ان کی باتیں سنیں اور پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

تمہارا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تم نے توحید کو قائم کرنا ہے

اور اس کو قائم کرنے کے لیے تمہاری پوری کوشش ہونی چاہیے کہ تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اور اس کا اقرار صرف زبانی اقرار نہ ہو بلکہ اس کے لیے عملی تصدیق لازمی ہے۔ اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے در پر گرے رہو۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرو۔ عبادتوں کے معیار اونچے کرنے سے مراد ہے کہ ہر جو دنیاوی رشتہ ہے اس سے بڑھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی محبت عزیز ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا سب سے مقدّم ہو جائے۔ جیسا کہ فرمایا فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تم یہ حالت پیدا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری راہنمائی بھی کرے گا اور مشکلات سے نجات بھی دے گا۔ تمہاری دعاؤں کو بھی سنے گا، تمہارے گھریلو مسائل بھی حل کرے گا اور تمہارے بچوں کی تربیت کی طرف سے جو تمہیں پریشانیاں ہیں ان کو بھی دور کر دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عملی قدم اٹھانا پڑے گا اور اگر کوئی غلطیاں ماضی میں ہوئی ہیں تو ان سے سچی توبہ کرنی پڑے گی اور سچائی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرنا پڑے گا اور جب یہ ہو گا تب ہی تم حقِ بیعت ادا کرنے والے ہو گے، تبھی تم نے جو عہد بیعت باندھا تھا اس کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے انعام کے مستحق ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات اسی وقت ہوں گے جب تمہاری طرف سے مکمل طور پر اس کے حکموں کی پیروی بھی ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ

انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ متقی ہو کیونکہ متقی ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز اور مکرم ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ

ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے، اس میں مرد بھی شامل ہیں اور اس میں عورتیں بھی شامل ہیں یہ نہیں لکھا کہ یہ نصیحت صرف مردوں کے لیے ہے کہ وہ اس امر کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر اس سلسلے میں داخل ہوئے ہو تو ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔

اگر اس کے بعد ہماری عملی زندگی میں کوئی تبدیلیاں پیدا نہیں ہوئیں ہماری روحانی حالت، علمی حالت اور اخلاقی حالت میں بہتری پیدا نہیں ہوئی، اگر ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر رہے اور لوگوں سے ہمارا احسن سلوک اچھا نہیں ہے، ہمارے اخلاق ایسے نہیں ہیں کہ لوگ ہم سے خوش ہوں بلکہ خوش ہونے کے بجائے یہ ہو کہ لوگ ہم سے نالاں ہوں اور ہم سے خوف زدہ ہوں تو پھر ایسی بیعت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

دنیاوی علم کا حاصل کرنا ایک ضروری چیز ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔

لیکن ایسا علم جو تمہیں خدا تعالیٰ سے دور کرنے والا ہو اس کو ہم نے حاصل نہیں کرنا، اس کے پیچھے نہیں چلنا، ایسے اعمال جو خدا تعالیٰ سے دور کرنے والے ہوں ان کے پیچھے ہم نے نہیں چلنا، ایسی سوسائٹی جو ہمیں خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہو اس میں ہم نے نہیں بیٹھنا۔ پس یہ ہماری سوچ ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقیقی بندوں کو ایسے وقتوں میں جب تکلیفیں ہوتی ہیں، بچا لیتا ہے اور دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آپؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ دشمن کے آگ میں ڈالنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ سے نکال لیا۔ حضرت نوحؑ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی کے ذریعہ طوفان سے بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ نے مثالیں اس لیے دی ہیں تا کہ تمہیں سمجھ آئے کہ یہ صرف پرانے قصّے نہیں بلکہ آج بھی خدا تعالیٰ زندہ ہے، آج بھی وہ اپنے نمونے دکھا سکتا ہے۔

آج بھی اگر تم اس کے ساتھ صحیح تعلق رکھو اور اس کا حق ادا کرنے والے ہو، اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اب بھی اپنی قدرت کے نظارے دکھائے گا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف رکھو تو تبھی تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنو گے، تبھی تم مصیبتوں سے نجات پانے والے بنو گے۔ یہ نہیں ہے کہ جب مصیبت کا وقت آجائے تو پھر تم دعا کرو۔ بہت سارے لوگ مجھے بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے دعائیں کی۔ لیکن قبول نہیں ہوئیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ

مصیبت کے وقت جو دعائیں کرو گے، اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے انہیں سن لے یا نہ سنے۔ لیکن مصیبت آنے سے پہلے دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا کرو، تبھی تم کامیاب ہو گے۔ تمہاری دعائیں جو تم نے عام اور اچھے حالات میں کی ہوں گی وہ تمہیں مصیبت سے بچانے والی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں گذشتہ کئی سال سے بیان کرتا رہا ہوں کہ عورتوں کے اسلام میں کیا کیا حقوق ہیں۔ یہ حقوق تو آپ کے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دیے لیکن کچھ فرائض بھی ہیں جن کو آج بیان کر رہا ہوں۔ یہ فرائض آپ کریں گی تبھی آپ

منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن اجلاسِ مستورات میں پڑھی گئی)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفیٰؐ کی رفاقت خدا کرے

مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

گہوارۂ علوم تمہارے بنیں قلوب
پھٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خدا کرے

بدیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام
تقویٰ کی راہیں طے ہوں بعُجلت خدا کرے

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سَطوَت خدا کرے



کے حق قائم ہوں گے۔ پس اس طرف بھی توجہ دیں۔

پھر آپؑ نے دعاؤں کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

دعائیں کرو، اپنے سجدوں میں دعائیں کرو۔ اپنے رکوع میں دعائیں کرو۔ عام حالات میں بھی اور مشکل حالات میں بھی دعا کرو

اور ہمیشہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تُو بے نیاز ہے اور ہمیں پتا نہیں کہ کب کون سی مصیبت آنے والی ہے، اس لیے اے اللہ! ہمیں ہر مشکل سے بچا کر رکھ اور ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھ۔ جب یہ ہو گا تو پھر تم دیکھو گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سارے کام سنوارتا چلا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کام کر رہے ہو

اسی طرح

اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے اخلاق کو بھی درست کرو۔ زبان کو قابو میں رکھو۔ ہر شخص سے نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ اور سخت زبانی کرنے والے سے بھی نرمی کا سلوک رکھو۔ لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرو۔ تکبر سے پرہیز کرو۔

یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ ان کے بدلے میں تمہیں بھی اپنے قرب سے نوازے گا۔ آج کل کے معاشرے میں تمہارے گھروں میں بھی، بہوؤں اور ساسوں میں بھی اور دوسرے رشتوں میں بھی یہی باتیں ہوتی ہیں کہ ایک دوسرے سے ذرا سا شکوہ پیدا ہو جائے تو پھر سخت الفاظ کہے جاتے ہیں یا کسی طرح تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر ایسی حالت ہے تو یہ ایک مومن کا شیوہ نہیں ہے، اس سے تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس سے تم بیعت کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ آپؑ نے فرمایا کہ جو لوگ کمزور ہیں، جو لوگ اعمال میں سست ہیں، جن میں اخلاقی کمزوریاں ہیں یا عملی کمزوریاں ہیں، ان سے بھی تمہارا احسنِ سلوک ہونا چاہیے، ان کی تربیت کی طرف تمہاری توجہ ہونی چاہیے۔ اور جب تم ایسا کرو گے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنو گے۔

فرمایا کہ ہماری جماعت اگر عملی نمونہ نہیں دکھاتی تو اپنے عمل سے میری عدم ضرورت ثابت کرتے ہو۔ پھر بیعت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ

اگر ایک حقیقی احمدی بننا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بنانا ہے تو پھر اپنی عبادتوں کے معیار اچھے کرنے پڑیں گے۔ اپنے اخلاق کے معیار بھی اچھے کرنے پڑیں گے اور اپنی عملی حالتوں کو بھی درست کرنا پڑے گا۔

فرمایا: ہماری زندگی عام دنیا دار کی زندگی نہیں ہونی چاہیے۔ نِرا زبان سے یہ کہہ دینا کہ میں بیعت میں داخل ہو گیا ہوں اور عمل نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حقیقی مسلمان تو وہی ہے جس کا قول اور فعل سب برابر ہوں۔

یعنی ہم صرف یہ دیکھ کر متاثر نہ ہو جائیں کہ دنیا دار ایسا کرتے ہیں بلکہ ہمارے مقاصد بہت اونچے ہیں۔ ہم نے دنیا داروں کی اصلاح کرنی ہے، ان کی تربیت کرنی ہے، ان کو صحیح راستے پر چلانا ہے۔ آج کل دنیا میں مذہب سے دوری پیدا ہو رہی ہے۔ ہم نے اپنی دعاؤں اور عمل سے دنیا کو بتانا ہے کہ حقیقت کیا ہے یہی کہ خدا کی طرف آؤ اسی میں تمہاری بقا ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ

تم جو میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض اور مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔

قرآن شریف کے صحیح منشا کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔ چاہے وہ عورت ہے یا مرد ہے، بچہ ہے یا جوان ہے یا بوڑھا ہے، ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی ہو گی کہ ہم اپنے عمل سے دین کی حقیقی تعلیم پر عمل کریں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنی ہے اور اپنے اخلاق کو بلند کرنا ہے اور جب یہ ہو گا تبھی ہم حقیقت میں جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ پس

آج آپ لوگوں نے عہد کرنا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی ہے۔ اپنے آپ کو عہدِ بیعت کو پورا کرنے کا فہم و ادراک رکھنے والا بنانا ہے۔

جوں جوں ہم زمانۂ نبوت سے دور جا رہے ہیں کمزوریاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں اور ان کمزوریوں کو دور کرنے اور خود بھی

اللہ تعالیٰ کے قریب رہنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں اور اپنے علمی معیار بھی بڑھائیں

تا کہ اپنے بچوں اور نسلوں کے سوالوں کے جواب بھی دے سکیں اور تبلیغ کے میدان میں بھی اپنا کردار ادا کر سکیں۔

عورتوں کے حقوق کو اسلام کے علاوہ کسی اَور مذہب اور حکومت نے اتنا تفصیل سے بیان نہیں کیا۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے تو ہمیں یہ کھول کر بیان کر دیا ہے کہ عورت پر کیا حقوق ہیں اور آپؑ نے کھول کر بیان کر دیا ہے کہ عورت کو اسلام نے کیا مقام دیا ہے۔ پس

احمدی عورت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اسلام کو ماننے والی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی ہے اور حقیقی اسلام کی خادمہ ہے۔ اس لیے اسے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

تبلیغ کے میدان میں بھی آپ نے آگے بڑھنا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی آگے بڑھانا ہے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اس دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لیے ہم صحیح کردار ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے خطاب کے بعد لجنہ اور ناصرات نے گروپس کی صورت میں مختلف زبانوں جن میں عربی، اردو، بنگلہ، پنجابی، اور گھانین زبان شامل ہیں، میں ترانے پیش کیے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت جلسہ گاہ میں مستورات کی کُل تعداد ۱۹ ہزار ۶۹۵؍ ہے۔

☆...☆...☆

بقیہ: دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ......از صفحہ نمبر ۱

سے ہوا۔ مکرم الحاج رشید خطاب صاحب نے سورۃ الصّف کی آیات ۷ تا ۱۲؍ کی تلاوت کی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مکرم حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ صاحب مربی سلسلہ نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا:

اَے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار
اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

چار بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر تشریف لائے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمانے کے بعد خطاب کا آغاز فرمایا اور گذشتہ سال میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال کا ذکر فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور

تشہد، تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس وقت مَیں دورانِ سال جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر ہوئے ہیں اُن کا مختصر خاکہ پیش کروں گا۔

نئی جماعتوں کا قیام

اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد ۳۹۸؍ رہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ ۸۱۱؍ نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ بینن میں اس سال ۸۶؍ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں، دوسرے نمبر پر کونگو برازاویل پھر لائبیریا اور اس طرح باقی ممالک ہیں۔

نئی مساجد کا قیام

اسی طرح دورانِ سال جو مساجد تعمیر ہوئی ہیں یا جماعت کو یہ مساجد عطا ہوئی ہیں اُن کی مجموعی تعداد ۱۷۲؍ ہے۔ جن میں سے ۱۳۳؍ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور ۳۹؍ بنی بنائی جماعت کو ملی ہیں۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ۴۱؍ ممالک میں ۱۲۷؍ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں پہلے نمبر پر کینیا ہے، پھر گھانا اور انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہیں۔ تیسرے نمبر پر نائیجر ہے۔ وقارِ عمل کے ذریعے کام کرنے کی وجہ سے اس سال جماعت کو تین ملین امریکی ڈالرز کی مالی بچت ہوئی ہے۔

وکالتِ اشاعت طباعت

وکالتِ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق اس سال ۳۷؍ زبانوں میں ۳۵۳؍ مختلف کُتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ ۱۶؍ لاکھ ۸۹؍ ہزار سے زائد کی تعداد میں طبع ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کی تفاسیر میں حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر جو پہلے اردو میں ۸؍ جلدوں میں شائع ہوئی تھی، اس کا مکمل عربی ترجمہ پہلی مرتبہ شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح انگریزی تفسیر فائیو والیم کمنٹری بھی شائع ہوئی ہے، اس کی پہلی جلد کا عربی ترجمہ ری پرنٹ ہوا ہے۔

احادیث میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی شرح صحیح بخاری کی پہلی جلد کا انگریزی ترجمہ دوبارہ شائع ہوا ہے۔ جلد دوم کا انگریزی ترجمہ پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔ یہ علم کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ احباب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے تراجم میں ۴۵؍ کُتب کے ۱۸؍ زبانوں میں ترجمے ہوئے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ۱۱؍ کتب ۶؍ زبانوں میں شائع ہوئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کتاب ’’تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد‘‘ کا عربی ترجمہ پہلی بار شائع ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Christianity—A Journey from Facts to Fiction کا بلغارین اور An Elementary Study of Islam کا ڈینش زبان میں پہلی بار ترجمہ شائع ہوا ہے۔

اسی طرح مختلف وقتوں میں جو مَیں سوالوں کے جواب دیتا رہا ہوں انہیں بھی کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے، اور انگریزی زبان میں بھی۔ اسی طرح بعض دوسرے لیکچرز جو ہیں ان کو بھی مختلف زبانوں بشمول فرانسیسی، عربی، جرمن، انڈونیشین وغیرہ میں شائع کیا گیا ہے۔

نظارت نشرو اشاعت قادیان

نظارت نشرو اشاعت قادیان نے بھارت کی مقامی ۱۴؍ زبانوں میں اب تک قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان سے اس دفعہ ایک قرآن کریم کا فونٹ توحید نستعلیق تیار کیا گیا ہے، یہ پہلا نستعلیق فونٹ ہے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے تیار کیا گیا ہے۔ تفسیرِ صغیر کا عربی متن خطِ منظور فونٹ میں، اردو متن اس نئے فونٹ میں تیار ہو چکا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے بھارت کی علاقائی زبانوں میں بھی تراجم ہوئے ہیں۔

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

اَے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار
اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذُوالمِنَن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

کیا تماشا ہے کہ مَیں کافر ہوں تم مومن ہوئے
پھر بھی اس کافر کا حامی ہے وہ مقبولوں کا یار

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لیے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نَے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہے بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار

وکالتِ تصنیف یو کے

وکالت تصنیف یو کے نے ایک نئی زبان لیتھوینین میں قرآن کریم کا ترجمہ طبع کیا ہے۔ اب جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد ۷۹؍ ہوگئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب نجم الہدیٰ، خطبہ الہامیہ، کرامات الصادقین اور ملفوظات جلد پنجم کے انگریزی تراجم طبع ہوئے ہیں۔ براہینِ احمدیہ چار حصص کا انگریزی ترجمہ ایک جلد میں طبع ہوا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی کتب انقلابِ حقیقی، مطالبات تحریکِ جدید، عرفانِ الٰہی اور واقعات خلافتِ علوی کے انگریزی تراجم شائع ہوئے ہیں۔

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام

دنیا کے ۱۰۸؍ ممالک میں اب تک ۲۳۷؍ لائبریریاں قائم ہوچکی ہیں۔

وکالتِ اشاعت ترسیل

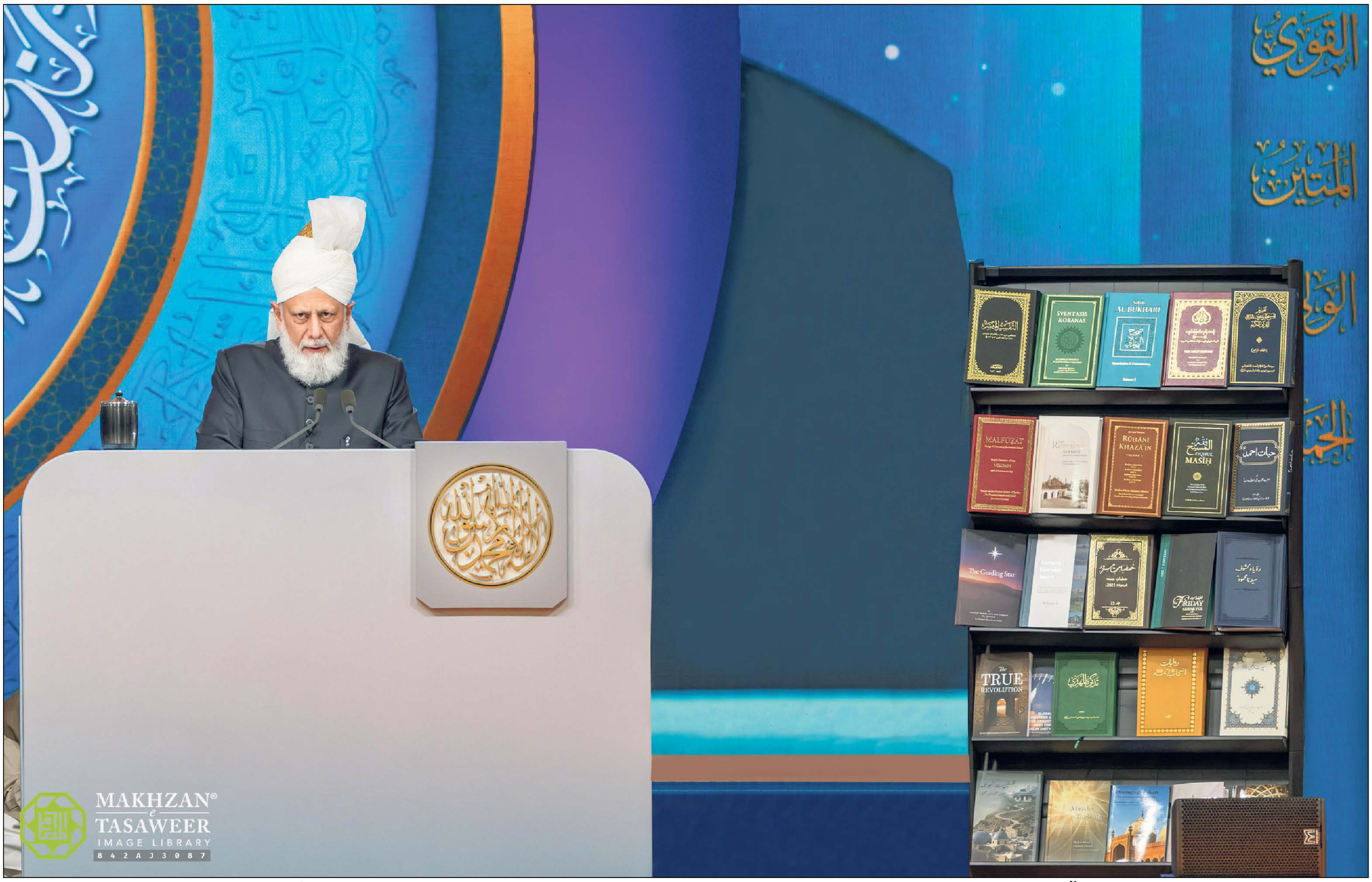
دنیا بھر کی ۲۲؍ زبانوں میں ۱۱۶؍ رسائل و جرائد و اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

نمائشوں کا انعقاد

دنیا بھر میں ۳۶۸۸؍ نمائشوں کے ذریعے ۱۰؍ لاکھ ۷ ہزار سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

رقیم پریس

رقیم پریس کے ذریعے شائع ہونے والی کتب کی تعداد ایک لاکھ ستاون ہزار دو سَو چالیس ہے۔ رقیم پریس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کافی کام کر رہا ہے۔ افریقہ کے سات ممالک میں ہمارے پریس ہیں جہاں سات لاکھ ساٹھ ہزار کُتب، اور ۸۲؍ لاکھ سے زائد اخبارات، رسائل و جرائد، اور تبلیغی و تربیتی لٹریچر شائع ہوا ہے۔



وکالتِ تعمیل و تنفیذ بھارت

کی رپورٹ کے مطابق مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے احاطہ میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر نمائش ’’المجیب‘‘ تیار کی گئی ہے۔ قادیان میں مرکزی ریسرچ سیل بورڈ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

عربی ڈیسک

کے تحت اب تک شائع ہونے والی کتب کی تعداد ۲۰۰؍ہو چکی ہے۔ ان میں روحانی خزائن کی جملہ اردو کُتب، ملفوظات کا مکمل سیٹ، حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کی دس جلدوں کا سیٹ اور دیگر ۳۴؍ کتب کے تراجم شامل ہیں۔ دورانِ سال مجموعہ اشتہارات کی تینوں جلدیں اور دعوت الامیر کا عربی ترجمہ اور بعض دیگر تراجم بھی شائع ہوئے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کی ۶؍ کتب کے تراجم چھپ چکے ہیں۔ میرے خطبات بھی انہوں نے شائع کیے ہیں۔

فرنچ ڈیسک

نے لیکچر لاہور کا فرانسیسی ترجمہ شائع کیا ہے۔

ٹرکش میں بھی تراجم کا کچھ کام ہو رہا ہے۔ سپینش ڈیسک نے دورانِ سال چھ کتب کے تراجم مکمل کیے ہیں۔ چینی ڈیسک نے حضرت مصلح موعودؓ کے ۱۹۲۴ء کے مذہبی کانفرنس کے لیکچر کا ترجمہ کیا ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

اس سال ۱۲۰؍ممالک میں مجموعی طور پر ۷۸؍لاکھ ۶۶؍ ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ جن کے ذریعے ۳؍ کروڑ ۹۲؍لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

تحریکِ وقفِ نَو

میں شامل لڑکوں کی تعداد ۵۰؍ہزار ۹۸۱؍ ہے اور لڑکیوں کی تعداد ۳۶؍ہزار ۶۸۶؍ ہے۔ اس سال ۷۴؍ممالک سے ۳۱۱۶؍ والدین نے اپنے ہونے والے بچوں کو وقفِ نَو میں پیش کیا۔

ریویو آف ریلجنز

جس کا اجرا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا۔ یہ رسالہ اب اپنے ۱۲۴؍ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ مختلف فورمز کے ذریعے انگریزی، جرمن، ہسپانوی اور فرانسیسی زبان میں کروڑوں لوگوں تک پیغام پہنچا رہا ہے۔ دوران سال اس کا ڈیجیٹل ایڈیشن بھی جاری کیا گیا۔

الفضل انٹرنیشنل

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

کے ۱۶؍شعبہ جات ہیں، کُل ۵۶۸؍ کارکنان دن رات خدمت انجام دے رہے ہیں۔

اس سال ایم ٹی اے افریقہ کے دس سال مکمل ہوئے ہیں۔ ان دس سالوں میں سات ہزار سے زائد پروگرام تیار ہوئے جن کے ذریعے ہزاروں افراد اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ افریقہ میں جماعت کے اپنے ریڈیو سٹیشنز کی تعداد ۲۶ ہے۔

وائس آف اسلام ریڈیو، یو کے

کو بھی دس سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس وقت اس ریڈیو کی نشریات برطانیہ کے ۱۳؍شہروں میں براہ راست نشر ہو رہی ہیں۔ نیز آن لائن نشریات دنیا بھر میں سنی جا سکتی ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ

پر حدیث سرچ انجن اور ایپ کا اجرا کیا گیا۔ قرآن سرچ انجن میں بہتری بھی لائی گئی ہے۔

الوصیت اور Ten conditions of Bai'at کی ایپس کا اضافہ ہوا ہے۔ ۳۶؍نئی انگریزی ای۔بُکس کے اضافے سے کُل تعداد ۲۶۰؍ہو گئی ہے۔ الاسلام کی ٹیم بھی تقریباً ساری ہی، رضا کاروں پر مشتمل ہے اور بہت اچھا کام کر رہی ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE)

نے اس سال ۶۵ نلکے لگائے جس سے ۲لاکھ افراد مستفید ہوئے۔ اسی طرح ماڈل ویلیج قائم کیے گئے ہیں، سولر لگائے گئے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

کے تحت افریقہ کے ۵۴؍ممالک میں ۱۴۱؍ کلینک اور ہسپتال قائم ہیں۔ گذشتہ سال پانچ لاکھ سے زائد مریضوں کو علاج معالجے کی سہولت

مہیا کی گئی۔ افریقہ کے ۱۳؍ممالک میں ہمارے ۶۲۰؍پرائمری اور مڈل سکولز اور ۸۰؍سیکنڈری سکولز تعلیمی خدمت بجالا رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

کو ۲۵؍لاکھ سے زائد افراد کی مجموعی طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

رابطہ نومبائعین

دورانِ سال ۹۵؍ممالک میں کُل ۵۴؍ہزار ۸۵۴؍نومبائعین سے رابطہ بحال ہوا۔

نئی بیعتوں کی تعداد

اس سال ۲؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۵۹۶؍نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ الحمد للہ ۱۳۲؍ممالک میں تقریباً ۶۷۰؍سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔

ان میں سب سے پہلے نمبر پر نائجیریا ہے۔ پھر کونگو برازاویل ہے۔ پھر گنی بساؤ ہے۔ پھر کیمرون ہے۔ گنی کناکری، لائبیریا۔ کونگو کنساشا، گیمبیا، سینٹرل افریقن ریپبلک، سینیگال، سیرالیون، تنزانیہ، آئیوری کوسٹ، نائیجر، بینن، ٹوگو، کینیا، گھانا، یوگنڈا، ملاوی، مالی، برکینافاسو، مڈغاسکر، چاڈ، زیمبیا، روانڈا، برونڈی، ایتھوپیا اور ساؤ تومے شامل ہیں۔ افریقہ کے دیگر ممالک میں سے صومالیہ اور زمبابوے، مایوٹ آئی لینڈ، مصر، سوازی لینڈ، لیسوتو، انگولا کیپ وردے، ساؤتھ افریقہ، نمیبیا وغیرہ شامل ہیں۔

ایشیا میں انڈونیشیا میں سب سے زیادہ بیعتیں ہیں۔ پھر انڈیا میں پھر بنگلہ دیش میں اور فلپائن میں۔ اس کے علاوہ ملائیشیا، تھائی لینڈ، قزاقستان، سری لنکا، کمبوڈیا، جاپان، سنگاپور وغیرہ میں شامل ہیں۔

یورپ میں جرمنی پہلے نمبر پہ ہے پھر فرانس پھر ہالینڈ، بیلجیم، سپین، ناروے، سربیا ہیں۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں البانیہ میں آسٹریا میں فن لینڈ میں، رشیا میں، چیک ریپبلک اور مالٹا وغیرہ میں تھوڑی تعداد میں ہوئی ہیں۔

امریکن بلاک میں کینیڈا میں زیادہ بیعتیں ہیں۔ اس کے بعد امریکہ ہے۔ پیراگوئے، میکسیکو میں بیلیز، میکسیکو، ہیٹی، گیانا، پورٹوریکو، برازیل، ایلسلواڈور، سرینام، پاناما، چلی، وینزویلا وغیرہ بھی شامل ہیں۔

براعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلے آسٹریلیا ہے، پھر فجی ہے اس کے بعد نیوزی لینڈ میں سالومن آئی لینڈ میں۔ وغیرہ عرب ممالک میں بھی بیعتیں ہوئی ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ بیعتوں کے سلسلے میں بعض واقعات ہیں، یہ واقعات لوگوں کی دلچسپی کا زیادہ موجب ہوتے ہیں اس لیے مَیں بعض واقعات سنا دیتا ہوں۔

بیعتوں کے واقعات

ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ

لائبیریا کے امیر صاحب لکھتے ہیں مومی کاونٹی میں ایک چیف امام جماعت کے خلاف منفی تاثر رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ احمدیوں کا کلمہ مختلف ہے اور وہ نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کرتے۔ ان کے علاقے میں ابھی تک تبلیغ نہیں ہوسکی تھی کیونکہ وہ بات سننے کے لیے تیار بھی نہیں ہوتے تھے۔ ایک دن اتفاق سے امام صاحب کو ریڈیو سنتے ہوئے جماعت احمدیہ کا پروگرام سننے کا موقع مل گیا۔ اس وقت قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت خوبصورت اور مدلّل انداز میں اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی بیان کی جارہی تھی۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر گفتگو ہو رہی تھی۔ ان کو یہ پروگرام بہت اچھا لگا چنانچہ انہوں نے باقاعدگی سے جماعتی پروگرام سننا شروع کر دیے جس نے ان کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑا۔ انہوں نے خود ہمارے مبلغ کو دعوت دی کہ جمعہ ان کی مسجد میں پڑھائیں اور لوگوں کو جماعتی عقائد کے بارے میں بتائیں۔ چنانچہ ہمارے مبلغ اپنی تبلیغی ٹیم کو لے کر ان کے گاؤں پہنچے اور پڑھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے حوالے سے بات کی۔ بعد ازاں امام صاحب نے کھڑے ہو کر جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ کیونکہ یہ اپنے علاقے کے چیف امام تھے۔ ان کے اثر کے وجہ سے مزید دو دیہات کے لوگ بھی ان کے ساتھ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ یوں ایک دن میں تین دیہات میں احمدیت کا پودا لگا۔

خوابوں کے ذریعہ راہنمائی

چاڈ میں ہمارے معلم کہتے ہیں کہ وہ کافی عرصے سے اپنی بہن کو تبلیغ کر رہے تھے۔ جب بھی جماعت کا پیغام پہنچایا جاتا تو وہ یہ کہتی رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح راہ دکھا دے یا اللہ آپ لوگوں کو ہدایت دے دے۔ معلم صاحب کے اکثر خاندان والے جماعت کے مخالف ہیں۔ موصوفہ بیان کرتی ہے کہ چند دن پہلے میں دن کے وقت ذکر الٰہی میں مشغول تھی کہ میں نے کشفاً ایک بزرگ کو دیکھا اور ساتھ یہ آواز آئی کہ الامام حجۃ۔ جب میں اپنے بھائی کو گھر ملنے گئی تو اس کے موبائل میں میں نے تصویر دیکھی اور پوچھا یہ کون ہے۔ بھائی نے جواب دیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ میں نے بھائی کو بتایا کہ چند دن پہلے میں نے دن کے وقت کشفاً ان کو دیکھا تھا اور ساتھ یہ آواز بھی سنی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی کر دی ہے اس لیے میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتی ہوں۔

شمالی کیمرون کا ایک شہر ہے مروا۔ صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہاں معلم ابو بکر صاحب بچوں کو قرآن شریف اور دینی معلومات پڑھاتے تھے اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام بھی یاد کرواتے تھے۔ ایک غیر احمدی بچے نے بھی یہ نام یاد کر لیے۔ ایک دن وہ بچہ اپنے گھر میں زور زور سے خلفائے احمدیت کے نام پڑھنے لگا۔ اس کے والد عثمان محمد صاحب نے جب اس کو میرا نام دہراتے سنا تو چونک گئے اور پوچھا کہ یہ کیا پڑھ رہے ہو۔ بچے نے کہا کہ ہمیں مسجد میں یہ نام سکھائے گئے ہیں۔ بچے کے والد ہمارے صدر صاحب کے پاس گئے اور اس نام کے بارے میں پوچھا صدر نے بتایا کہ معلم صاحب بچوں کو دینی معلومات پڑھاتے ہیں اور ہم احمدی ہیں اور ہمارے موجودہ امام مرزا مسرور احمد صاحب ہیں۔ اس پر عثمان صاحب نے بتایا کہ مجھے خواب میں یہ نام مسرور احمد سنایا گیا تھا۔ مجھے آواز آئی کہ مسرور احمد کی اطاعت کرو اور ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ میں بہت حیران ہوا کہ یہ کون ہے۔ آج جب میں نے اپنے بچے سے یہ نام سنا تو میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس کے بعد عثمان صاحب نے معلم ابوبکر سے رابطہ رکھا، سوال و جواب ہوئے، کتب کا بھی مطالعہ کیا اور مطمئن ہونے کے بعد بیعت کر لی۔

احمدیوں کے اچھے نمونے سے تبلیغ

مایوٹ آئی لینڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک خاتون ایک عرصے سے زیرِ تبلیغ تھیں مگر قبول احمدیت سے ہچکچاہٹ کا شکار تھیں۔ ہمارے ممبران صبر اور اخلاص کے ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے تھے۔ ہم نے انہیں اپنے ایک اجتماع میں شرکت کی دعوت دی تو پہلے انہوں نے دعوت قبول نہ کی تاہم بعد میں اجتماع میں شامل ہوئیں۔ اجتماع میں بھائی چارے کی فضا، جماعت کی محبت بھری اپنائیت اور مقررین کی تقاریر سے نہایت متاثر ہوئیں۔ اگلے ہی دن انہوں نے ہم سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے اسلام احمدیت میں شامل ہو گئیں۔

مخالفین کی قبول احمدیت

کانگو کنشاسا سے لوکل مشنری کہتے ہیں کہ ایک سنی امام نے انہیں ٹیلی فون کیا کہ ریڈیو پر آپ کے مسیح کی آمد کے حوالے سے گفتگو سنی جس میں آپ نے مرزا غلام احمدؑ کو اس زمانے کے مسیح کے طور پر پیش کیا اور اس بات نے میرے دل میں بے چینی کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ میں اس وقت بیمار ہوں، آپ میرے پاس آئیں ایسا نہ ہو کہ میں شکوک وشبہات کے ساتھ ہی وفات پا جاؤں۔ لوکل مشنری صاحب ان کے پاس گئے گفتگو ہوئی تو موصوف نے جماعت کا پیغام قبول کر لیا اور اظہار کیا کہ آج سے وہ اس پیغام کو اپنے مقتدیوں میں بھی پھیلائیں گے۔ اور مزید کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس مخالفت کی معافی چاہتا ہوں جو اس سے قبل حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بارے میں کرتا رہا۔

احمدیوں کا حسن سلوک

صدر جماعت زمبابوے لکھتے ہیں یہاں ایک دوست نے بیعت کی۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل وہ منشیات کا استعمال کرتے تھے۔ ان حالات میں بھی منشیات لینے کے باوجود ہمارے دو ممبران ان سے رابطہ میں تھے اور ان کو جماعت کے پروگرام میں مدعو کرتے تھے اور کبھی نماز جمعہ کے لیے لاتے تھے۔ بیعت کرنے کے بعد اس نے کہا کہ مجھے جس چیز نے احمدی بنایا ہے وہ احمدیوں کا حسنِ سلوک ہے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی

سینٹرل افریقہ سے ایک نومبائع ہیں، کہتے ہیں میں اپنے دوست کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جارہا تھا کہ ایک مسجد کے پاس سے گزر رہا تو میں نے اپنے دوست سے کہا کہ یہی قریبی مسجد ہے ہم گزر رہے ہیں یہاں جمعہ ادا کر لیتے ہیں میرا دوست کہنے لگا کہ نہیں یہ احمدیوں کی مسجد ہے ان کا اسلام اور ہے جبکہ ہمارا اور۔ لیکن میرے دل میں اس کی بات کھٹکی اور تجسّس پیدا ہو گیا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ مختلف اسلام کیسے؟ چنانچہ اگلا جمعہ کہتے ہیں میں نے احمدیوں کی مسجد میں ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ مسجد داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی اذان ہے وہی نماز ہے اور مزید یہ ہے کہ یہاں خطبہ بھی سہل انداز میں تھا لہٰذا میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا اور اللہ کے فضل سے بڑے باقاعدہ نمازی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس پڑھتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں: باز آجاؤ اور اس قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنے مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے ہو اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے ہو اور ہم بڑھتے جاتے ہیں اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلے میں تمہارا انجام ایسا ہوتا۔

آپؑ فرماتے ہیں: اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے تم خدا سے مت لڑو تم اس کو نابود نہیں کر سکتے اس کا ہمیشہ بول بالا ہے اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلے کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لیے پیدا ہوا اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔

خدا کرے کہ دنیا اور خاص طور پر مسلمان دنیا اس پیغام کو سمجھے اور اس ہاتھ پر اکٹھا ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مسلمانوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے کے لیے بھیجا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کے لیے بھیجا ہے حقیقی غلامی میں لانے کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

☆...☆...☆

بقیہ: تیسرے روز معرکہ آرا اختتامی خطاب کا خلاصہ ......از صفحہ نمبر ۱

سورۃ النور کی آیات ۵۲ تا ۵۷؍ کی تلاوت اور تفسیر صغیر سے اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت ملی۔ اس کے بعد حضور انور کی اجازت سے محترم امیر صاحب یوکے نے جلسہ سالانہ کی مناسبت سے

شاہ چارلس سوم کا خصوصی پیغام

پڑھ کر سنایا۔ شاہ چارلس سوم کے پیغام کا خلاصہ درج ذیل ہے:

بادشاہ نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے اپنے جلسہ سالانہ کے حوالے سے انہیں خط لکھا۔ یہ اجتماع ۲۴ سے ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء تک حدیقۃ المہدی، اوکلینڈز فارم، آلٹن میں منعقد ہو رہا ہے۔

بادشاہ آپ کے اس جذبے کو بہت سراہتے ہیں کہ آپ نے انہیں یہ خط لکھنے کی زحمت کی۔ میں آپ کو یہ بتا سکتا ہوں کہ بادشاہ کو یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اس سال جلسہ سالانہ کو ساٹھ سال مکمل ہو رہے ہیں، جس میں آپ کی جماعت کے افراد دنیا بھر سے ایک جگہ اکٹھا ہوتے ہیں۔

بادشاہ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جلسہ میں شریک ہونے والے تمام افراد تک ان کی جانب سے نیک تمنائیں اور دلی دعائیں پہنچا دیں۔

(یہ پیغام شاہی مراسلات کے سربراہ کی طرف سے موصول ہوا ہے)

اس کے بعد فرج عودہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا:

بِكَ الْحَوْلُ يَا قَيُّوْمُ يَا مَنْبَعَ الْهُدٰى
فَوَفِّقْ لِي أَنْ أُثْنِيْ عَلَيْهِ وَأَحْمَدَا

ان اشعار کا اردو ترجمہ مکرم میر انجم پرویز صاحب (مربی سلسلہ) نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

تعلیمی اعزازات کا اعلان

اس کے بعد مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم جماعت احمدیہ یوکے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کے نام پڑھ کر سنائے۔ محترم سیکرٹری صاحب تعلیم نے کہا کہ ۲۳۹؍ درخواستیں موصول ہوئیں۔ ۹۹؍ لجنہ کے لیے منظور ہوئیں اور ۶۰؍ مردوں کے ایوارڈ کے لیے معیاری قرار پائیں۔

جی سی ایس سی

ہاشم خان، افروز عطاء الہادی سدھو، نوید رحمان، ہاشم محمود، لمعات احمد مرزا، محمد ارحم، فارس احمد نسیم، عاطف خان، ارحم احمد مرزا، زیان نواز، وارث احمد، صہیب ملک، روحان مرزا، عابس ظفر، احمد جلیس، کرشن جبران ادریس، نبراس احمد سعادت، ازلان عاصم سلیم، شایان سید جواد، ناصر احمد عودہ۔

اے لیول

نفیس عدنان، عطاؤل خان، یاسر مرزا، سدید امین انجم، اذان سید شاہ، دانیال احمد علوی، کاشف معاذ خان، عمیر شیروانی، مسرور لطیف، جمشید ججہ، فارس ملک، ظافر احمد، صباحت امان احمد، حسن رحمان۔

ڈگریز اور پوسٹ گریجوایٹ

ابرار احمد، راجہ شہران احمد، زمریز علی شہزاد احمد، بلال احمد خان، سمیر احمد قریشی، عامر قمر الدین عباسی، عریس سعید، صبیح عبدل، رامش شہباز، ڈاکٹر عرفان جلیس محمد، سدید احمد عابد، دانیال احمد Plahay، جبران احمد راجہ، محمد مسعود، سجیل احمد، اسامہ مظفر، ابراہیم Kwaku Oppong، حاشر احمد رانا، زید احمد آصف، جلیس احمد، ڈاکٹر علی شہاب، ڈاکٹر آغا اسامہ حسن، ڈاکٹر عاقب احمد، ڈاکٹر فضل الرحمٰن۔

بیرون ملک طلبہ

ڈاکٹر سلمان مصطفیٰ اور طبیب اللہ۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب یوکے نے

احمدیہ مسلم انعام برائے امن

کا اعلان فرمایا۔ ۲۰۲۶ء کے لیے تھائی لینڈ کے Sampop Jantraka اس انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔ انہیں یہ انعام شمالی تھائی لینڈ میں انسانی اسمگلنگ کے خطرات سے دوچار بچوں، خصوصاً بے وطن قبائلی بچیوں کے تحفظ کے لیے کاوشوں

قصیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

بِكَ الْحَوْلُ يَا قَيُّوْمُ يَا مَنْبَعَ الْهُدٰى — فَوَفِّقْ لِي أَنْ أُثْنِيْ عَلَيْهِ وَأَحْمَدَا

اے قیوم! اے سرچشمۂ ہدایت! تجھ ہی سے طاقت ملتی ہے۔
پس مجھے توفیق دے کہ میں تیری ثنا کروں اور حمد کروں۔

تَتُوْبُ عَلٰى عَبْدٍ يَّتُوْبُ تَنَدُّمًا — وَتُنْجِيْ غَرِيْقًا فِي الضَّلَالَةِ مُفْسِدَا

تو رجوع برحمت ہوتا ہے اس بندے پر جو ندامت سے توبہ کرے اور
تو ہی مفسد کو جو ضلالت میں غرق ہو، نجات دیتا ہے۔

كَبِيْرُ الْمَعَاصِيْ عِنْدَ عَفْوِكَ تَافِهٌ — فَمَا لَكَ فِيْ عَبْدٍ أَلَمَّ تَرَدُّدَا

تیرے عفو کے سامنے بڑے سے بڑا گناہ بھی ایک معمولی بات ہے۔
پس تیرا کیا سلوک ہوگا اس بندے سے جس نے حالتِ تردّد میں چھوٹا گناہ کیا۔

تُحِيْطُ بِكُنْهِ الْكَائِنَاتِ وَسِرِّهَا — وَتَعْلَمُ مِنْهَاجَ السِّوٰى وَمُحَرَّدَا

تو نے کائنات کی حقیقت اور اس کے بھید کا (علم سے) احاطہ کر رکھا ہے اور
تو سیدھے اور ٹیڑھے راستے کو جانتا ہے۔

وَنَحْنُ عِبَادُكَ يَا إِلٰهِيْ وَمَلْجَأِيْ — نَخِرُّ أَمَامَكَ خَشْيَةً وَّتَعَبُّدَا

اے میرے معبود اور اے میری پناہ! ہم تیرے بندے ہیں۔
ہم تیرے آگے خشیت اور عبودیت سے سجدے میں گرتے ہیں۔

فَسُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا — وَجَعَلَ كَشَيْءٍ وَّاحِدٍ مُّتَبَدِّدَا

پاک ہے وہ ذات جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور منتشر (ذرّات) کو ایک شے کی طرح بنا ڈالا۔

غَيُوْرٌ يُّبِيْدُ الْمُجْرِمِيْنَ بِسُخْطِهٖ — غَفُوْرٌ يُّنَجِّي التَّائِبِيْنَ مِنَ الرَّدٰى

وہ غیرت مند ہے، مجرموں کو وہ اپنے غضب سے ہلاک کر دیتا ہے، وہ غفور ہے
توبہ کرنے والوں کو ہلاکت سے نجات دیتا ہے۔

فَلَا تَأْمَنَنْ مِنْ سُخْطِهٖ عِنْدَ رُحْمِهٖ — وَلَا تَيْئَسَنَّ مِنْ رُّحْمِهٖ إِنْ تَشَدَّدَا

اس کی رحمت کے وقت اس کے غضب سے بے خوف نہ ہو
اور نہ کبھی اس کے رحم سے ناامید ہونا اگر وہ سختی کرے۔

وَحِيْدٌ فَرِيْدٌ لَا شَرِيْكَ لِذَاتِهٖ — قَوِيٌّ عَلِيٌّ فِي الْكَمَالِ تَوَحَّدَا

وہ واحد و یگانہ ہے، اس کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔ وہ طاقتور ہے، برتر ہے، کمال میں یکتا ہے۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۸۹ تا ۹۵)



کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے۔

چار بج کر سینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرما کر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں اِس زمانے میں پیدا کیا ہے جب آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق مسیح و مہدیؑ کو اسلام کی تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لیے بھیجا۔ اس آنے والے مسیح و مہدیؑ نے اپنی بھرپور کوشش سے ایک ایسی جماعت تیار کرنی تھی جس کا ہر فرد کامل مؤحد اور شرک کے خاتمے کے لیے نہ صرف اپنی ذات میں کوشش کرے بلکہ دنیا کو بھی خدائے واحد کے جھنڈے تلے لانے کے لیے کوشاں رہے۔

پس حضرت مسیح موعودؑ نے اس مقصد کے لیے ایک پاک جماعت کا قیام فرمایا اور بعض شرائط پر جن کی تعداد دس ہے، اپنے ماننے والوں سے بیعت لی۔ یہی بیعت کے الفاظ ہم جماعت میں داخل ہوتے ہوئے دہراتے ہیں۔

آپؑ نے جو بیعت لی وہ ان باتوں پر لی کہ جب تک مَیں قبر میں داخل نہ ہو جاؤں شرک کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔ جھوٹ، زنا، بدنظری، فسق و فجور، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت سے بچوں گا۔ نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوں گا۔ روحانیت میں ترقی کے لیے پنجوقتہ نمازوں کا ہی پابند نہیں رہوں گا بلکہ نمازِ تہجد بھی ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ نبی کریم ﷺ پر درود بھی بھیجوں گا، روزانہ اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکھوں گا، اس کی حمد کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً نفسانی جوشوں سے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ بدرسومات، ہوا و حوس سے باز رہوں گا۔ تکبر سے بچوں گا، عاجزی، خوش خلقی، حلیمی اور مسکینی اختیار کروں گا اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان، مال، عزت اور اپنی اولاد سے زیادہ عزیز سمجھوں گا۔ حضرت مسیح موعودؑ جو بھی فیصلہ کریں گے اس کو دل سے مانوں گا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

یہاں خلافت کی بھی کامل اطاعت ہے کیونکہ خلافت بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کے کاموں کو ہی آگے بڑھانے کے لیے ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مضمون مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اور یہ کتابی صورت میں شائع بھی ہو چکے ہیں لیکن اس مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر آج مَیں پھر اس حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔

پہلی شرطِ بیعت میں شرک سے مجتنب رہنے کا ذکر ہے۔

اس حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ وہ خدا کے لیے ہو جائے… گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں… لیکن عظیم الشان گناہ… شرک ہے۔ جوں جوں بدقسمت انسان اس (شرک) میں مبتلا ہوتا ہے اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دُور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ گرتے گرتے ایک سِفلی جگہ پر جا گرتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی مصیبتوں اور دکھوں کا گھر ہے جسے جہنم بھی کہتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ بھی جب بیعت لیا کرتے تو شرک سے بکلّی بچنے پر بیعت لیتے۔ پس ہمیں ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو ہمیں ہمارے عہدِ بیعت سے ہٹانے والی ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو، نہ سورج نہ چاند، نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا، نہ آگ، نہ پانی، نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ان پر ایسا بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

شرک کی نفی میں سورۃ الاخلاص کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ چھوٹی سی سورت ہے اور اس نے بڑی لطافت سے ہر قسم کے شرک سے انسان کو دُور کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی کو منزّہ کر دیا ہے۔

جب آنحضرت ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو سورج کو گرہن لگا، لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں، یہ دونوں کسی کی زندگی یا موت کی وجہ سے نہیں گہناتے۔

ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ

شرک تین قسم کے ہیں اوّل یہ کہ عام طور پر بت پرستی ہو۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جائے۔ تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھنا۔

مادی ترقی کے زمانے میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔

فرمایا لا الٰہ الا اللہ یہ توحید کا کلمہ ہے اس کے معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت اور سچی فرمانبرادی کے لائق نہیں۔ آنحضرت ﷺ اُن ہدایات کو خدا سے پا کر مخلوق کو پہنچانے والے ہیں اور جو کچھ اُدھر سے آتا ہے وہ اسی راہ سے آتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہر کام کرتے ہوئے، ہر لفظ بولتے ہوئے ہمیں ہمیشہ یہ خیال رہے کہ یہ لفظ ہمیں خدا سے دُور لے جانے والا اور شیطان کے قریب کرنے والا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے کہ وہ آپؑ کو فتوحات دے گا اور ضرور دے گا، مگر ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہم نے ان فتوحات کا حصّہ بننا ہے تو ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے والے بنیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

اے احمدی قوم! خدا ہمارا رشتہ دار نہیں ہے۔ شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تا خدا تمہارا نگہبان ہو جائے۔ دیکھو! خدا نے نوحؑ کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی۔ بلکہ ایسا کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو جاؤ۔

حضرت لقمانؑ نے بھی اپنے بیٹے کو شرکِ خفی سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ حضورِ انور نے مسلمانوں کی عملی حالت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ تو پڑھتے ہیں مگر شرک کی مختلف حالتوں میں گرفتار ہیں۔

شرک کی ایک قسم جھوٹ کا استعمال ہے۔

آج لوگ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ کے بنا گزارہ نہیں۔ حضورِ انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے مقدمہ ڈاک خانہ کا حوالہ دیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سچ بول کر بچنا ممکن نہیں مگر مَیں نے سچ بولا اور مجھے خدا نے بچایا۔

حضورِ انور نے فرمایا آج کل بہت سے معاملے آتے ہیں جہاں جھوٹ بولا گیا ہوتا ہے، ہمیں اس سے بچنا ہو گا۔ اگر دیکھا جائے تو جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ مگر آج کل دنیا کے سیاسی حالات بتا رہے ہیں کہ کس کس طرح جھوٹ بولا جاتا ہے، ملکوں کے ملک اکٹھے ہو کر دوسرے کے خلاف جھوٹ پر بنیاد رکھ کر چڑھائی کرتے ہیں۔ پس

آج اگر ہم نے اپنی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور دنیا میں انقلاب لانا ہے تو احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ جھوٹ کے خلاف جہاد کریں۔

پھر ایک برائی بدنظری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر میری بیعت کی ہے تو کسی کو غلط نظر سے نہ دیکھو۔ بدنظری نہ کرو۔ قرآن کریم عیسائیوں کی تعلیم کی طرح یہ نہیں کہتا کہ بدنظر سے عورت کو نہ دیکھو بلکہ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ نہ تو شہوت کی نظر سے اور نہ ہی بغیر شہوت کی نظر سے بیگانہ عورت کے منہ پر نظر ڈال اور نہ اُن کی ایسی باتیں جو نرم مزاجی کی باتیں ہوں، جو خیالات کو غلط طرف لے جانے والی باتیں ہوں، ایسی باتیں سنو۔ تب ہی تم ٹھوکر سے بچ سکو گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل کے معاشرے میں یہی برائیاں ہیں جس کی وجہ سے بہت سارے لوگ برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور گھر بھی ٹوٹتے ہیں۔ آج کل تو ترقی یافتہ ممالک میں پڑھی لکھی عورتوں میں بھی یہ شعور پیدا ہو گیا ہے اور وہ بھی شور مچا رہی ہیں کہ ہماری عزتوں کی حفاظت کے لیے کوئی قانون بننا چاہیے۔ پس! احمدیوں کا فرض ہے کہ ان برائیوں کے خلاف جہاد کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ پاک دامن رہنے کے لیے پانچ باتیں ہیں۔

نمبر ایک: اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچاؤ۔ نمبر دو: کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچاؤ۔ نامحرموں کے قصّے نہ سنو۔ ایسی تمام تقریبات اور مواقع جہاں بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ پانچویں بات نوجوانوں کے لیے یہ ہے کہ اگر نکاح اور شادی میں کوئی دقّت ہے تو روزہ رکھیں۔

پھر

ایک برائی فساد اور فسق و فجور ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں جہاں تم ایسی مجالس دیکھو جہاں فسق و فجور ہو وہاں سے اٹھ جایا کرو۔

حکومت کے خلاف جو بغاوت ہو اس سے بھی آپؑ نے منع فرمایا۔

ظلم سے بچنے کی تلقین بھی فرمائی۔

پھر

حضرت مسیح موعودؑ نے فرائض نمازوں کے علاوہ تہجد اور نوافل کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے نزدیک ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔

اسی طرح

آپؑ نے تسبیح و تحمید کی تلقین بھی فرمائی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ہر اہم کام جس کو حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

اسی طرح

شکر کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

درود شریف کو آپ اپنی زندگیوں کا حصّہ بنالیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔

اسی طرح

توبہ و استغفار کی طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو توبہ و استغفار کو لازم کرے گا اللہ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور ہر غم سے کشائش دے گا اور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اُس کو گمان بھی نہیں ہو گا۔

خلق اللہ سے حسنِ سلوک بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دیکھو! وہ جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کریں اور کمزوروں اور غریبوں کو حقارت اور نفرت سے دیکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ چند باتیں ہیں جو مَیں نے بیان کی ہیں۔

اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے، بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے ان شرائطِ بیعت پر مکمل عمل کریں تو ہم نہ صرف اپنے اندر پاک معاشرہ پیدا کرنے والے ہوں گے بلکہ اسلام کے حقیقی پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے، مسلمانوں اور غیر مسلموں بلکہ دہریوں اور اسلام مخالف لوگوں میں بھی ایسی تعلیم پھیلانے والے ہوں گے جو بہر حال ایک دن انہیں سوچنے پر مجبور کرے گی کہ احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں خدا کی حکومت قائم کرنے کے ساتھ اعلیٰ اخلاقی قدریں بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

آج کل دجالی طاقتیں اپنی پوری کوشش کر رہی ہیں کہ دنیا سے خدا کے نام کو مٹایا جائے، دنیا میں فساد پیدا کیا جائے۔ ایسے میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حقِ بیعت ادا کرتے ہوئے، جہاد کرتے ہوئے، خدا سے اس کا فضل مانگتے ہوئے، ان کی دجالی چالوں کو ناکام کرتے ہوئے اپنی پوری کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعاؤں میں ساری دنیا کی امن و سلامتی اور مسلمانوں کی بقا اور سلامتی کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے اور امن و سلامتی پھیلانے میں اپنا کردار ادا کرنے والا بن جائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت حاضری کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۱؍ہزار ۱۸۱؍ لوگ ہیں جو جلسہ پر حاضر ہو کر جلسہ سن رہے ہیں۔

جلسہ میں ۱۱۷؍ ممالک کی شمولیت ہے۔

بعد ازاں مختلف گروپس نے مختلف زبانوں میں ترانے پڑھے۔

☆...☆...☆

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دِکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دِکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے!!
لو تمہیں طَور تسلی کا بتایا ہم نے

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے دوسرے اجلاس کی روداد

جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم ومحترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر نے سرانجام دیے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ مرفود احمد صاحب نے سورۃ النساء کی آیات ۵۸تا۶۰ر کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کیا۔ مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

اِسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اَے سونے والو جاگو! شمس الضحیٰ یہی ہے

سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

عالمی امن کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں



مکرم مروان سرور گل صاحب

(صدر ومشنری انچارج۔ جماعت احمدیہ ارجنٹائن)

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مروان سرور گل صاحب صدر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ ارجنٹائن نے ’’عالمی امن کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں‘‘ کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں کہا کہ خاکسار جو بھی نکات بیان کرے گا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف خطابات سے اخذ کیے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ حقیقی اور دیرپا عالمی امن صرف انصاف اور توحیدِ الٰہی کے قیام سے ہی ممکن ہے۔ موجودہ دنیا جنگوں، ظلم، خودغرضی اور طاقتور ممالک کی بالادستی کی وجہ سے تیسری جنگِ عظیم کے خطرے سے دوچار ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بنیادی وجہ عدمِ انصاف بتایا ہے۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد لیگ آف نیشنز اور دوسری جنگِ عظیم کے بعد اقوامِ متحدہ قائم کی گئیں، مگر دونوں اس لیے ناکام رہیں کہ ان کی بنیاد مساوات کی بجائے ناانصافی پر تھی، خصوصاً اقوامِ متحدہ میں ویٹو پاور نے چند ممالک کو دوسروں پر فوقیت دے دی۔ آج خود عالمی راہنما بھی تسلیم کر رہے ہیں کہ بین الاقوامی قوانین سب پر یکساں لاگو نہیں ہوتے۔ نئی تنظیمیں بنانے کی تجاویز تو دی جا رہی ہیں مگر اصل مسئلہ یعنی انصاف کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو عالمی امن کی ضمانت دیتا ہے۔ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے امن، عدل اور رحمت کا سرچشمہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ ’’السلام‘‘ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اور خانہ کعبہ کو امن کا عالمی مرکز بنایا گیا تا کہ انسان امن کا سبق سیکھیں۔

خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی، کسی گورے کو کالے اور کسی قوم کو دوسری قوم پر کوئی فضیلت نہیں۔ سب انسان برابر ہیں اور سب کو یکساں حقوق ملنے چاہئیں۔ یہی بین الاقوامی امن کی بنیاد ہے۔

اسلام کے مطابق عدل اور امن لازم وملزوم ہیں۔ قرآن حکم دیتا ہے کہ اگر اپنوں، والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو انصاف کا ساتھ دو حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف کیا جائے اور دشمنی کبھی ناانصافی کا سبب نہ بنے۔

اسلام جنگ کے بھی اعلیٰ اخلاق سکھاتا ہے۔ صرف دفاع کی اجازت دیتا ہے، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور بے گناہوں کو نقصان پہنچانے سے منع کرتا ہے اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے۔

اسلام یہ بھی سکھاتا ہے کہ اگر دو فریق لڑ پڑیں تو پہلے صلح کرائی جائے، اور اگر ایک فریق ظلم کرے تو اسے روکا جائے، لیکن جب وہ صلح پر آمادہ ہو جائے تو انصاف کے ساتھ صلح کرا دی جائے۔ ایسی ذلت آمیز شرائط ہرگز نہ لگائی جائیں جو آئندہ جنگوں کا سبب بنیں۔ Treaty of Versailles کی ناانصاف شرائط کو دوسری جنگِ عظیم کی ایک بڑی وجہ قرار دیا گیا۔

اسلام انتقام کی بجائے عفو و درگزر کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کی عظیم مثال فتح مکہ ہے، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید ظلم کرنے والے دشمنوں کو بھی لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ کہہ کر معاف کر دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے دنیا میں اعلیٰ ترین اخلاقی نمونہ قرار دیا۔

آخر پر مقرر نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پیش کیا کہ آج دنیا ظلم کی انتہاؤں کو پہنچ چکی ہے، اس لیے جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا تک امن، انصاف اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچائے، اپنے عمل سے انصاف قائم کرے، دعاؤں پر زور دے اور انسانیت کو تباہی سے بچانے کی کوشش کرے۔

☆...☆...☆

خدا کی تلاش میں عاجزی کی اہمیت



مکرم ایاز محمود خان صاحب

(مربی سلسلہ۔ ایڈیشنل وکالت تصنیف)

اس اجلاس کی دوسری تقریر ’’خدا کی تلاش میں عاجزی کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر تھی جو مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ ایڈیشنل وکالت تصنیف یوکے نے کی۔

آپ نے بتایا کہ عاجزی صرف ایک اخلاقی خوبی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے، عبادت کو قبول کروانے، انسانی تعلقات کو مضبوط بنانے اور معاشرے میں امن ومحبت قائم کرنے کی بنیادی شرط ہے۔

آپ نے تقریر کا آغاز قرآن کریم کی اس آیت سے کیا: وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا۔ یعنی عباد الرحمٰن کی پہلی صفت یہ ہے کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی کرتے ہیں تو وہ سلامتی اور خیر کی بات کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے محبوب بندوں کی پہچان نہ صرف ان کی عبادت بلکہ ان کی نرم مزاجی، تحمل اور عاجزی بھی ہے۔

فاضل مقرر نے بیج کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ایک معمولی سا بیج زمین میں دفن ہو کر اپنی اَنا کو مٹا دیتا ہے، پھر وہ ایک تناور درخت بنتا ہے اور دوسروں کے لیے سایہ اور پھل کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی طرح انسان بھی اس وقت تک روحانی ترقی حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنی اَنا اور تکبر کو دفن نہ کر دے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا:

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

اس کے بعد بتایا کہ عبادت کی اصل روح عاجزی ہے۔ نماز کی ہر حالت انسان کو انکساری سکھاتی ہے، سجدہ اس کا اعلیٰ ترین اظہار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص دن میں کئی مرتبہ اللہ کے حضور سجدہ کرتا ہے تو اسے دوسروں پر برتری جتانے یا انہیں حقیر سمجھنے کا کوئی حق نہیں۔ افسوس کہ لوگ حسب ونسب، دولت، علم، اولاد اور عہدے پر فخر کرتے ہیں، حالانکہ حقیقی عبادت انسان کے دل سے غرور ختم کر دیتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی عاجزی کا کامل نمونہ تھی۔ باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے سردار تھے، پھر بھی آپؐ نہایت کثرت سے عبادت، استغفار اور دعا کیا کرتے تھے اور ہر کامیابی کو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کوئی شخص اپنے اعمال کے بل پر داخل نہیں ہوگا بلکہ صرف اللہ کے فضل سے داخل ہوگا، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں بھی یہی فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنا انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ عاجزی اختیار کرتا ہے۔

ازاں بعد مقرر نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی: ’’خدا کو تیری عاجزانہ راہیں پسند آئیں‘‘۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہونے والا سب سے قیمتی نذرانہ عاجزی ہے۔ انسان حقیقت میں کمزور اور محتاج ہے، اس لیے اسے ہمیشہ فروتنی اختیار کرنی چاہیے۔

پھر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی عاجزی کی بعض مثالیں پیش کیں۔ ایک مرتبہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ آرام کر رہے تھے تو حضرت مسیح موعودؑ خود چارپائی کے نیچے زمین پر لیٹ گئے تا کہ شور مچانے والے بچوں کو خاموش رکھ سکیں اور مولوی صاحبؓ کی نیند خراب نہ ہو۔ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی عظمت خدمت اور انکسار میں ہے، نہ کہ عزت و جاہ کے اظہار میں۔

اس کے بعد تقریر میں عاجزی کی بہترین مثال پر مبنی ایک واقعہ بیان کیا گیا۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف ہوگیا۔ امام حسینؓ نے سخت الفاظ کہے، مگر امام حسنؓ خاموش رہے۔ اگلے دن امام حسنؓ خود اپنے چھوٹے بھائی سے معافی مانگنے کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک صحابیؓ نے حیرت سے پوچھا کہ قصور تو امام حسینؓ کا تھا، پھر آپ کیوں معافی مانگنے جا رہے ہیں؟ امام حسنؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں ناراض ہوں تو جو شخص سب سے پہلے صلح کی پہل کرے گا، وہ دوسرے سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں اس عظیم اجر سے محروم رہ جاؤں۔

پھر مقرر نے تبلیغ میں عاجزی کے کردار کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ لوگوں کے دل دلائل سے زیادہ محبت، حسنِ سلوک اور عاجزی سے جیتے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مخالفین کے ساتھ بھی انتہائی فروتنی سے پیش آتے تھے۔ ایک موقع پر جب دور دراز سے آنے والے بعض غیر احمدی مہمانوں کی مناسب خدمت نہ ہو سکی تو آپؑ خود پیدل کئی میل چل کر ان کے پاس گئے، معذرت کی اور انہیں واپس لائے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اخلاق اور عاجزی تبلیغ کا سب سے مؤثر ذریعہ ہیں۔

اسی طرح مربی صاحب نے بتایا کہ گھریلو سکون کا راز بھی عاجزی میں پوشیدہ ہے۔ آج اکثر معمولی اختلافات طلاق کا سبب بن جاتے ہیں، لیکن اگر میاں بیوی ایک دوسرے کی کمزوریوں کو برداشت کریں اور اپنی اَنا کو قابو میں رکھیں تو گھریلو زندگی خوشگوار بن سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا نمونہ یہ تھا کہ بیماری اور تکلیف کے باوجود کبھی گھر والوں کو سختی سے کچھ نہ کہتے اور اگر کھانا تیار نہ ہوتا تو خاموشی اختیار فرماتے۔

انسانیت کی خدمت بھی عاجزی کا اہم پہلو ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ گھنٹوں بیمار عورتوں اور بچوں کو دوائیں دیتے اور اسے دینی خدمت قرار دیتے تھے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ شفقت، برداشت اور خیر خواہی اختیار کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبول فرمائے۔ حقیقی انسان وہ ہے جو کمزور

اور محتاج لوگوں کے ساتھ بھی عزت اور محبت سے پیش آئے۔

غصے پر قابو پانے کے لیے بھی عاجزی ضروری ہے۔ حضرت علیؓ کا مشہور واقعہ بیان کیا کہ جب آپؓ نے جنگ میں دشمن کو زیر کیا تو اس نے آپؓ کے چہرے پر تھوک دیا تو آپؓ نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ اب اللہ کی رضا کی جگہ ذاتی غصہ شامل ہوگیا تھا۔ اس بے مثال ضبطِ نفس نے دشمن کے دل کو بدل دیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔

پھر مربی صاحب نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔“ حضرت عمرؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ رات کے وقت ایک ماں اور اس کے بچوں کو بھوکا دیکھ کر آپؓ نے خود بیت المال سے آٹا اٹھایا، کھانا پکایا اور بچوں کو کھلایا، حالانکہ وہ خلیفۂ وقت تھے۔ انہوں نے نہ اپنی پہچان ظاہر کی اور نہ تعریف کی خواہش رکھی۔

قبولیتِ دعا کے لیے بھی عاجزی لازمی ہے۔ ایک بزرگ تیس سال تک یہ سننے کے باوجود کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے رہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام دعائیں قبول فرمالیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا میں صبر، عاجزی اور مستقل مزاجی ضروری ہے۔ نہ یہ کہ شکوہ اور بے صبری کا اظہار کیا جائے۔

آخر میں مقرر نے بیعت اور خلافت کے ساتھ تعلق پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بیعت کا اصل مفہوم اپنی اَنا کو ختم کر کے کامل اطاعت اختیار کرنا ہے۔ جو لوگ عاجزی کے ساتھ خلافت سے وابستہ رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی عاجزی، دعائیں اور جماعت کی راہنمائی کے لیے مسلسل کوششیں ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ اگر ہر احمدی اپنی اصلاح کرے، دوسروں کی بجائے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھے اور عاجزی اختیار کرے تو پوری جماعت روحانی ترقی حاصل کرسکتی ہے۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ نقل کیے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک بیج کی طرح زمین میں بویا ہے، جو اس کے فضل سے ایک عظیم درخت بنے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس بیج کی طرح ہمیشہ عاجزی اختیار کی جائے، کیونکہ حقیقی کامیابی، اللہ تعالیٰ کا قرب اور دنیا و آخرت کی بھلائی اسی عاجزی اور فروتنی میں پوشیدہ ہے۔

☆…☆…☆

اس تقریر کے بعد مکرم عصام بھٹی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہوجاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہوجاؤ

سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عطاء المومن زاہد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) نے ”امام الزمان اور محبت الٰہی“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ محبت ایک حقیقی اور زندہ قوت ہے جو انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ محبت کی حقیقت یہ ہے کہ دل کسی محبوب کو پسند کرے، اس کے شمائل، اخلاق اور عادات پر فریفتہ ہو کر

امام الزمان اور محبت الٰہی



مکرم عطاالمومن زاہد صاحب

(استاذ جامعہ احمدیہ برطانیہ)

اسی کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اپنا وجود اس کی محبت میں گم کر دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے محبت کے لفظ کے استعمال کے متعلق ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ عام بول چال میں یہ لفظ انسانوں کے تعلقات کے لیے بھی مجازاً استعمال ہو جاتا ہے، مگر اپنے حقیقی اور کامل مفہوم میں محبت صرف خدا تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہے، کیونکہ کامل محبت عبادت اور پرستش کو چاہتی ہے، اور عبادت کا حق سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت ہی میں اپنی محبت کا چراغ روشن فرمایا۔ قرآنِ مجید میں مذکور ہے کہ خدا تعالیٰ نے بنی آدم سے سوال کیا: اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ، کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: بَلٰی شَھِدۡنَا، ہاں کیوں نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان فرمایا:

تو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑ کا نمک
اُس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

فاضل مقرر نے بتایا کہ چونکہ محبتِ الٰہی انسان کی فطرت کی گہری ترین صدا ہے، اس لیے خدا تعالیٰ کی ازلی سنت ہے کہ وہ ہر زمانے میں اس محبت کو زندہ کرنے اور اس کی آگ کو بھڑکانے کے لیے ایسے آسمانی وجود مبعوث فرماتا ہے جو امام الزمان کہلاتے ہیں۔ ان کی عبادتیں، قربانیاں، جینا اور مرنا خالصۃً خدا ہی کی خاطر ہوتا ہے۔ گویا ہر زمانے کا امام محض ایک معلم یا راہنما نہیں ہوتا بلکہ محبتِ الٰہی کا زندہ پیکر اور اپنے دور کے عاشقانِ خدا کا سرتاج ہوتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے کہا کہ انبیائے کرام کی پاکیزہ زندگیوں پر نظر ڈالیں تو ہر ایک میں محبتِ الٰہی ایک جداگانہ شان کے ساتھ جلوہ گر نظر آتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ربّ کے حکم پر وطن چھوڑا، بیوی اور شیر خوار بچے کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑا، اور اپنے لختِ جگر کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کی رضا کے سامنے سرِتسلیم خم کرتے ہوئے عرض کیا: یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے گناہ کے مقابل پر قید کی سختی قبول کرلی مگر اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو توڑنا گوارا نہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قربِ خداوندی کے شوق میں اپنی قوم سے آگے بڑھ کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: وَعَجِلۡتُ اِلَیۡکَ رَبِّ لِتَرۡضٰی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابتلا کے تلخ لمحہ میں بھی یہی عرض کیا کہ میری نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔

مگر جب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ محبتِ الٰہی کا اتم، اکمل اور سب سے روشن نمونہ کس پاک وجود میں ظاہر ہوا تو تمام نگاہیں اس آفتابِ نبوت کی طرف اٹھتی ہیں جس کا نامِ نامی سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ آنحضور ﷺ کی محبتِ الٰہی کا نور اعلانِ نبوت سے بہت پہلے ہی قلبِ اطہر میں روشن ہو چکا تھا۔ جب مکہ کی فضا شرک و بت پرستی سے آلودہ تھی، اُس وقت یہ پاک دل نوجوان خلوت و تنہائی میں اپنے ربّ کی طرف کھنچتا چلا جا رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے دل میں تنہائی کی محبت ڈال دی گئی اور آپ غارِ حرا میں خلوت اختیار فرمایا کرتے تھے۔ یہ تنہائی محض گوشہ نشینی نہ تھی بلکہ محبتِ الٰہی کی وہ باطنی کشش تھی جو آپؐ کو دنیا کے ہنگاموں سے الگ کر کے اپنے ربّ کے حضور لے جاتی تھی۔ اسی حقیقت کو قرآن کریم نے فرمایا: وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہاں ضال کے معنے گمراہ نہیں بلکہ عاشقِ وجہ اللہ کے ہیں، یعنی خدا نے تجھے اپنا عاشق پایا پس اپنی طرف کھینچ لایا۔

پھر مقرر نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد آپؐ کے عشقِ الٰہی کا عالم یہ تھا کہ یہ عشق آپؐ کی عبادات، مناجات اور شب بیداری میں مسلسل آبشار بن کر بہنے لگا۔ آپ ﷺ رات کو اتنا طویل قیام فرماتے کہ پاؤں مبارک سوج جاتے۔ رات کی تنہائیوں میں آپ ﷺ اپنے ربّ کے حضور جھک کر عرض کرتے: سُبۡحَانَکَ وَبِحَمۡدِكَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنۡتَ۔ دنیا کی حقیقت آپؐ کے نزدیک یہ تھی کہ فرمایا: مَا أَنَا وَالدُّنۡیَا، مجھے دنیا سے کیا تعلق؟ اُحد کے میدان میں زخموں سے چور ہونے کے باوجود جب کفار نے بت کا نعرہ بلند کیا تو فوراً فرمایا: اَللّٰہُ أَعۡلٰی وَأَجَلُّ۔ اور جب دنیا سے رخصت ہونے کا لمحہ آیا تو آخری پکار بھی یہی تھی: اَللّٰھُمَّ الرَّفِیۡقَ الۡاَعۡلٰی۔

پس خدا تعالیٰ نے قیامت تک کے طالبینِ محبتِ الٰہی کے لیے یہ اعلان فرما دیا: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی جو محبتِ الٰہی کا جام پینا چاہتا ہے اسے سب سے بڑے عاشقِ وجہ اللہ ﷺ کی اتباع اختیار کرنی ہو گی۔

اسی طرح مقرر نے بیان کیا کہ فیج اعوج کے تاریک دور میں جب عشقِ الٰہی کا چراغ دلوں میں مدھم پڑنے لگا تو خدائے رحمٰن نے احیائے دین کے لیے امامِ آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو کھڑا کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں محبتِ الٰہی کا آغاز نہایت کم عمری ہی سے ظاہر تھا۔ آپؑ دعا کے لیے فرمایا کرتے تھے: ”دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔“ لڑکپن ہی میں قرآنِ کریم سے ایک خاص عشق پیدا ہوگیا، کیونکہ یہ آپؑ کے محبوب خدا کا پاک صحیفہ تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

جوانی میں دنیوی رغبتوں کے باوجود آپؑ کی دنیا سے بے نیازی اور خدا تعالیٰ کی محبت میں استغراق کا یہ عالم تھا کہ آپؑ کے والد صاحب فرمایا کرتے تھے: ”اس نے سارے تعلقات چھوڑ دیے ہیں۔“ درحقیقت یہ وہی مقامِ عشق تھا جہاں انسان دنیا کی نگاہ میں مرجاتا ہے مگر خدا کے قرب میں حیاتِ حقیقی پالیتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

ع زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
ع جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات

پھر مربی صاحب نے آپؑ کی راتوں کی عبادات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپؑ عشاء کے بعد کچھ آرام فرماتے، پھر نصف شب کے بعد بیدار ہو کر نوافل ادا کرتے، اور مٹی کا دیا جلا کر قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول ہوجاتے، یہاں تک کہ فجر کی اذان ہوجاتی۔ آپؑ کا دل ہر لمحہ اپنے پیارے خدا کی یاد میں تڑپتا، پگھلتا اور اسی کی طرف جھکا رہتا تھا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آپؑ کے روح و تن کے ذرہ ذرہ میں محبوب ذاتِ باری تعالیٰ کا عشق موجزن تھا، اور آپؑ کو تڑپ تڑپ کر ”میرے پیارے اللہ! میرے پیارے اللہ!“ پکارتے سنا۔

ازاں بعد مربی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں محبتِ الٰہی کے نمایاں عنصر کا ذکر کیا اور بتایا کہ آپؑ جب خدا تعالیٰ کی محبت یا خدا کی طرف دعوت کا ذکر فرماتے ہیں تو بیان میں ایسا حسن، درد اور آسمانی کشش جلوہ گر ہوتی ہے کہ دل محبوبِ حقیقی کی طرف کھنچتا چلا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں: ”ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔“

آپؑ کا عشقِ الٰہی اردو، فارسی اور عربی نظم میں بھی نہایت لطیف رنگ میں ظاہر ہوا۔ کہیں فرماتے ہیں: ”مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے“، کہیں عرض کرتے ہیں: ”قربان تُست جانِ من اے یارِ محسنم“، اور کہیں محبوبِ حقیقی کو پکارتے ہیں: أَنۡتَ الۡمُرَادُ وَأَنۡتَ مَطۡلَبُ مُھۡجَتِی۔ یہ سب کلام ایک ایسے پاک وجود کے دل سے اٹھنے والی آواز ہے جسے خود خدا تعالیٰ نے معرفتِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کے نور سے بھر دیا تھا۔

تقریر کے آخر میں مقرر نے خلافت کی محبتِ الٰہی کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ آج خلافتِ احمدیہ، امام الزمان کی نیابت میں، ہمارے لیے محبتِ الٰہی، تعلق باللہ، عبادت اور خدمتِ دین کا زندہ نمونہ ہے۔ خلیفۂ وقت اپنے خطبات، خطابات اور ارشادات کے ذریعہ ہمیں مسلسل محبتِ الٰہی کے راستوں کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ پس ان تمام ارشادات اور زندہ نمونوں کا مقصود یہی ہے کہ ہم محبتِ الٰہی کے آداب سیکھیں اور اس راہ پر چلیں جس کا آخری مقصود وصالِ ذاتِ ذوالجلال ہے۔

اس اجلاس کے آخر پر مکرم طاہر خالد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دُنیا میں جگمگائے جا

سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔

(خلاصہ جات تقاریر تیار کردہ: نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆…☆…☆

معززین کے تہنیتی پیغامات و تاثرات

۶۰ویں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر معززین کی طرف سے موصول ہونے والے پیغامات

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس

مورخہ ۲۵؍جولائی ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ، جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس سے قبل مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت ایک مختصر نشست منعقد ہوئی، جس میں جلسہ سالانہ کے اس بابرکت موقع پر مختلف معززین کی جانب سے موصول ہونے والے تہنیتی پیغامات اور تاثرات پیش کیے گئے۔

سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے افتتاحی کلمات میں کہا کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ہر سال ہفتہ اور اتوار کے روز ہم ایک نہایت خصوصی نشست کا اہتمام کرتے ہیں، جس میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والی ممتاز اور معزز شخصیات اپنے تاثرات اور پیغامات پیش کرتی ہیں۔ الحمدللہ، اس سال بھی ہم میں کئی معزز مہمان موجود ہیں، اور ان شاءاللہ ہم چند ہی لمحوں میں ان کے خیالات سنیں گے۔

اس نشست کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا، جس کی سعادت مکرم فہیم ظفراللہ صاحب کو حاصل ہوئی۔

اس کے بعد اُنیس معززین کے تہنیتی پیغامات پیش کیے گئے۔ ان میں سے ۹ معززین کے ویڈیو پیغامات جلسہ گاہ میں نصب بڑی سکرین پر حاضرین کو دکھائے گئے اور سنائے گئے۔ جبکہ دیگر دس معزز مہمانوں کو حاضرینِ جلسہ سے براہِ راست مخاطب ہونے کا بھی موقع ملا۔

جن احباب و خواتین کے ویڈیو پیغامات پیش کیے گئے یا جنہیں براہِ راست خطاب کرنے کا موقع میسر آیا، ان کی تفصیل بالترتیب درج ذیل ہے۔

Reverend and Rt Hon Lord Wallace OBE (House of Lords),
Ross Garrod (Leader of Merton Borough Council),
Frances Hume (Director, Interfaith Scotland),
Emily Darlington MP (MP for Milton Keynes Central),
Cllr Robert Aldridge (Rt Hon Lord Provost of Edinburgh),
Hon Koigi wa Wamwere (Former Deputy Minister Ministry of Information and Communication – Kenya),
Revd Gareth Jones (Co-Chair– Edinburgh Interfaith Association & Board Member for Interfaith Scotland),
Rev Fergus Cook (Minister at Blackhall St Columba's Parish Church–Edinburgh)
Dr Caroline Hull (Director, Aid to the Church in Need),
Rt Hon Jeremy Hunt MP (Former Chancellor of the Exchequer and MP for Godalming and Ash),
Bobby Dean MP (MP for Carshalton and Wallington),
Greg Stafford MP (Secretary for the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community),
His Royal Majesty Alaiyeluwa Oba Kehinde Gbadebo Olugbenle (Olowu of Owu and Paramount Ruler of Egbaland Ogun State, Nigeria),
Prof. Brett Scharffs (Director of the International Center for Law and Religion Studies),
Stefanie Jansen (Mayor of Heidelberg, Germany),
Archbishop Angaelos OBE (Coptic Orthodox Archbishop of London),
Reverend Bernard Longley (Archbishop of Birmingham),
Abdelhaq Sari MP (Member of Canadian Parliament for Bourassa),
Dr Farid F. Saenong (Lecturer, Indonesian International Islamic University)

امیر صاحب نے ہر معزز مہمان کے پیغام پیش کیے جانے سے قبل ان کا مختصر تعارف کروایا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے خصوصی تعلق کا بھی ذکر کیا۔ ذیل میں ان معززین کے تہنیتی پیغامات اور تاثرات میں سے بعض کا انتخاب اختصار کے ساتھ پیش ہے۔

☆ **Reverend and Rt Hon Lord Wallace OBE House of Lords:** میں ایوانِ پارلیمنٹ کی جانب سے جماعت احمدیہ کے تمام دوستوں اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی خدمت میں دلی سلام اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ میں عالمی سطح پر آپ کی گراں قدر خدمات پر بھی اظہارِ تشکر کرنا چاہتا ہوں، بالخصوص مذہب اور عقیدے کی آزادی کے حق کے فروغ کے لیے آپ کی مسلسل کاوشوں اور قائدانہ کردار کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

☆ **Ross Garrod (Leader of Merton Borough Council):** میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی عظیم قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور امن و انصاف کے قیام کے لیے آپ کی انتھک جدوجہد اور مسلسل کاوشوں کو سراہتا ہوں۔

☆ **Frances Hume (Director, Interfaith Scotland):** جماعت احمدیہ مسلمہ عرصہ دراز سے بین المذاہب اور بین الثقافتی مکالمے کے فروغ، ہر پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد کے خیر مقدم اور معاشرے کی مشترکہ بھلائی کے لیے باہمی تعاون کی حوصلہ افزائی میں نہایت گراں قدر کردار ادا کرتی چلی آ رہی ہے۔

☆ **Emily Darlington (MP for Milton Keynes Central):** مختلف پس منظر اور عقائد سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان محبت، افہام و تفہیم اور باہمی احترام کے پل تعمیر کر کے آپ اُن مضبوط رشتوں کو فروغ دے رہے ہیں جو ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ میں حضورِ انور اور تمام حاضرین جلسہ کے لیے ایک نہایت کامیاب، بابرکت اور روحانی بصیرت سے بھرپور جلسہ کی دلی نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہوں۔

☆ **Robert Aldridge (Rt Hon Lord Provost of Edinburgh):** شہر ایڈنبرا کی نمائندگی کرتے ہوئے، میں سب سے پہلے یہاں ایڈنبرا میں موجود جماعت احمدیہ کا، اور پھر دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ انسانیت کی خدمت اور معاشرے کی بہتری کے لیے جو عظیم کام انجام دے رہے ہیں، وہ نہایت قابلِ قدر اور قابلِ ستائش ہے۔

☆ **Hon Koigi wa Wamwere (Former Deputy Minister, Ministry of Information and Communication– Kenya):** اس جلسہ کے انعقاد کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جس میں عصرِ حاضر کے نہایت اہم موضوعات، یعنی امن اور انصاف پر گفتگو کی جا رہی ہے کیونکہ امن اور انصاف کے بغیر دنیا کا قائم رہنا ممکن نہیں۔

☆ **Revd Gareth Jones (Co-Chair – Edinburgh Interfaith Association & Board Member for Interfaith Scotland):** میں آپ کا اس بات پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا اپنے مقامی علاقوں اور معاشروں میں فراخ دلی اور جذبۂ خدمت کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ **Rev Fergus Cook (Minister at Blackhall St Columba›s Parish Church– Edinburgh):** آپ کا دیرینہ عزم 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' کے اصول پر ہمیشہ قائم رہنا، اُن اعلیٰ اقدار کی ایک مؤثر یاددہانی ہے کہ جو ہماری تمام برادریوں اور پوری دنیا کے لیے اُمید کا پیغام بن سکتی ہیں۔

☆ **Dr Caroline Hull (Director, Aid to the Church in Need):** میں آپ سے ایک کیتھولک عیسائی کی حیثیت سے مخاطب ہوں، جو دنیا کے سب سے بڑے مذہبی گروہوں میں سے ایک ہے۔ لیکن دنیا بھر میں بہت سے عیسائی بھی اپنے ایمان کی وجہ سے ظلم و ستم کا شکار ہیں، اور میں جانتی ہوں کہ جماعت احمدیہ کو بھی شدید مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہے۔

میں پاکستان جا چکی ہوں اور میں نے وہاں کے حالات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیے ہیں۔ میں دیگر ممالک میں بھی گئی ہوں، جہاں مذہبی اقلیتیں مشکلات اور تکالیف کا سامنا کر رہی ہیں۔

لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ آپ جانیں کہ میں اور میری برادری آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم جماعتِ احمدیہ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں تاکہ دنیا کو ایک بہتر اور محفوظ جگہ بنایا جا سکے، جہاں کسی بھی شخص کو صرف اس لیے تکلیف برداشت کرنے پر مجبور نہ کیا جائے کہ وہ پُرامن طور پر اپنے مذہبی عقیدے پر عمل کر رہا ہے۔

میں نہایت عاجزی اور تشکر کے ساتھ آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ہمارے اسٹال پر تشریف لائیں اور ہماری آرٹیکل ۱۸ پٹیشن پر اپنے دستخط کریں، جو جماعتِ احمدیہ کے لیے نہایت اہمیت رکھتی ہے۔

ہم سب سر ظفراللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں اور اُس عظیم کردار سے بھی واقف ہیں جو انہوں نے اس موقف کے لیے ادا کیا کہ کسی بھی شخص کو اپنے ایمان کی وجہ سے ظلم و ستم کا نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔

آج مجھے مدعو کرنے، میرے لیے محبت اور خلوص کا اظہار کرنے اور میرا پُرتپاک استقبال کرنے پر آپ کا بہت شکریہ۔

☆ **Rt Hon Jeremy Hunt MP (Former Chancellor of the Exchequer and MP for Godalming and Ash):** میں جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء میں شامل ہونے والے تمام احباب کے لیے اپنی دلی اور پُرخلوص نیک تمناؤں کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ سو (۱۰۰) سے زائد ممالک کی نمائندگی کے ساتھ، یہ جلسہ ایک سادہ مگر عظیم پیغام کے تحت منعقد ہو رہا ہے کہ 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'۔

یہ امن اور مصالحت کا وہ عالمی پیغام ہے کہ جسے جماعت احمدیہ نے دنیا کے مختلف حصّوں میں ہمیشہ فروغ دیا ہے۔ آج کے اس دور میں، جب دنیا بھر میں کشیدگی، تنازعات، جنگیں اور انسانی تکالیف جاری ہیں، اس پیغام کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

ہم سب کو اس بنیادی پیغام کو یاد رکھنا چاہیے کہ 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'۔ میں آپ سب کے لیے ایک نہایت کامیاب، بابرکت اور شاندار جلسہ سالانہ کے لیے اپنی دلی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

☆ **Bobby Dean (MP for Carshalton and Wallington):** میں سب سے پہلے اُن تمام رضاکاروں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جن کی انتھک محنت، خلوص اور خدمت کے جذبے سے یہ عظیم

اجتماع ممکن ہو رہا ہے۔ اگر یہی کام ملازمین کے ذریعے کروایا جائے تو اس پر بہت زیادہ اخراجات اُٹھیں گے۔ مجھے کیٹرنگ اور پروڈکشن لائن کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا، جہاں تیار کی جانے والی روٹی کی حیرت انگیز مقدار دیکھ کر مَیں بے حد متاثر ہوا۔ یہ تمام کام رضا کارانہ خدمت کے جذبے کے تحت انجام دیا جا رہا ہے اور اس کے لیے یہ تمام خدّام و رضا کار ہماری دلی تحسین اور تشکر کے مستحق ہیں۔

مَیں اس عظیم الشان اجتماع اور اس کے پیچھے کارفرما جذبہ خدمت سے بھی بہت متاثر ہوں۔ جلسہ سالانہ یقیناً ایمان کو مضبوط کرنے کا موقع ہے، لیکن یہ دوستی، خدمتِ خلق اور امن کے پیغام کا بھی مظہر ہے۔ یہ دنیا بھر سے آنے والے افراد کا ایسا اجتماع ہے، جہاں لوگ ایک مشترکہ عزم کے ساتھ جمع ہوتے ہیں، ایسا عزم جو برادری، ہمدردی اور باہمی سمجھ بوجھ کو فروغ دیتا ہے۔

آج کے اس دَور میں، جب دنیا بہت زیادہ تقسیم، اختلافات اور تنازعات کا شکار ہے، میرے خیال میں جلسہ سالانہ جیسے اجتماعات کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

مَیں اس موقع پر جماعت احمدیہ کی عالمی ترقیاتی خدمات کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پارلیمنٹ میں آنے سے قبل میرا شعبہ بین الاقوامی ترقی تھا، اور مجھے ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش دیکھنے کا بھی موقع ملا۔ دنیا بھر میں آپ جو خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ نہایت متاثر کن اور قابلِ ستائش ہیں۔

یہ خدمات آج کے دَور میں پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہیں۔ جماعت احمدیہ تعلیم، صحت، صاف پانی کی فراہمی اور قدرتی آفات کے دوران امداد جیسے بنیادی انسانی شعبوں میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ انسانیت کی بنیادی ضروریات ہیں، اور آپ جس جذبۂ خدمت، احترام اور خلوص کے ساتھ ان کاموں میں اپنا حصّہ ڈال رہے ہیں، وہ واقعی قابلِ قدر اور قابلِ تحسین ہے۔

آخر میں مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی خدمتِ اقدس میں خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں، جو آپ امن کے پیغام کو دنیا بھر میں فروغ دے رہے ہیں۔

بہت سے مقررین پہلے ہی اس عظیم شعار 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' کا ذکر کر چکے ہیں۔ لیکن جس دَور سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں، اس میں اس شعار پر مضبوطی سے قائم رہنا آسان نہیں۔ آج دنیا میں بے شمار ناانصافیاں، بہت زیادہ تشدد اور نفرتیں موجود ہیں۔ ایسے حالات میں بھی اس بنیادی پیغام 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' پر ثابت قدم رہنے کے لیے غیر معمولی حوصلے، عزم اور استقامت کی ضرورت ہے۔ اور مَیں انتہائی احترام کے ساتھ یہ بات ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں کہ آپ مشکل وقتوں میں بھی اس پیغام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

☆ **Greg Stafford MP (Secretary for the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community):** ساٹھویں جلسہ سالانہ میں یہاں موجود ہونا میرے لیے حقیقی خوشی کی بات ہے۔

مجھے ٹِلفورڈ کی نمائندگی کرنے کا خاص اعزاز حاصل ہے، جو مسجد مبارک اور اسلام آباد مرکز کا گھر ہے، جہاں حضورِ انور جلوہ افروز ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جس پر مجھے بے حد فخر ہے۔

گذشتہ کئی سالوں کے دوران مجھے کئی مرتبہ اسلام آباد آنے کا موقع ملا، اور ہر دَورہ میرے دل پر ایک ہی تاثر چھوڑتا ہے کہ غیر معمولی محبت و گرمجوشی، بہترین انتظام، اور ایک ایسی جماعت جو دوسروں کی خدمت کرنے کی حقیقی خواہش کے ساتھ متحد ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ سے ملاقات کرنے والے ہر شخص کو یہ بات نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے کہ یہاں اقدار صرف زبان سے بیان نہیں کی جاتیں بلکہ عملی زندگی میں نظر آتی ہیں۔ یہ بات اُن پانچ الفاظ میں سمٹ جاتی ہے کہ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔

ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ یہ الفاظ کس طرح عمل میں ڈھلتے ہیں، ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں کے ذریعے، عطیات جمع کرنے کی مہمات کے ذریعے، ضرورت مند افراد کی مدد کے ذریعے، بین المذاہب تعلقات کے فروغ کے ذریعے اور دنیا بھر میں رضا کاروں کی جانب سے انجام دی جانے والی بے شمار خاموش خدمات کے ذریعے۔

یہ ایسی جماعت ہے کہ جو صرف خدمت کے بارے میں بات نہیں کرتی بلکہ حقیقتاً خدمت کو اپنا شعار بناتی ہے۔

یہ مثال خاص طور پر اُس وقت بہت اہم ہے کہ جب دنیا میں بہت سے لوگ ہمیں تقسیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ مسلمہ مسلسل یہ ظاہر کر رہی ہے کہ حقیقی ایمان انسان میں ہمدردی، اچھے ہمسائے کا کردار اور مشترکہ بھلائی کے لیے عزم پیدا کرتا ہے۔

افسوس کے ساتھ ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ دنیا کے کئی حصّوں میں احمدی مسلمان آج بھی ظلم وستم کا سامنا کر رہے ہیں۔ مرد، خواتین اور بچے صرف اس وجہ سے امتیازی سلوک، تشدد اور خوف کا شکار ہوتے ہیں کہ وہ پُرامن طور پر اپنے ایمان پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

آل پارٹی پارلیمانی گروپ کے سیکرٹری کی حیثیت سے مَیں ان مسائل کو مسلسل وزارتِ خارجہ اور وزارتِ داخلہ کے وزراء کے سامنے اُٹھاتا رہوں گا، اور احمدی مسلمانوں بلکہ تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے یا کسی مذہب سے تعلق نہ رکھنے والے افراد کے اس حق کے لیے آواز بلند کرتا رہوں گا کہ وہ آزادی، تحفظ اور خوف کے بغیر اپنے عقائد پر عمل کر سکیں۔

مذہب یا عقیدے کی آزادی کوئی خصوصی رعایت نہیں بلکہ ایک بنیادی انسانی حق ہے۔

جو بات مجھے ہمیشہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے طرزِ عمل سے متاثر کرتی ہے، وہ مشکلات کے باوجود آپ کا ردِعمل ہے۔ آپ تلخی کی بجائے وقار کے ساتھ جواب دیتے ہیں، غصے کی بجائے خدمت کے ذریعے جواب دیتے ہیں، اور تقسیم کی بجائے تعلقات اور پل تعمیر کرتے ہیں۔ یہ ہم سب کے لیے ایک سبق ہے۔

آخر پر مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی راہنمائی دنیا بھر میں لاکھوں لوگوں کو امن، ہمدردی اور انسانیت کی خدمت کی طرف راہنمائی فراہم کر رہی ہے۔

ہم اس بات پر بھی بے حد خوش قسمت ہیں کہ حضورِ انور کی رہائش گاہ برطانیہ میں ہے۔

☆ **His Royal Majesty Alaiyeluwa Oba Kehinde Gbadebo Olugbenle (Olowu of Owu and Paramount Ruler of Egbaland, Ogun State, Nigeria):** مَیں نائیجیریا کی جانب سے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ سب کو سلام اور محبت کا پیغام پیش کرتا ہوں۔

جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کے اس موقع پر مَیں حضرت خلیفۃ المسیح اور دنیا بھر سے تشریف لانے والے تمام مندوبین کی خدمت میں اپنی دلی، گرمجوش اور خلوص پر مبنی مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔

نائیجیریا کے عوام کی جانب سے مَیں حضور انور کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی بصیرت افروز قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، خصوصاً تعلیم کے فروغ کے لیے آپ کی مسلسل حمایت اور کاوشوں پر، جن کے نتیجے میں نائیجیریا میں منارۃ یونیورسٹی اور ایلارُو میں مسرور انٹرنیشنل ٹیکنیکل کالج جیسے ادارے قائم ہوئے۔

یہ ادارے نائیجیریا اور دنیا بھر میں انسانی سرمایہ کی ترقی، اعلیٰ معیار کی تعلیم اور آنے والی نسلوں کے بہتر مستقبل کی تعمیر میں بامعنی کردار ادا کر رہے ہیں۔

ہم حضور انور کے اس شفقت پر بھی تہِ دل سے شکرگزار ہیں کہ جس کے تحت نائیجیریا کا جلسہ سالانہ دوبارہ ایلارُو، اوگن اسٹیٹ، نائیجیریا میں منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی گئی۔ اس فیصلے نے نائیجیریا میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اثرات کو مزید مضبوط کیا ہے۔

نائیجیریا کی جانب سے ہم جماعت احمدیہ اور دنیا بھر کے لوگوں کے درمیان قائم محبت اور تعاون کے تعلق کو دل کی گہرائیوں سے سراہتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام قائدین اور افراد کو انسانیت کی خدمت، مقامی اور عالمی سطح پر خیر کے کاموں کے لیے ہمیشہ برکت عطا فرمائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

☆ **Prof. Brett Scharffs (Director of the International Center for Law and Religion Studies):** بین الاقوامی مرکز برائے قانون و مذہب کے مطالعہ (International Centre for Law and Religious Studies) کا مشن یہ ہے کہ دنیا کے ہر مقام پر تمام لوگوں کے لیے مذہبی آزادی کی نعمت کو محفوظ بنایا جائے اور ہر انسان کے انسانی وقار کا احترام یقینی بنایا جائے۔ ہم گذشتہ بیس سال سے زائد عرصے سے بین الاقوامی انسانی حقوق کی برادری کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کام کر رہے ہیں۔

سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) پاکستان کے پہلے وزیرِ خارجہ تھے، وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالتِ انصاف کے صدر بھی رہے۔ وہ انسانی حقوق کے عالمی منشور (Universal Declaration of Human Rights) کے معماروں میں سے ایک تھے۔

سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) اُس حق کو شامل کروانے کے لیے بھی سب سے زیادہ ذمہ دار شخصیت تھے، جس کے تحت ہر شخص کو اپنا مذہب یا عقیدہ تبدیل کرنے کا حق حاصل ہے، اور یہ حق انسانی حقوق کے عالمی منشور کے آرٹیکل ۱۸؍ میں شامل کیا گیا۔

جنرل اسمبلی کے فلور پر ہونے والی ایک اہم بحث میں سعودی عرب کے نمائندے نے مؤقف اختیار کیا کہ اسلام میں ارتداد ایک سنگین گناہ ہے، اس لیے آرٹیکل ۱۸؍ میں مذہب تبدیل کرنے کے حق کو شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔

سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) نے اس کے جواب میں دو دلائل پیش کیے۔ پہلا یہ کہ اگر کسی شخص کو مذہب تبدیل کرنے کا حق حاصل نہ ہو تو یہ کہنا منافقت ہو گی کہ اسے مذہب اختیار کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے نشاندہی کی کہ اسلام میں ارتداد سے بھی زیادہ سنگین گناہ منافقت ہے۔ کسی شخص کو ایسے ایمان کا اظہار کرنے پر مجبور کرنا جس پر وہ یقین نہیں رکھتا، دراصل اسے منافقت پر مجبور کرنا ہے۔

بالآخر سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کا مؤقف کامیاب ہوا اور ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک نے انسانی حقوق کے عالمی منشور کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس میں مسلم اکثریتی ممالک بھی شامل تھے، اگرچہ چند ممالک، جن میں سوویت یونین، جنوبی افریقہ اور سعودی عرب شامل تھے، نے اس پر تحفظات کا اظہار کیا۔

یقیناً سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) جماعت احمدیہ مسلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اگرچہ وہ بلاشبہ پاکستان کی تاریخ کے عظیم ترین بین الاقوامی سفارت کاروں میں سے ایک تھے، لیکن افسوس کہ ان کی یاد کو محدود کر دیا گیا، بلکہ تقریباً مٹا دیا گیا۔

صرف ایک سال قبل ہی جنوری ۲۰۲۵ء میں سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کی یاد کو مٹانے کی اس کوشش کا ایک نیا باب سامنے آیا، جب رات کی تاریکی میں پاکستانی حکّام نے ڈسکہ میں واقع اُس مسجد کو منہدم کر دیا جو سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) نے تعمیر کروائی تھی۔

سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کی تعمیر کردہ مسجد کا مسمار کیا جانا پاکستان کی ریاست کے لیے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔ یہ مذہبی امتیاز اور عدم برداشت کی آئینی پالیسیوں کے جاری اثرات کی ایک واضح علامت ہے۔

ایک ایسے عالم کی حیثیت سے جو انسانی وقار، انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے لیے کام کرنے کے لیے پُرعزم ہے، مَیں سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کی یاد کو عزت و احترام کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ مَیں اُن کوششوں کی مذمت کرتا ہوں کہ جن کے ذریعے سر ظفر اللہ خان صاحب (رضی اللہ عنہ) کی یاد کو اس مسجد کی تباہی کے ذریعے نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی، اور مَیں جماعت احمدیہ مسلمہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہوں۔

☆ **Stefanie Jansen (Mayor of Heidelberg, Germany):** آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے مدعو کیا اور مجھے اپنے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت اور اس عظیم اجتماع کا تجربہ حاصل کرنے کا موقع دیا۔ اس اجتماع کو دیکھ کر مجھے صرف ہزاروں افراد نظر نہیں آ رہے، بلکہ مجھے ہزاروں ایسے دل نظر آ رہے ہیں جو مشترکہ ایمان، مشترکہ اقدار اور انسانیت کی خدمت کے عزم کے ذریعے ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے ہیں۔

چاہے آپ یہاں اس اجتماع میں موجود ہیں یا دنیا بھر میں براہِ راست نشریات کے ذریعے دیکھ رہے ہیں، اس لمحے کے

جذبے سے متاثر ہوئے بغیر رہنا مشکل ہے۔

خصوصاً آج کے اس دَور میں، جب ہم تنازعات، بے یقینی اور بڑھتی ہوئی تقسیم کے زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں، یورپ اور بالخصوص میرے وطن جرمنی میں ہم ایسی قوتوں کا اُبھرنا دیکھ رہے ہیں جو لوگوں کو متحد کرنے کی بجائے تقسیم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ایسے اجتماعات ہمیں ایک ایسی حقیقت یاد دلاتے ہیں کہ جسے دنیا اکثر بھول جاتی ہے کہ ہمارے مختلف پسِ منظر کے باوجود ہم امن، احترام اور اتحاد کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب آسکتے ہیں۔

آج مَیں یہاں دو حیثیتوں سے موجود ہوں۔ پہلی حیثیت میں مَیں یورپی اتحاد برائے نسل پرستی کے خلاف شہروں (European Coalition of Cities against Racism) کی نمائندگی کر رہی ہوں، جو یورپ کے اُن شہروں کا ایک نیٹ ورک ہے کہ جو ہر انسان کے لیے مساوات، شمولیت اور احترام کے لیے کوشاں ہیں۔ دوسری حیثیت میں مَیں جنوبی جرمنی کے شہر ہائیڈل برگ کی میئر ہوں۔ میری اہم ذمہ داریوں میں سے دو یہ ہیں کہ ہر شخص کے انسانی حقوق کا تحفظ کیا جائے اور بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیا جائے۔

گذشتہ پچاس سال کے زائد عرصے سے جماعت احمدیہ مسلمہ میرے شہر ہائیڈل برگ میں ان کوششوں کا ایک اہم حصّہ رہی ہے۔

آپ کی جماعت نے ہمیں دکھایا ہے کہ آپ کا شعار محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں حقیقی معنوں میں کیا معنی رکھتا ہے۔ یہ صرف الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ دوسروں کی بے لوث خدمت کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔

جیسا کہ آپ نے سنا، مجھے اپریل میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) سے ذاتی ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا، جس کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا، وہ یہ تھی کہ حضورِ انور کا یہ پختہ یقین ہے کہ امن کوئی محض ایک نظریاتی تصور نہیں، بلکہ ایک ذمہ داری ہے، جو ہم میں سے ہر ایک پر عائد ہوتی ہے۔

میرے نزدیک امن صرف بین الاقوامی مذاکرات یا عالمی کانفرنسوں کا نتیجہ نہیں ہوتا۔

ایک میئر کی حیثیت سے میرا پیغام آپ کے لیے یہ ہے کہ امن کا آغاز بہت قریب سے ہوتا ہے: ہمارے اپنے محلوں اور ہماری اپنی برادریوں سے۔ مہربانی کا ہر عمل ایک ایسی جگہ پیدا کرتا ہے کہ جہاں امن مزید مضبوط ہوسکتا ہے۔ یہی وہ کردار ہے جو جماعت احمدیہ مسلمہ میرے شہر میں ادا کر رہی ہے، اور یہی کردار آپ سب دنیا بھر میں اپنی اپنی برادریوں میں ادا کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ سب کا بہت شکریہ کہ آپ مضبوط، پُرامن اور زیادہ ہمدرد معاشروں کی تعمیر میں ہمارے ایک قابلِ قدر ساتھی ہیں۔

☆...Archbishop Angaelos OBE (Coptic Orthodox Archbishop of London): شکریہ، بہنو اور بھائیو۔ مَیں آپ سب کو ہمارے خداوند کے نام میں سلام پیش کرتا ہوں اور آپ سب کے لیے امن، فضل اور برکتوں کی دعا کرتا ہوں۔

مَیں آپ کے درمیان ایک دوست کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں۔ دس سال سے زائد عرصہ قبل مجھے آپ کی جماعت سے متعارف ہونے کا موقع ملا، اور وہ وقت آپ کی جماعت کو قریب سے سمجھنے اور جاننے کے لیے ایک خوبصورت دریچہ ثابت ہوا۔ مجھے ماضی میں جلسہ سالانہ کے لیے ریکارڈ شدہ پیغامات پیش کرنے کا اعزاز بھی حاصل رہا ہے، اور یہ میرے لیے ایک عظیم سعادت اور خوشی کی بات ہے کہ اس سال آپ کے ساٹھویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ذاتی طور پر آپ کے ساتھ شامل ہو رہا ہوں۔

مَیں ایک ایسی مسیحی کلیسا کی جانب سے حاضر ہوا ہوں کہ جو آپ کے تجربات کو سمجھتی ہے۔ ہماری کلیسا کی تعداد بھی تقریباً جماعت احمدیہ مسلمہ کے برابر ہے، اور ہم نے ماضی میں، اور بعض اوقات آج تک بھی، مذہبی بنیادوں پر ظلم وستم اور مشکلات کا سامنا کیا ہے۔ اس لیے ہم اس درد کو بھی سمجھتے ہیں اور اُس گواہی کو بھی جو ایسے حالات میں ایمان اور ثابت قدمی کے ذریعے سامنے آتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ مذہبی آزادی کوئی ایسی نعمت نہیں کہ جو صرف بین الاقوامی معاہدوں یا سمجھوتوں کے ذریعے دی جائے، بلکہ یہ خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک بنیادی حق ہے جو ہر انسان کے لیے ہے۔

اگرچہ آپ اور مَیں اس بات میں مختلف ہوسکتے ہیں کہ ہمارا حقیقی ایمان کیا ہے، لیکن ہم اس بنیادی حق کے تحفّظ کے لیے ایک ساتھ کھڑے ہیں کہ ہر انسان کو اپنے ایمان کو اختیار کرنے، اس ایمان کے مطابق زندگی گزارنے اور آزادی کے ساتھ اس پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔

☆...Reverend Bernard Longley Archbishop of Birmingham: محترم دوستو! مجھے آج آپ کے درمیان، آپ کے دیگر معزز مہمانوں اور دوستوں کے ساتھ موجود ہونے پر بے حد خوشی اور مسرت ہے۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں روم میں قائم ویٹیکن کے شعبۂ بین المذاہب مکالمہ کی جانب سے آپ تک ایک پیغام پہنچاؤں۔

حضورِ انور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے محترم بھائیو اور بہنو! مَیں آپ کو اپنی روحانی قربت کا یقین دلاتا ہوں اور آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کی خدمت میں اپنی دلی اور برادرانہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، بین المذاہب مکالمہ اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش، آج کی اس تیزی سے بدلتی ہوئی اور ٹیکنالوجی کے زیرِ اثر دنیا میں کوئی اختیاری عمل نہیں رہا، بلکہ ایک ناگزیر ضرورت بن چکا ہے۔ اگر ہم ایسا مستقبل تعمیر کرنا چاہتے ہیں جہاں حقیقی انسانی زندگی، وقار اور خیر و بھلائی کے ساتھ فروغ پا سکے تو ہمیں باہمی گفتگو اور تعاون کو اختیار کرنا ہوگا۔

کیتھولک کلیسا کی حیثیت سے ہم اُن تمام افراد کو، جو خلوصِ نیت کے ساتھ سچائی، نیکی اور خوبصورتی کی تلاش میں ہیں، اس روحانی سفر کے ساتھی سمجھتے ہیں۔ ہم انہیں ہر انسان کے وقار کے تحفظ اور خدا کی تخلیق کی نگہداشت کے لیے اپنے قیمتی رفقاء تصور کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں درپیش مشترکہ چیلنجز کا گہرا ادراک ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اس عظیم تخلیق کے، جس کا مالک قادرِ مطلق خدا ہے، نگہبان ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داریاں صرف ٹیکنالوجی کے اخلاقی پہلوؤں تک محدود نہیں۔ ہماری اصل اور سب سے بڑی ذمہ داری حقیقی انسانیت، انسانی وقار اور اُن اقدار کا تحفظ ہے کہ جو ہمیں ایک دوسرے سے جوڑتی ہیں۔ آج ہماری دنیا کو درپیش فیصلہ کن چیلنج صرف سائنسی یا تکنیکی نہیں، بلکہ اخلاقی اور روحانی بھی ہے۔



میری دلی دعا اور مخلصانہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو، آپ کے خاندانوں کو اور پوری انسانیت کو امن، سلامتی اور برکتوں سے نوازے۔

☆...Abdelhaq Sari MP (Member of Canadian Parliament for Bourassa): السلام علیکم! میرے بھائیو اور بہنو! آج آپ کے سامنے کھڑا ہونا میرے لیے ایک گہرے اعزاز کی بات ہے۔ میں اپنے سامنے ایمان، عقیدت اور بھائی چارے کے ایک سمندر کو دیکھ رہا ہوں۔

ہر سال جماعت احمدیہ مسلمہ ہمیں ایک نہایت سادہ مگر انتہائی اہم حقیقت یاد دلاتی ہے کہ امن کوئی دُور کا خواب نہیں، بلکہ امن ہمارے درمیان ہی تعمیر ہوتا ہے۔ یہ ہر روز ہمارے اعمال، ہماری خدمت اور ہمارے باہمی تعلقات کے ذریعے مضبوط ہوتا ہے۔ آپ کا شعار کہ جسے میں انتہائی احترام کے ساتھ دُہراتا ہوں کہ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔

ایسی دنیا میں جہاں اختلافات بہت آسانی سے دراڑیں پیدا کر دیتے ہیں، یہ صرف الفاظ نہیں ہیں۔ یہ ایک عملی حقیقت ہیں۔ یہ سکولوں میں نظر آتے ہیں، خون کے عطیات کی مہمات میں نظر آتے ہیں، ضرورت مندوں کی مدد کے لیے بڑھے ہوئے ہاتھوں اور سب کے لیے کھلے دروازوں میں نظر آتے ہیں۔

جب مَیں آج آپ کو دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے حلقۂ انتخاب بوراسا (Bourassa)، مونٹریال، کینیڈا کا خیال آتا ہے، جس کی نمائندگی کرنا میرے لیے باعثِ فخر ہے۔ مَیں کینیڈا کے دارالعوام میں ایک ایسے معاشرے کی نمائندگی کرتا ہوں کہ جہاں تنوّع کوئی بوجھ نہیں بلکہ ہماری سب سے بڑی طاقت ہے اور اس طاقت کے اہم ستونوں میں سے ایک آپ ہیں۔

ایک رکنِ پارلیمنٹ کی حیثیت سے، مَیں آپ کے ساتھ کھڑے رہنے کا عہد کرتا ہوں، آپ کے اس حق کے دفاع کے لیے کہ آپ امن و آزادی کے ساتھ عبادت کرسکیں، مکمل عزت کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرسکیں، بغیر اس کے کہ کبھی آپ کو اپنی جگہ ثابت کرنے یا اپنے وجود کا جواز پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔

☆...Dr Farid F.Saenong (Lecturer, Indonesian International Islamic University): السلام علیکم، آپ سب کو خوش آمدید! آج اس عظیم الشّان جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء میں، اس خوبصورت مقام پر آپ سب کے درمیان موجود ہونا میرے لیے ایک گہرے اعزاز اور خوشی کی بات ہے۔

مَیں انڈونیشیا کی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوں اور جمہوریہ انڈونیشیا کے وزیرِ مذہبی امور کے خصوصی رابطہ کار مشیر کے طور پر بھی خدمات انجام دے رہا ہوں۔

اسلام صرف ایک نظریہ یا مقصد نہیں، بلکہ ایک مکمل طرزِ زندگی ہے۔ درحقیقت لفظ الاسلام اسی مادّہ سے نکلا ہے جس سے السّلام کا لفظ بنتا ہے، جس کے معنی امن کے ہیں۔ اسی لیے اسلام اپنے پیروکاروں کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے ساتھ، خواہ اُن کا تعلق کسی بھی پس منظر یا عقیدے سے ہو، محبت، انصاف اور رحم دلی کے ساتھ پیش آئیں۔

قرآنِ کریم ہمیں جہاں تک ممکن ہو امن قائم کرنے کی ترغیب دیتا ہے، اور ہمیں یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ تمام انسان عزت و تکریم کے ساتھ پیدا کیے گئے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمیں عفو و درگزر، صبر اور رحمت کا عظیم نمونہ پیش کرتی ہے، حتیٰ کہ اُن لوگوں کے ساتھ بھی کہ جو آپؐ کی مخالفت کرتے تھے۔ آپؐ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ حقیقی طاقت تنازعات کو حکمت، برداشت اور احترام کے ذریعے حل کرنے میں ہے۔

۲۰۲۴ء کے اختتام پر اپنی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد، جمہوریہ انڈونیشیا کے وزیرِ مذہبی امور جناب نصرالدین عمر صاحب نے وزارت کے اہم پروگراموں میں سے ایک کے طور پر محبت کے نصاب کو نمایاں طور پر متعارف کروایا ہے۔ بعض افراد یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف سکولوں اور مدارس کے تعلیمی مواد تک محدود ہے، لیکن حقیقت میں اس کا دائرہ اس سے کہیں وسیع ہے۔ محبت کا یہ تصور دنیا بھر کے انسانوں کے درمیان امن، احترام اور باہمی محبت کے قیام کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرسکتا ہے۔

ماضی کے کسی بھی تکلیف دہ تجربے پر میں اپنی گہری ہمدردی اور احساسات کا اظہار کرتا ہوں۔ لیکن ہمیں پختہ یقین رکھنا چاہیے کہ ہمارے لیے ایک بہتر اور روشن مستقبل موجود ہے، ایسا مستقبل جہاں تمام انسان امن کے ساتھ زندگی گزار سکیں، خصوصاً مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے افراد، جن میں انڈونیشیا اور دنیا بھر کے ہمارے احمدی مسلمان بھائی اور بہنیں بھی شامل ہیں۔

ایک عالمی برادری کے ارکان کی حیثیت سے ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں، نفرت کو ردّ کریں اور لوگوں کے درمیان محبت اور اتحاد کے پُل تعمیر کریں۔ احترام، معافی اور ہمدردی کو اپنی زندگیوں کا

حصّہ بناکر ہم ایک زیادہ پُر امن اور ہم آہنگ دنیا کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

☆...☆...☆

اختتامی اجلاس سے قبل معززین کے پیغامات وخطابات

بروز اتوار، مورخہ ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء، جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز اختتامی اجلاس سے قبل مکرم امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت ایک مختصر نشست منعقد ہوئی، جس میں جلسہ سالانہ کے اس بابرکت موقع پر مختلف معززین کی جانب سے موصول ہونے والے تہنیتی پیغامات اور تاثرات پیش کیے گئے۔

سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے افتتاحی کلمات میں کہا کہ یہ ایک خصوصی اجلاس ہے، جس میں دنیا بھر سے تشریف لانے والے معزز مہمانان گرامی جلسہ سالانہ کے حوالے سے اپنے خیالات اور تاثرات پیش فرماتے ہیں۔

اس نشست کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جس کی سعادت مکرم حافظ انیق الرحمٰن صاحب کو حاصل ہوئی۔

اس کے بعد اٹھارہ (۱۸) معززین کے تہنیتی پیغامات پیش کیے گئے۔ ان میں سے گیارہ (۱۱) معززین کے ویڈیو پیغامات جلسہ گاہ میں نصب بڑی سکرین پر حاضرین کو دکھائے اور سنائے گئے۔ جبکہ دیگر سات (۷) معزز مہمانوں کو حاضرین جلسہ سے براہ راست مختصر خطاب کرنے کا بھی موقع ملا۔

جن احباب وخواتین کے ویڈیو پیغامات پیش کیے گئے یا جنہیں براہ راست خطاب کرنے کا موقع میسر آیا، ان کے اسماء بالترتیب درج ذیل ہیں۔

Her Excellency Professor Naana Jane Opoku-Agyemang (Vice-President of Ghana), Dame Siobhain McDonagh MP (Chair of the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community, and Member of Parliament for Mitcham and Morden), Victor Andrew Christopher (Chief of Cheam First Nation Council, Canada), His Excellency Joseph Christian Leopold (Speaker of the Rodrigues Islands Regional Assembly), Fleur Anderson MP (Member of the Foreign Affairs Committee, and Member of Parliament for Putney), David Smith MP (UK´s Special Envoy for Freedom of Religion or Belief), David Matas (Canadian Group of Liberal International, Canada), The Rt Revd Gordon Kennedy (Moderator of the General Assembly of the Church of Scotland), Sir Mark Rowley (Metropolitan Police Commissioner), Maria Ulfah Anshor (Former Commissioner of the National Commission on Violence Against Women, Indonesia), Hon. Professor Peter Anyang, Nyong'o (Governor of Kisumu County, Kenya), Rt Hon Lord Alton of Liverpool KCSG KCMCO (Chair of the Joint Committee on Human Rights), Lamin Jabbi Esq. (Minister for Communications and Digital Economy, The Gambia), Aquinas Quansah (Deputy High Commissioner of the Republic of Ghana to the United Kingdom), His Excellency Morie Komba Manyeh (Sierra Leone High Commissioner to the United Kingdom), Rt Rev Bishop Philip Mounstephen (Bishop of Winchester), Rt Hon Wes Streeting MP (Secretary of State Defence), Rt Hon Sir Edward Davey MP (Leader of the Liberal Democrats, and Vice Chair of the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community)

امیر صاحب نے ہر معزز مہمان کے پیغام پیش کیے جانے سے قبل ان کا مختصر تعارف کروایا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے خصوصی تعلق کا بھی ذکر کیا۔ ذیل میں ان معززین کے تہنیتی پیغامات اور تاثرات میں سے بعض کا انتخاب اختصار کے ساتھ پیش ہے۔

☆... Her Excellency Professor Naana Jane Opoku-Agyemang (Vice-President of Ghana): حضورِ انور، احمدیہ مسلم جماعت کے دنیا بھر میں موجود معزز افراد، اور وہ تمام احباب جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور اس کے دیگر معاون نیٹ ورکس کے ذریعے اس بابرکت اجتماع میں شامل ہو رہے ہیں۔

مَیں آپ سب کی خدمت میں عزت مآب صدر جمہوریہ گھانا، جناب جان درامانی مہاما (His Excellency John Dramani Mahama)، حکومت گھانا اور عوام گھانا کی جانب سے دلی اور پُرخلوص نیک تمناؤں اور مبارکباد کا پیغام پیش کرتی ہوں۔

گھانا میں اپنے تعلیمی سفر اور تحقیقی کام کے دوران مجھے احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے قومی ترقی کے لیے انجام دی جانے والی شاندار خدمات کا قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ بعد ازاں جب مجھے وزیر تعلیم کی ذمہ داری سونپی گئی، تو مَیں نے خود دیکھا کہ جماعت احمدیہ کس طرح پرائمری تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک نئی نسلوں کی علمی و اخلاقی تربیت اور ذہنی نشوونما کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

آپ کے تعلیمی ادارے، ہسپتال، فلاحی منصوبے اور ہیومینٹی فرسٹ کے تحت کی جانے والی انسانیت کی خدمت نے دنیا بھر میں بے شمار لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنایا ہے۔

رواں سال کے آغاز میں مجھے گھانا میں احمدیہ مسلم جماعت کے ۹۳ویں جلسہ سالانہ سے مخاطب ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا، جہاں مجھے لجنہ اماء اللہ کی جانب سے بے مثال محبت، خلوص اور گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا۔

آج مَیں خصوصی طور پر لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں اپنی گہری قدر دانی اور تحسین کا اظہار کرنا چاہتی ہوں۔

بطور خواتین ہم پر ایک عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم خاندانوں کی مضبوط بنیاد رکھیں، معاشروں کی تربیت و ترقی میں کردار ادا کریں اور اپنی قوموں کی تعمیر میں حصّہ لیں۔

میری دعا ہے کہ یہ جلسہ سالانہ آپ سب کے لیے کامیابی، امن، روحانی ترقی اور برکتوں کا باعث بنے۔ آپ سب کو جلسہ سالانہ مبارک ہو۔

☆... Dame Siobhain McDonagh MP (Chair of the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community, and MP for Mitcham and Morden): السلام علیکم! مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اور برطانیہ کے ساٹھویں جلسہ سالانہ میں شریک تمام معزز احباب کی خدمت میں دلی سلام اور نیک تمناؤں کا پیغام پیش کرتی ہوں۔

چھ دہائیاں گزرنے کے بعد بھی یہ عظیم الشان اجتماع آج اُن اعلیٰ اقدار کا روشن مینار ہے کہ جن کی آپ نمائندگی کرتے ہیں، یعنی خدمت خلق، محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔

تاہم آج مَیں ایک اہم بات کہنا چاہتی ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت کو، بالخصوص پاکستان میں، جن مسلسل مشکلات، پابندیوں اور ظلم وستم کا سامنا ہے، اُس پر سنجیدگی سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ رواں سال جون میں مسلح افراد نے ربوہ میں مسجد اقصیٰ کی حفاظت پر مامور احمدی رضاکاروں پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں تین افراد شدید زخمی ہوئے۔ اسی طرح عید کے موقع پر پنجاب بھر میں بعض عبادت گزاروں کو نماز باجماعت ادا کرنے سے روکا گیا، اور کچھ افراد کو صرف اپنے مذہبی فریضے کی ادائیگی کی وجہ سے انتظامیہ کی جانب سے اپنی ہی عبادت گاہوں سے نکال دیا گیا۔

آل پارٹی پارلیمانی گروپ کی چیئر کی حیثیت سے مَیں تمام سیاسی جماعتوں کے تعاون سے ان ناانصافیوں کو حکومت کے سامنے مضبوط آواز کے ساتھ اُٹھاتی رہی ہوں، تاکہ مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

مَیں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ مَیں آئندہ بھی انصاف، مساوات اور مذہبی آزادی کے لیے اپنی آواز بلند کرتی رہوں گی۔

☆... Victor Andrew Christopher (Chief of Cheam First Nation Council, Canada): فرسٹ نیشنز کے نمائندوں کی حیثیت سے ہمارے لیے یہ باعث اعزاز ہے کہ ہم اس اجتماع میں شریک ہوئے اور ہمیں اس میں اپنا حصّہ ڈالنے کا موقع ملا۔

حضورِ انور! اللہ تعالیٰ آپ کو مزید قوت عطا فرمائے تاکہ آپ گہری اور دائمی محبت کے ساتھ انسانیت کی خدمت سرانجام دیتے رہیں۔

ہم احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کے سامنے احترام کے ساتھ اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اُن عظیم اقدار کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جن پر آپ ہر روز عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ مقامی (Indigenous) اقوام کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے ہماری برادریوں کو ترقی دینے اور انہیں آگے بڑھانے میں مدد فراہم کر رہے ہیں۔ امن، محبت اور اتحاد کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ چلنا ہمارے لیے واقعی ایک عظیم نعمت ہے۔

☆... His Excellency Joseph Christian Leopold (Speaker of the Rodrigues Island Regional Assembly): حضورِ انور، معزز مہمانان گرامی! السلام علیکم! میرے لیے یہ اَمر ایک گہرا اعزاز اور باعث سعادت ہے کہ آج مَیں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہا ہوں، اور مَیں روڈریگز جزیرے کی جانب سے حضورِ انور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی خدمت میں دلی خیرسگالی کے جذبات پیش کرتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ مَیں یہاں پہنچنے کے لیے بہت دُور سے سفر کر کے آیا ہوں۔ ان تین دنوں کے دوران مَیں نے یہاں بھائی چارے، امن، ہمدردی، اتحاد اور باہمی احترام کے جس ماحول کا مشاہدہ کیا، اُس میں مَیں پوری طرح ڈوب گیا ہوں۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے مَیں اپنے ہی گھر میں ہوں۔ یہ ایک ناقابل فراموش تجربہ ہے۔

میرا جزیرہ روڈریگز ۱۰۴؍مربع کلومیٹر پر مشتمل ہے اور جس کی آبادی تقریباً ۴۳؍ہزار نفوس پر مشتمل ہے، ایک ایسا خطہ ہے کہ جہاں مختلف ثقافتیں، مذاہب اور روایات طویل عرصے سے باہمی ہم آہنگی کے ساتھ باہم مل جُل کر رہتی آئی ہیں۔

یہ جزیرہ جماعت احمدیہ مسلمہ بالخصوص ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی بے مثال خدمات سے بہت مستفید ہوا ہے، حقیقت یہ ہے کہ دیگر چھوٹے اور دُور افتادہ جزیروں کی طرح روڈریگز کو بھی کئی چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں نومبر ۲۰۲۵ء سے پانی کی شدید قلّت بھی شامل ہے۔ اس صورت حال کو کم کرنے کی کوشش کے طور پر ہیومینٹی فرسٹ نے متعدد خاندانوں کو پانی ذخیرہ کرنے کے لیے واٹر ٹینک عطیہ کیے ہیں۔ مزید برآں ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے صحت کے شعبے میں بھی تعاون کیا اور ڈاکٹروں کی ایک ٹیم جزیرے میں بھیجی تاکہ طبّی خدمات فراہم کی جا سکیں۔

اسی طرح احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے منظّم کیے جانے والے قیادتی اور تعلیمی پروگرام مقامی معاشرے میں سماجی بُرائیوں کے خلاف جدوجہد میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کھیلوں کی ٹیموں کی مالی معاونت بھی کرتی ہے، اور سلائی، کھانا پکانے اور بڑھئی کے کام کی تربیت بھی فراہم کرتی ہے۔ یہ اُن متعدد اقدامات میں سے چند ہیں کہ جن کا مقصد جزیرے پر ہنرمند افرادی قوت تیار کرنا ہے۔

مقامی برادریوں اور سرکاری حکّام کے ساتھ قریبی تعاون کے ذریعے احمدیہ مسلم جماعت اور ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کو جزیرے کے ہر فرد کی جانب سے بے حد سراہا اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

درحقیقت محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کا شعار روڈریگز میں محض ایک نعرہ نہیں، بلکہ یہ حقیقتاً اپنی روح اور معنی کے ساتھ زندہ نظر آتا ہے۔

Fleur Anderson MP (Member of the Foreign Affairs Committee, and MP for Putney): السلام علیکم! جلسہ مبارک! امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ سب کو اپنی نیک تمنائیں پیش کرنا میرے لیے بہت خوشی کی بات ہے۔ گذشتہ سال مَیں ذاتی طور پر

آپ کے ساتھ موجود تھی، اور حال ہی میں مجھے اسلام آباد میں منعقد ہونے والے امن سمپوزیم میں شرکت کا موقع بھی ملا، جو میرے لیے بہت بامعنی اور نہایت مؤثر تجربہ تھا۔

مجھے احمدیہ مسلم جماعت کی تمام تقریبات میں شرکت کرنا بہت پسند ہے۔ اور یہ سال ایک بہت ہی خاص سال ہے، کیونکہ اس سال لندن مسجد کی سوویں سالگرہ ہے، جو میرے حلقۂ انتخاب میں واقع ہے۔ اس پر مجھے بہت فخر محسوس ہوتا ہے اور مَیں جانتی ہوں کہ تمام جماعت بھی اس پر فخر کرتی ہے۔ اور اُن ہندوستانی خواتین کی داستان، جنہوں نے ایک ایسی مسجد کی تعمیر کے لیے اپنا سونا عطیّہ کر دیا، جو اُن سے بہت دُور تعمیر ہونی تھی، اور وہ جانتی تھیں کہ وہ اسے کبھی اپنی آنکھوں سے بھی نہیں دیکھ سکیں گی، ہمارے اس دَور کے لیے ایک نہایت طاقتور مثال ہے۔

اور اس وقت، جیسا کہ حضور انور نے بارہا فرمایا ہے اور جیسا کہ امن سمپوزیم میں بھی ارشاد فرمایا، دنیا ایک نہایت نازک اور خطرناک دَور سے گزر رہی ہے۔

ایسے حالات میں ہمیں اس پیغام امن کی اشد ضرورت ہے کہ جو جماعت احمدیہ مسلمہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے، ایسا امن کہ جو ایک غیر فعّال (passive) امن سے کہیں آگے بڑھ کر ایک فعّال (active) امن ہے، اور یہی وہ چیز ہے کہ جس پر آپ ہر روز عمل کرتے ہیں۔ آپ اپنے معاشرے، اپنے دوستوں، اپنے پڑوسیوں، اپنے کام کی جگہوں اور اپنے تعلیمی اداروں میں جا کر اپنے ایمان اور امن کے اس پیغام کو اپنے کردار اور عمل کے ذریعے زندہ کرتے ہیں۔

☆… **David Smith MP (UK's Special Envoy for Freedom of Religion or Belief)**: حضور انور، برطانیہ میں احمدیہ مسلم جماعت کے معزز اراکین اور جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء میں شریک تمام احباب! السلام علیکم! مَیں آپ سب کی خدمت میں دلی نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔

میرے لیے یہ حقیقی اعزاز کی بات ہے کہ مَیں امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی نیک خواہشات آپ تک پہنچا رہا ہوں، خصوصاً اس نہایت اہم موقع پر کہ جب آپ کو برطانیہ میں اپنا ساٹھواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

گذشتہ چھ دہائیوں سے یہ اجتماع ایمان، خدمت اور اجتماعی یکجہتی کے جذبے کے تحت لوگوں کو ایک جگہ جمع کرتا چلا آ رہا ہے۔

برطانیہ کی حکومت مکالمے، رواداری اور باہمی افہام و تفہیم کے فروغ کے لیے احمدیہ مسلم جماعت کی طویل عرصے سے جاری خدمات اور عزم کو تسلیم کرتی ہے اور اس کی قدر کرتی ہے۔ یہ وہ اقدار ہیں کہ جو پُرامن اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والے معاشروں کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

ہم احمدیہ مسلم جماعت کے ان افراد کے ساتھ بھی مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں کہ جو آج بھی دنیا کے مختلف حصّوں میں دشمنی، امتیازی سلوک اور ظلم وستم کا سامنا کر رہے ہیں، جن میں ان کے اپنے مذہب پر عمل کرنے اور آزادی کے ساتھ عبادت کرنے کے حق پر عائد پابندیاں بھی شامل ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کی خلاف ورزیاں دیکھتے ہیں، خصوصاً وہ خلاف ورزیاں کہ جن کا سامنا احمدیہ مسلم جماعت کو کرنا پڑتا ہے، وہاں برطانیہ کی حکومت اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ضروری کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

مَیں گذشتہ کئی برسوں سے جاری خدمت انسانیت، فلاحی سرگرمیوں، بین المذاہب مکالمے اور امن کے فروغ کے لیے آپ کی گراں قدر خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

☆… **David Matas (Canadian Group of Liberal International, Canada)**: السلام علیکم! تعارف کروانے پر بہت شکریہ، مجھے کینیڈا میں احمدیہ مسلم لائرز ایسوسی ایشن کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز حاصل رہا ہے، یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے اور مجھے یہاں موجود ہونے کا موقع ملنے پر بے حد خوشی اور مسرت ہے۔

مَیں امن، مذہبی آزادی اور انصاف کے حق میں حضور انور کے ارشادات کو قدر و تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

مَیں اس بابرکت اور ایمان افروز اجتماع کے انعقاد پر یہاں موجود تمام احباب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور آپ سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆… **The Rt Revd Gordon Kennedy (Moderator of the General Assembly of the Church of Scotland)**: امسال جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت پر آپ کا بہت شکریہ۔ مجھے افسوس ہے کہ مَیں اس موقع پر آپ کے ساتھ شامل نہیں ہو سکا۔ مَیں چرچ آف سکاٹ لینڈ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے امسال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام احباب کی خدمت میں سلام اور نیک تمناؤں کا پیغام پیش کرتا ہوں۔

ہم شہزادۂ امن خداوند یسوع مسیح کے پیروکار ہونے کی حیثیت سے اپنے معاشروں میں امن کے قیام اور ہر قسم کی ٹوٹ پھوٹ اور محرومی کے ازالے کے لیے دعا اور کوشش کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ آپ کا یہ اجتماع آپ کے اتحاد، باہمی افہام و تفہیم اور باہمی احترام کے فروغ کے مقاصد کو آگے بڑھانے کا ذریعہ بنے۔

☆… **Sir Mark Rowley (Metropolitan Police Commissioner)**: مجھے کئی مرتبہ افراد جماعت سے ملاقات کرنے کا موقع ملا ہے اور سب سے بڑھ کر مجھے حضور انور سے ملاقات کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے۔

مَیں جانتا ہوں کہ دیانت داری، حوصلہ، جوابدہی، احترام اور ہمدردی جیسی اقدار کا عظیم ابراہیمی مذہب اور دیگر مذاہب کی تعلیمات سے بھی گہرا تعلق ہے، یہی اقدار ہماری لندن میں پولیسنگ کے طریق کار میں بھی بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔

ہمارے لیے کمیونٹی کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھنا سب سے زیادہ اہم ہے، خصوصاً ایسے مشکل حالات میں کہ جب مختلف سمتوں سے خطرات میں اضافہ ہو رہا ہے اور حالیہ واقعات نے ظاہر کیا ہے کہ ان میں سے بعض خطرات نے آپ کی جماعت کو بھی متاثر کیا ہے۔ اسی لیے ہم اس عزم میں پہلے سے زیادہ مضبوط ہیں کہ نفرت پر مبنی جرائم کا زیادہ مؤثر انداز میں مقابلہ کریں گے اور تمام کمیونٹیز کو ہر قسم کے خطرات بشمول دہشت گردی سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

میٹروپولیٹن پولیس کے ساتھ آپ کی مسلسل حمایت اور تعاون پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اور آپ کے اس خصوصی دن کے موقع پر اپنی دلی نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔

☆… **Maria Ulfah Anshor (Former Commissioner of National Commission on Violence Against Women, Indonesia)**: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مَیں انڈونیشیا کے عوام کی جانب سے امن اور یکجہتی کے پُرخلوص جذبات اس عظیم الشان اور بابرکت اجتماع، جلسہ سالانہ برطانیہ، کے تمام شرکاء کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔

آج مَیں اُن تمام لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جو انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں تاکہ ہر قسم کے تشدد اور امتیازی سلوک کا خاتمہ کیا جا سکے اور جو انسانی حقوق کے فروغ کے لیے سرگرم عمل ہیں۔

اعداد و شمار کے مطابق انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کو مذہبی آزادی پر عائد پابندیوں، عبادت گاہوں پر حملوں، جبری بندشوں، دھمکیوں، جبری بے دخلی اور سماجی اخراج جیسے مسائل کا مسلسل سامنا رہا ہے۔

بحیثیت انسانی حقوق کی تنظیم، ہمارا پختہ یقین ہے کہ کسی بھی تہذیب کا حقیقی معیار اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے کمزور طبقات کے ساتھ کس طرح پیش آتی ہے اور کس طرح ان کے بنیادی حقوق، بشمول ضمیر اور مذہب کی آزادی، کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔

ان تمام چیلنجز کے باوجود کہ جن کا احمدیہ مسلم جماعت کو مسلسل سامنا ہے، جماعت امن، انسانیت کی خدمت، فلاحی کاموں اور پُرامن جدوجہد کے لیے اپنے غیر متزلزل عزم کے ذریعے ہمیں متاثر کرتی ہے۔

آپ کا دائمی پیغام محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں انڈونیشیا اور پوری دنیا کے لیے ایک اخلاقی بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

مَیں نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت تعلیم، خواتین کو بااختیار بنانے اور معاشرے میں خواتین کی فعّال شرکت کو کتنی اہمیت دیتی ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانا اُس وقت ممکن ہوتا ہے کہ جب انہیں سیکھنے، قیادت کرنے اور آنے والی نسلوں کی تربیت کرنے کے لیے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں، اور یہ سب ایک ایسے ماحول میں ہو جو کہ خوف، امتیازی سلوک اور تشدد سے پاک ہو۔

آخر میں مَیں احمدیہ مسلم جماعت کے لیے اپنی گہری قدر دانی اور تشکر کے جذبات پیش کرنا چاہتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

☆… **Hon. Professor Peter Anyang' Nyong'o (Governor of Kisumu County, Kenya)**: ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جسے کینیا، بالخصوص کسومو میں احمدیہ مسلم جماعت کے افراد کو جاننے اور اُن کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز حاصل رہا ہے، مَیں امسال جلسہ میں شامل تمام شرکاء کی خدمت میں دلی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ بطور گورنر کسومو مَیں احمدیہ مسلم جماعت کے انسانی خدمت کے منصوبوں، تعلیم کے فروغ اور عالمی امن کے قیام کے لیے غیر متزلزل عزم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

☆… **Rt Hon Lord Alton of Liverpool KCSG KCMCO (Chair of the Joint Committee on Human Rights)**: یہ میرے لیے باعث مسرت اور اعزاز ہے کہ مجھے یہاں اس شاندار اجتماع میں جمع ہونے والی برطانیہ کی احمدیہ مسلم جماعت کو اپنی نیک تمناؤں کا پیغام پیش کرنے کا موقع ملا ہے۔

محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں، اس جذبے کی بہترین عکاسی کرتا ہے کہ جس کی آپ نمائندگی کرتے ہیں، تاہم اس کے باوجود دنیا کے بہت سے حصّوں میں احمدیوں کے ساتھ نہایت افسوس ناک اور قابل مذمت سلوک کیا جاتا ہے۔

انسانی حقوق کے عالمی منشور کے آرٹیکل ۱۸ر میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے عقیدے کو اختیار کرے، عقیدہ نہ رکھے، یا اپنے عقیدے کو تبدیل کرے۔ لیکن احمدیوں کے معاملے میں اس حق کی مسلسل خلاف ورزی کی جاتی ہے اور ہر روز یہ حقیقت سامنے آتی ہے۔

ہمیں مذہبی آزادی کو تمام لوگوں، بشمول ہماری قابل احترام احمدیہ مسلم جماعت، کے لیے ایک عملی حقیقت بنانا ہوگا۔

☆… **Lamin Jabbi Esq. (Minister for Communications and Digital Economy, The Gambia)**: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! حضور انور، معزز بزرگو، پیارے بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یہ میرے لیے نہایت عظیم اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اس تاریخی اجتماع کے سامنے کھڑے ہونے کا موقع ملا ہے۔ مَیں آپ سب کی خدمت میں جمہوریہ گیمبیا کی حکومت اور ثابت قدم عوام کی جانب سے انتہائی گرمجوشی اور برادرانہ جذبات پر مشتمل سلام پیش کرتا ہوں۔

اس موقع پر مجھے یہ خاص اعزاز بھی حاصل ہے کہ مَیں جمہوریہ گیمبیا کے عزت مآب صدر مملکت جناب آداما بارو (His Excellency Adama Barrow) کی جانب سے خصوصی سلام کا پیغام بھی آپ تک پہنچاؤں۔ وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت قومی ترقی کا ایک نہایت قیمتی ستون ہے اور ریاست کی تعمیر و ترقی میں ایک قابل اعتماد شراکت دار ہے۔

یہ دیرپا شراکت داری ہمارے نہایت قابل، صاحب بصیرت اور حوصلہ افزا امیر محترم بابا ایف ٹراولی صاحب (Baba F.Trawally) کی عظیم قیادت کے زیر سایہ مزید مضبوط ہو رہی ہے۔ اُن کی انتھک محنت نے جماعت کی کوششوں کو ہماری ریاستی تعمیر کے اہداف کے ساتھ ہم آہنگ کیا ہے اور انہیں حقیقی قومی ترقی کی صورت میں نمایاں کیا ہے۔

کئی دہائیوں سے احمدیہ مسلم جماعت ہمارے ملک کی ترقی میں ایک فعّال اور ناگزیر کردار ادا کرنے والی معمار رہی ہے۔ گیمبیا میں ہمارے معاشرتی ڈھانچے پر آپ کے گہرے اثرات روزمرہ کی حقیقت ہیں۔

تعلیم کے میدان میں آپ نے روبو (robbo) سکولز

کے ذریعے علم کی شمعیں روشن کی ہیں اور موبائل کلینکس کے ذریعے زندگی بچانے والی طبی سہولیات اور وقار کو ضرورت مند افراد کی دہلیز تک پہنچایا ہے۔ پائیدار بنیادی ڈھانچے کے حوالے سے ہیومینٹی فرسٹ اور انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کی مثالی کوششوں کے ذریعے آپ ہمارے دیہی علاقوں کے منظرنامے کو عملی طور پر تبدیل کر رہے ہیں۔

آپ کے ماہر انجینئرز اور آرکیٹیکٹس نے مثالی دیہات کو قابل اعتماد شمسی توانائی کے نظام اور صاف، زندگی بخش پانی کی سہولیات سے آراستہ کیا ہے۔

آپ کے فوڈ باسکٹ منصوبے اور زرعی سرگرمیوں کے فروغ کے ذریعے ہم مکمل غذائی خودکفالت کی جانب بڑھ رہے ہیں، جبکہ آپ کا ٹیکنیکل کالج ہماری نوجوان نسل کو وہ فنی مہارتیں فراہم کر رہا ہے کہ جن کے ذریعے وہ اپنے ہاتھوں سے ہماری قوم کی تعمیر کر سکیں گے۔

آفات اور ہنگامی حالات میں بھی آپ ہمیشہ اوّلین صفوں میں موجود رہے ہیں، اور بلا کسی تفریق کے ہر ایک کی مدد کے لیے فوری طور پر میدان عمل میں آتے ہیں۔

مزید برآں بحیثیت وزیر مواصلات اور ڈیجیٹل معیشت مَیں اس بات کو بھی نمایاں کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مسلم ٹیلی وژن احمدیہ (MTA) کے ذریعے ہمارے میڈیا کے منظرنامے میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔

یہ ٹیلی وژن چینل محض ایک نشریاتی پلیٹ فارم نہیں، بلکہ پورے مغربی افریقہ میں سماجی اور معاشی ترقی کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

مقامی نوجوانوں کو جدید ڈیجیٹل مہارتوں اور براڈکاسٹ انجینئرنگ کی تربیت دے کر یہ ادارہ انسانی سرمایہ کی ترقی کے لیے ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ روزگار کے مواقع پیدا کرتا ہے، مقامی معیشتوں کو فروغ دیتا ہے اور لوگوں کو عالمی سطح پر اپنی آواز پہنچانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

ڈیجیٹل شمولیت کے اپنے عزم کے ذریعے یہ ٹیلی وژن چینل دیہی اور شہری آبادیوں کے درمیان فاصلے کو کم کر رہا ہے اور علم کی روشنی اور اسلام کے حقیقی پُرامن پیغام کو ہر گھر تک پہنچا رہا ہے۔

یہاں موجود ہزاروں افراد اور دنیا بھر میں دیکھنے والے لاکھوں ناظرین کے لیے میرا پیغام ہے کہ آپ کی قربانیاں صرف گیمبیا ہی نہیں بلکہ تقریباً نصف ارب آبادی رکھنے والے پورے مغربی افریقہ میں زندگیوں کو بدل رہی ہیں۔

آپ بھوکوں کو کھانا فراہم کر رہے ہیں، نوجوانوں کو تعلیم دے رہے ہیں اور بے آواز لوگوں کو آواز عطا کر رہے ہیں۔

مزید برآں جیسا کہ گیمبیا اس سال دسمبر ۲۰۲۶ء میں ہونے والے صدارتی انتخابات کے ایک اہم مرحلے کے قریب پہنچ رہا ہے، اس نازک وقت میں ہم نہایت عاجزی کے ساتھ حضور انور اور پوری جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں، ہم آپ کی پُرخلوص دعاؤں کے طلب گار ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی کامل مدد اور نصرت کے ذریعے امن، اتحاد اور ہم آہنگی ہماری قوم کی حفاظت کرتی رہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو ہمیشہ سلامت رکھے اور احمدیہ جماعت اور گیمبیا کے درمیان محبت اور تعاون کے تعلقات کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ بہت شکریہ۔

☆… Aquinas Quansah (Deputy High Commissioner of the Republic of Ghana to the United Kingdom): مَیں آج یہاں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ مَیں اپنے آپ کو اس جماعت کا ایک حصّہ سمجھتا ہوں، مَیں رکن پارلیمنٹ رہ چکا ہوں اور یہ بتاتے ہوئے مجھے فخر محسوس ہوتا ہے کہ میرا تعلق گھانا کے اُس پہلے شہر سے ہے کہ جہاں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

آج مَیں آپ سب کے ساتھ شامل ہو کر بہت فخر اور خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

جب مَیں یہاں آیا، تو مَیں اپنے گھر کے لیے تین چیزیں ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ روحانی طور پر میرا دل سیر ہو گیا ہے، جسمانی طور پر مَیں نے کھانا کھایا ہے اور جب مَیں واپس جا رہا ہوں، تو آپ نے مجھے کچھ کھانا ساتھ بھی دیا ہے تا کہ مَیں اسے گھر لے جا سکوں۔ یہی تو محبت کی حقیقت ہے۔

اور میرا یقین ہے کہ اگر دنیا آپ کے اس پیغام کو کہ جس پر ہم آج عمل کر رہے ہیں، یعنی محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کو اپنا نصب العین بنا لے، تو میرا ایمان ہے کہ دنیا میں نہ مزید جنگیں رہیں گی اور نہ ہی نفرت باقی رہے گی۔

مَیں آپ سب کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں اور آپ کے لیے بہترین خواہشات رکھتا ہوں۔

☆… His Excellency Morie Komba Manyeh (Sierra Leone High Commissioner to the United Kingdom): السلام علیکم! آج یہاں موجود ہونا میرے لیے باعث اعزاز ہے، اور اس سے بھی بڑھ کر میرے لیے یہ ایک اعزاز کی بات ہے کہ مجھے یہ پیغام پیش کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔

مَیں ایک ایسے ملک یعنی سیرالیون سے تعلق رکھتا ہوں کہ جس نے جنگ کا سامنا کیا ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ امن کی کیا اہمیت اور قدر ہے۔ اسی لیے جب آپ کہتے ہیں کہ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں، تو ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔

مَیں یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ابھی حال ہی میں ایکوواس (ECOWAS) سربراہی اجلاس کی میزبانی کی، جہاں پورے اجلاس کی کارروائیوں میں امن ایک نمایاں موضوع رہا۔

مَیں یہ بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے موجودہ سربراہ مملکت عزت مآب جناب صدر جولیس ماآڈا بایو (His Excellency President Julius Maada Bio) نے ہمیشہ امن کو اپنی حکمرانی کے اہم اصولوں میں شامل رکھا ہے۔ جب وہ ایک نوجوان فوجی افسر تھے تو انہوں نے اقتدار ایک سویلین حکومت کے حوالے کیا، اور اُس وقت سے امن اُن کے طرز حکمرانی کا ایک نمایاں حصّہ رہا ہے۔

لہٰذا میں آپ سے کہتا ہوں کہ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام اُس دنیا کے لیے، جو اس وقت مشکلات سے دوچار ہے، نہایت اہم ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کا امن کا پیغام پوری دنیا میں گونجتا رہے۔

☆… Rt Rev Bishop Philip Mounstephen (Bishop of Winchester): احمدیہ مسلم جماعت کے پیارے دوستو! مجھے جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر آپ کی خدمت میں حمایت اور یکجہتی کا پیغام بھجوانے پر بہت خوشی ہے، چند سال قبل آپ کے ساتھ گزارے ہوئے وقت کی میری بہت سی خوشگوار یادیں وابستہ ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ آج مَیں آپ کے ساتھ موجود نہیں۔ مَیں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا بھر میں مذہب یا عقیدے کی آزادی کے مقصد کے لیے میری فکر اور عزم بدستور قائم ہے۔

مَیں بخوبی آگاہ ہوں کہ دنیا کے مختلف حصّوں میں آپ کی جماعت کو مسلسل مشکلات اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میرے خیال میں یہ انتہائی ناانصافی ہے۔

مَیں مضبوطی سے آپ کے اس حق کے لیے کھڑا ہوں کہ آپ اپنے مذہب پر اُس طریقے سے عمل کر سکیں کہ جسے آپ درست سمجھتے اور جس پر آپ کا ایمان ہے۔

براہ کرم یہ جان لیں کہ مَیں آپ کا حامی ہوں اور آپ کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوں۔

☆… Rt Hon Wes Streeting MP (Secretary of State Defence): مَیں اِلفرڈ نارتھ (Ilford North) سے رکن پارلیمنٹ ہوں اور مَیں آپ سب کے لیے اس جلسہ کی انتہائی کامیابی کے لیے دلی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ مَیں آج آپ کے ساتھ موجود نہیں، لیکن یہاں ریڈبرج (Redbridge) میں ایک مقامی رکن پارلیمنٹ کی حیثیت سے مَیں نے بذات خود احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے پیش کی جانے والی عظیم خدمات کا مشاہدہ کیا ہے۔

آپ کی سخاوت، آپ کا بے لوث جذبۂ خدمت اور دوسروں کی مدد کے لیے آپ کی کوششیں آپ کے ایمان کی بہترین تعلیمات اور روایات کی عکاسی کرتی ہیں۔

مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آپ اس جلسہ سے بھرپور لُطف اندوز ہوں گے اور یہ آپ کے لیے ایک فائدہ مند اور روحانی طور پر تقویت بخش تجربہ ثابت ہوگا۔

☆… Rt Hon Sir Edward Davey MP (Leader of the Liberal Democrats, and Vice Chair of the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community): السلام علیکم! مجھے برطانیہ اور دنیا بھر میں موجود احمدیہ مسلم جماعت کے اپنے تمام پیارے دوستوں کو جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی دلی اور پُرخلوص نیک تمنائیں پیش کرتے ہوئے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

بطور قائد لبرل ڈیموکریٹس یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے کہ مَیں اپنی اور اپنی پارٹی کی جانب سے احمدیہ مسلم جماعت کے تمام افراد کو اس نہایت خصوصی موقع پر گرمجوشی سے سلام اور نیک خواہشات پیش کروں۔

ایک صدی سے زائد عرصہ قبل چند افراد کی معمولی سی تعداد سے شروع ہونے والے اس اجتماع کو آج ہزاروں افراد کو دنیا بھر سے جمع کرنے والی عظیم الشان تقریب کی صورت میں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہے۔ لیکن اس اجتماع کی اصل طاقت محض اس کے حجم میں نہیں، بلکہ اُس پیغام میں ہے کہ جو اس کا مرکز ہے۔

بحیثیت رکن پارلیمنٹ مجھے مختلف معاشروں میں آپ کے ایمان کے مثبت اثرات کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے، خواہ وہ انتھک فلاحی خدمات ہوں، نوجوانوں کی صفائی مہمات، خون کے عطیات کی مہمات، یا بحران کے وقت ضرورت مند افراد کی مدد کے لیے آپ کا عزم ہو۔ آپ کی جماعت ہمیشہ عوامی خدمت کے میدان میں صف اوّل میں موجود رہتی ہے۔ ہماری وسیع تر سوسائٹی کی فلاح و بہبود کے لیے آپ کی یہ لگن اور خدمت کا جذبہ حقیقتاً قابل تحسین اور باعث تحریک ہے۔

بعد ازاں امیر صاحب کی ہدایت پر حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے قبل مکرم فرید احمد صاحب نیشنل سیکرٹری اُمور خارجہ نے جن ۸؍ معززین کرام کی جانب سے موصول ہونے والے تحریری پیغامات پڑھ کر سنائے، ان کے نام بالترتیب درج ذیل ہیں۔

Sir Keir Starmer MP (Former Prime Minister of the United Kingdom), Rt Hon John Swinney MSP (Member of the Scottish Parliament and First Minister of Scotland), Harpreet Uppal MP (Member of Parliament for Huddersfield), Cllr Zakir Choudhry (Lord Mayor of Birmingham), Rt Hon Jeremy Hunt MP (Former Foreign Secretary of the United Kingdom), Richard Baker MP (Member of Parliament for Glenrothes and Mid Fife), Luke Taylor MP (Member of Parliament for Sutton and Cheam and Treasurer of the APPG for the Ahmadiyya Muslim Community), Congresswoman Iliana Guadalupe Calles Domínguez (Vice President of the Central American Parliament in Guatemala)

سب سے پہلے سابق وزیر اعظم برطانیہ Sir Keir Starmer MP کی جانب سے بحیثیت وزیر اعظم برطانیہ ارسال کردہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا: مجھے خوشی ہے کہ مَیں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء میں شامل ہونے والے تمام احباب کو اپنی دلی مبارک باد اور نیک تمنائیں پیش کر رہا ہوں۔

مَیں جانتا ہوں کہ یہ ایک تاریخی اجتماع ہے، کیونکہ یہ برطانیہ کا ساٹھواں جلسہ سالانہ ہے، جو ملک بھر اور دنیا کے مختلف حصّوں سے آنے والے شرکاء کو اتحاد، اخوّت اور امن کے جذبے کے ساتھ یکجا کرتا ہے۔

……باقی صفحہ ۴۰ پر……

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء: اجلاس مستورات کی کارروائی

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ محبت الٰہی کا زندہ ثبوت''، ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول'' اور ''نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ'' کے عناوین پر سیر حاصل تقاریر

آج مستورات کی جلسہ گاہ میں کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ اجلاس کی صدارت نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے مکرمہ ڈاکٹر قرۃ العین عینی صاحبہ نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ منصورہ امینی صاحبہ نے سورۃ آل عمران کی آیات ۱۹۱ تا ۱۹۵ کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کیا۔ مکرمہ رضوانہ شمس صاحبہ نے منظوم کلام از کلامِ محمود ''تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم'' پیش کیا۔

مستورات کے اجلاس کی پہلی تقریر ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ (معاونہ صدر واقفات نو۔ لجنہ اماء اللہ برطانیہ) کی انگریزی زبان میں تھی جس کا عنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ محبت الٰہی کا زندہ ثبوت'' تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ محبت الٰہی کا زندہ ثبوت

ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ (معاونہ صدر واقفات نو۔ لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ نے سورت آل عمران کی آیت ۳۲ کی تلاوت سے تقریر کا آغاز کیا: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو، تب اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔

پھر بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت حاصل کرنے کا راستہ واضح کر دیا ہے، اور وہ راستہ صرف دعووں یا زبانی عقیدت کا نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی محبت کا زندہ ثبوت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم پیدا ہوئے، نہ کوئی سلطنت تھی اور نہ مال و دولت، لیکن اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے آپؐ کو ایسی عزت عطا فرمائی کہ پورا عرب آپ کو ''صادق'' اور ''امین'' کے لقب سے یاد کرتا تھا۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی عزت خود قائم کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

حضرت خدیجہؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی بھی اللہ تعالیٰ کی خاص محبت کی ایک عظیم مثال ہے۔ انہوں نے اپنا سارا مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیاوی آسائشوں کو اختیار کرنے کے بجائے وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ابتدا ہی سے اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار تھا۔ یہی محبت آپ کو بار بار غارِ حرا لے جاتی، جہاں آپ تنہائی میں عبادت کرتے، دعا کرتے اور اپنے رب کی قربت تلاش کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے غیر معمولی مجاہدہ کیا، تب اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اپنی کامل وحی نازل فرمائی اور قرآن کریم جیسی عظیم نعمت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک اور عظیم اظہار قبلہ کی تبدیلی کے واقعہ میں نظر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ خواہش تھی کہ نماز کا رخ بیت اللہ کی طرف ہو۔ آپؐ نے اس خواہش کا اظہار بلند آواز میں نہیں کیا، مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل کی کیفیت کو جان لیا اور قرآن کریم میں حکم نازل فرمایا کہ اب آپ اپنا رخ مسجدِ حرام کی طرف کریں۔ اس طرح پوری امت کا قبلہ ہمیشہ کے لیے بیت اللہ قرار دیا گیا۔ یہ واقعہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی خاموش خواہشوں کو بھی پورا فرماتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کا حق ادا کیا۔ آپؐ نے ہر قسم کی تکلیف برداشت کی، طائف میں پتھر کھائے، مکہ میں بائیکاٹ برداشت کیا، فاقے کاٹے، کھجور کے پتوں کی چٹائی پر لیٹتے اور راتوں کو لمبی عبادت میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ پاؤں مبارک سوج جاتے۔ حتیٰ کہ بیماری کے آخری ایام میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شدید کمزوری کے باوجود نماز باجماعت کی اہمیت کے باعث مسجد تشریف لے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کیفیت کو ''شریعتِ محبت'' قرار دیا، یعنی محبت انسان کو عام فرائض سے بھی بڑھ کر قربانی پر آمادہ کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا مقام عطا فرمایا کہ خود اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو بھی حکم دیا کہ وہ آپؐ پر درود و سلام بھیجیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود پڑھنا دراصل ہماری اپنی روحانی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل عزت پہلے ہی حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس محبت کی وجہ سے اپنے محبوبؐ کی حفاظت بھی فرمائی۔ مکہ کے سرداروں نے بارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی مگر ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیروں کو ناکام بنا دیا۔ ہجرت کی رات کفار نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بحفاظت نکال لیا۔ غارِ ثور میں مکڑی کے جالے اور کبوتر کے گھونسلے کے ذریعہ حفاظت فرمائی۔ اسی طرح کسریٰ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پھاڑ دیا اور آپؐ کو گرفتار کرنے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسی رات اس کی حکومت ختم کر دی۔

قرآن کریم نے مومنوں کو یہ بھی سکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کس قدر ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کے سامنے انتہائی ادب اختیار کرو، کیونکہ یہی ادب اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا کا ذریعہ بنتا ہے۔ تقریر میں اس اصول کو خلافت کے ساتھ بھی جوڑا گیا کہ جسے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے لیے منتخب فرمائے، اس کا احترام، اطاعت اور ادب بھی ایمان کا حصہ ہے۔

صحابہؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک عظیم مظہر تھی۔ انہوں نے اپنی جان، مال اور ہر آسائش کو دین پر قربان کر دیا۔ حضرت زیدؓ کا یہ جواب کہ وہ اپنی جان قربان کر سکتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی نہ چبھے، صحابہؓ کی بے مثال محبت کی عکاسی کرتا ہے۔ حضرت ابوسفیان جیسے دشمن کو بھی یہ اعتراف کرنا پڑا کہ دنیا میں کسی نے اپنے قائد سے ایسی محبت نہیں کی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے آپؐ سے کی۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعودؑ نے بھی واضح فرمایا کہ حقیقی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی انسان کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس کے دل میں اللہ کی سچی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے یہ دعا سکھائی کہ اے اللہ! مجھے اپنی محبت، اپنے محبوب بندوں کی محبت اور ایسے اعمال عطا فرما جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دیں، اور اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی توجہ دلائی ہے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اسے یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے اتنی محبت فرمائی کہ فرمایا: ''میں اپنے ان بھائیوں سے ملنے کا خواہش مند ہوں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صرف اپنے زمانے کے لوگوں تک محدود نہیں تھی بلکہ قیامت تک آنے والے ہر سچے مومن کے لیے تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بے شمار ذمہ داریوں سے بھرپور تھی۔ آپؐ عبادت بھی کرتے، لوگوں کی تعلیم و تربیت بھی فرماتے، ریاست کے امور بھی چلاتے، عدل و انصاف بھی قائم کرتے اور اپنے گھر والوں کے حقوق بھی ادا کرتے، مگر اس کے باوجود رات کے آخری حصے میں تنہا اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر عبادت کرتے۔ خصوصاً خواتین کو یہ نصیحت کی گئی کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور سیرت کا نقش قائم کریں تا کہ وہ دنیا کے غلط نمونوں کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کو اپنا آئیڈیل بنائیں۔

آخر میں یہ بیان کیا گیا کہ تئیس برس کی مسلسل قربانیوں کے بعد جب دین مکمل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا۔ آپؐ نے دنیا پر اپنے رب کی رفاقت کو ترجیح دی اور آخری الفاظ ''الرفیق الاعلیٰ'' ادا کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرنے، ان کی کامل اطاعت اختیار کرنے، ان سے سچی محبت پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

☆...☆...☆

اس اجلاس کی دوسری تقریر ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بنیادی قرآنی حقیقت کو اجاگر کیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا واحد اور کامل ذریعہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی ہے۔ اس ضمن میں سورت آلِ عمران کی آیت قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ کو بنیاد بناتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے حصول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے سے وابستہ فرمایا ہے۔

تقریر میں بیان کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے قبل بھی توحید پر قائم، صادق، امین اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، لیکن آپؐ کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو اپنے رب کی تلاش اور اس کی محبت کا حصول تھا۔ اسی شوق نے آپؐ کو غارِ حرا کی تنہائیوں میں عبادت، دعا اور غور و فکر کی طرف متوجہ رکھا جہاں آپؐ کئی کئی دن اللہ تعالیٰ کے حضور راز و نیاز میں مشغول رہتے تھے۔ یہ عبادت محض ظاہری رسم نہیں بلکہ خالص عشقِ الٰہی کا اظہار تھی۔

پہلی وحی کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے نبوت کی عظیم ذمہ داری قبول کی۔ حضرت خدیجہؓ کی گواہی سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ نہ صرف حقوق اللہ بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی بے مثال تھے۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا سہارا بنتے، محتاجوں کی مدد فرماتے اور مہمان نوازی میں اعلیٰ نمونہ قائم کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غار کی تنہائی سے نکال کر دنیا کی اصلاح اور ہدایت کے عظیم منصب پر فائز فرمایا۔

آپ نے تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت، شجاعت اور خدا تعالیٰ سے بے مثال محبت کا ذکر کرتے ہوئے اس تاریخی واقعہ کو بیان کیا کہ جب قریش نے دنیاوی نعمتوں کی پیشکش کے بدلے تبلیغِ اسلام ترک کرنے کی شرط رکھی تو آپؐ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ اگر ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے

رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول

ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ (سابق صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

پر چاند بھی رکھ دیا جائے تب بھی آپؐ اپنے مشن سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس واقعہ کو خدا تعالیٰ کی محبت اور احکامِ الٰہی کی کامل اطاعت کی عظیم مثال قرار دیا ہے۔

پھر مکہ مکرمہ کے تیرہ سالہ دورِ ابتلا کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شدید جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور معاشی مظالم کے باوجود آنحضرت ﷺ نے کبھی شکایت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہر تکلیف کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے برداشت فرمایا۔

اسی طرح آپ نے واقعۂ طائف کو محبتِ الٰہی، صبر اور رحمت کا عظیم شاہکار قرار دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی وہ درد بھری دعا پیش کی جس میں آپؐ نے اپنی تمام بے بسی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی مگر اپنی قوم کے لیے ہدایت اور رحمت ہی طلب کی۔ جب پہاڑوں کے فرشتے نے اہلِ طائف کو تباہ کرنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے ان کی آئندہ نسلوں کے لیے ہدایت کی دعا کی۔ یہ واقعہ آپؐ کی خدا تعالیٰ سے کامل وابستگی اور بنی نوع انسان سے بے مثال شفقت کا روشن ثبوت ہے۔

تقریر میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ آنحضرت ﷺ کی پوری زندگی خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف تھی۔ قرآن کریم کی آیت قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بیان کیے گئے کہ آنحضرت ﷺ کی نماز، قربانیاں، زندگی اور وفات سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تھیں اور آپؐ فنافی اللہ ہونے کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔

نماز محبتِ الٰہی کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے، چنانچہ نماز آنحضرت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔ عبادت کے دوران آپؐ کے سینۂ مبارک سے ہانڈی کے اُبلنے جیسی آواز آتی تھی اور نماز میں طویل قیام کے باعث آپؐ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کیفیت کو خدا تعالیٰ کے احسانات پر مسلسل شکر گزاری اور محبت کے جذبے کا اظہار قرار دیا ہے۔

تقریر میں اس حقیقت کو بھی نمایاں کیا گیا کہ دشمنانِ اسلام کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی ازدواجی زندگی پر کیے جانے والے اعتراضات حقیقت سے بعید ہیں، کیونکہ حضرت عائشہؓ کی روایات سے ثابت ہے کہ آپؐ اپنی ازواج سے اجازت لے کر راتوں کو عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی آخری بیماری میں بھی شدید کمزوری کے باوجود جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی کو مقدم رکھا۔

مزید بیان کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ ذکرِ الٰہی سے معمور تھا۔ آپؐ نے زندگی کے ہر موقع کے لیے دعائیں سکھا کر امت کو ہر حال میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کی تعلیم دی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے مطابق یہی مسلسل ذکرِ الٰہی آنحضرت ﷺ کی خدا تعالیٰ سے کامل محبت کا عملی اظہار تھا، جس کا اثر آج تک مسلمانوں کی روزمرہ زندگی میں نمایاں ہے۔

پھر مقررہ نے اس امر پر زور دیا کہ اسلام کی کامل تعلیم حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو یکساں اہمیت دیتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی عملی زندگی سے واضح فرمایا کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس زمانہ میں دجالی فتنوں سے بچنے کے لیے آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی اور اپنی نسلوں کی دینی تربیت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

تقریر کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ پُرشوکت اقتباس پیش کیا گیا جس میں آپؑ نے فرمایا کہ وہ جو عرب کے بیابان میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا وہ دراصل اس فنافی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا، جس نے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا اور دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت سے منور کر دیا۔

آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی رسول کریم ﷺ کی کامل پیروی، محبتِ الٰہی کے حصول، عبادت، ذکرِ الٰہی اور اپنی نسلوں کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا پاک منظوم کلام از درثمین ''خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار'' محترمہ سلونی رشید صاحبہ نے نہایت پرترنم انداز میں پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرمہ فرزین قریشی صاحبہ نے انگریزی زبان میں ''نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ'' کے موضوع پر کی، جس میں آپ نے اپنے قبولِ احمدیت کے سفر، خلافت سے وابستگی، دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے خلافت کے بابرکت نظام کے ذریعہ ہر مرحلہ پر آپ کی راہنمائی اور تربیت فرمائی۔

آپ نے بیان کیا کہ ۲۰۰۱ء میں میری والدہ اچانک وفات پا گئیں۔ اس سانحہ نے مجھے زندگی کی حقیقت، موت اور آخرت کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے احساس ہوا کہ ایک دن ہر انسان نے اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے، چنانچہ میں نے دعا اور غور و فکر کے ساتھ حق کی تلاش شروع کی۔

ان کا کہنا تھا کہ بعد میں مجھے احساس ہوا کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کو بہت پہلے سے حق کی قبولیت کے لیے تیار کر رہا تھا۔ بچپن ہی سے صحیح بات اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش میرے دل میں موجود تھی۔ سکول کے زمانہ میں اسلام کے بارے میں بعض سوالات نے مجھے حقیقی اسلامی تعلیمات کی تلاش کی طرف متوجہ کیا۔

آپ نے بتایا کہ والدہ کی وفات کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ بعض رشتہ دار احمدی مسلمان ہونے کی وجہ سے ایک تقریب میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس واقعہ نے میرے دل میں جماعت احمدیہ کے متعلق جاننے کا اشتیاق پیدا کیا۔ بعد ازاں ''احمد المہدی'' نامی کتاب نے میرے بہت سے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے اور ہر دعویٰ قرآن کریم، احادیث

نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ

مکرمہ فرزین قریشی صاحبہ (سیکرٹری نومبائعات۔ ھیورنگ۔ برطانیہ)

اور عقلی دلائل کی روشنی میں پیش کیا گیا تھا جس سے میں بہت متاثر ہوئی۔

آپ نے مزید کہا کہ تحقیق کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امتِ مسلمہ ایک موعود مسیح کی منتظر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور نشانات کا مطالعہ خصوصاً رمضان کے سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی نے مجھ پر گہرا اثر ڈالا۔ اس کے بعد میں نے نہایت الحاح سے دعا شروع کر دی کہ اگر احمدیت حق ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے سچائی تک پہنچادے۔ پھر مجھے ایک خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی جس نے میرے یقین میں مزید اضافہ کر دیا۔

آپ نے مزید بتایا کہ اسی زمانے میں مَیں نے جماعت احمدیہ اور نظامِ خلافت کے بارے میں مزید جاننا شروع کیا اور ایم ٹی اے کی نشریات دیکھنے لگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطابات سنتے ہوئے میرے دل میں خلافت کی محبت پیدا ہوتی گئی اور مجھے روحانی سکون حاصل ہونے لگا۔

پھر آپ نے بتایا کہ مسلسل مطالعہ، دعا اور تحقیق کے بعد مجھے کامل اطمینان حاصل ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ ہستی ہیں جن کا وعدہ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اپریل ۲۰۰۲ء میں مَیں نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

اپنے قبولِ احمدیت کے بعد کے حالات بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میرے والد کو جب اس فیصلہ کا علم ہوا تو گھر کا ماحول کشیدہ ہوگیا اور مجھے مخالفت اور تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم انہی دنوں جماعت کی ایک عہدیدار خاتون کی طرف سے خیریت دریافت کرنے کے لیے آنے والا فون میرے لیے بہت حوصلہ افزا ثابت ہوا اور مجھے یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑتا۔

آپ نے مزید بیان کیا کہ بعد ازاں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا۔ اسی دوران ایک خواب میں حضورؒ نے محبت سے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''میری جماعت میں خوش آمدید۔'' اگلے ہی دن حضورؒ کا خط موصول ہوا جس میں دعا، استقامت اور خلافت سے وابستگی کی نصیحت فرمائی گئی تھی۔ یہ واقعہ میرے ایمان کے لیے عظیم تقویت کا باعث بنا۔

ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ واٹرلو سٹیشن پر ایک احمدی مسلمان سے مختصر ملاقات ہوئی جس نے مجھے ایمان پر ثابت قدم رہنے اور خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے کی نصیحت کی۔ اس ملاقات نے بھی مجھے غیر معمولی حوصلہ عطا کیا۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے حوالہ سے آپ نے کہا کہ جب میں نے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کا ارادہ کیا تو میرے والد نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت کا فیصلہ کیا۔ جلسہ کا روحانی ماحول، احبابِ جماعت کی محبت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت نے میرے ایمان کو مزید مضبوط کر دیا۔ اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ میری تمام قربانیاں اسی روحانی نعمت کے حصول کے لیے تھیں۔

اسی طرح آپ نے بتایا کہ جلسہ کے اختتام پر بعض احمدی خواتین نے محبت اور اخوت کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے میری بھرپور مدد کی۔ واپسی کے سفر میں دعا کے دوران میرے والد کا فون آیا اور انہوں نے مجھے گھر واپس آنے کے لیے کہا۔ میں اس واقعہ کو قبولیتِ دعا کا نمایاں نشان سمجھتی ہوں۔

اپنے ایک روحانی تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ایک خواب میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ کی مسکراہٹ نے میرے دل کو غیر معمولی سکون اور اطمینان عطا کیا۔

ایک اور خواب میں میں نے خود کو خانہ کعبہ کے اندر دیکھا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خطاب فرما رہے تھے۔ بعد ازاں خانہ کعبہ کی اندرونی تصاویر دیکھ کر مجھے یقین ہوا کہ خواب میں دکھایا گیا منظر حقیقت سے مطابقت رکھتا تھا۔ میں اس خواب کو خلافت کی صداقت اور راہنمائی کا ایک عظیم نشان سمجھتی ہوں۔

اپنے خاندانی حالات کے حوالہ سے آپ نے بتایا کہ شادی اور اولاد کی نعمت کے بعد میرے خاندان کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے متعدد ملاقاتوں کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک ملاقات میں حضورِ انور کی شفقت نے مجھے وہ خواب یاد دلایا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا: ''میری جماعت میں خوش آمدید۔''

آپ نے بتایا کہ ایک اور ملاقات میں حضورِ انور کی خدمت میں بیٹے کے لیے دعا کی درخواست کی تو فرمایا: ''یہ بالکل ٹھیک رہے گا۔'' بعد کے سالوں میں میں نے اپنے بیٹے کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ایسے آثار دیکھے جنہوں نے مجھے بارہا حضورِ انور کی دعاؤں کی یاد دلائی۔

اختتامی کلمات میں آپ نے کہا کہ جب میں اپنی زندگی کے اس سفر پر نظر ڈالتی ہوں تو مجھے واضح طور پر دکھائی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے میری راہنمائی فرمائی، مجھے احمدیت کی نعمت سے سرفراز کیا اور خلافت کے بابرکت نظام کے ذریعہ ہر آزمائش میں میری راہنمائی اور تسلی کے سامان مہیا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق، دعا، قرآن کریم سے وابستگی اور خلافت سے اخلاص و وفا ہی حقیقی روحانی ترقی کا ذریعہ ہیں۔

آخر پر آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو ہمیشہ خلافت سے مضبوط وابستگی، اطاعت اور وفاداری کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(خلاصہ تقاریر تیار کردہ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے (تیسرے دن صبح) چوتھے اجلاس کی مفصل رپورٹ

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کا پہلا اور جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس ۲۶ر جولائی ٹھیک صبح دس بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند و ناظر نشر و اشاعت نے کی۔

کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، مکرم خان فرید صاحب نے سورۃ الحشر کی آیات ۲۲تا۲۵ کی تلاوت اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم صبور احمد بھٹی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مُسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا، ہمارا چاند قرآں ہے

سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔



شرائطِ بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم میں ہی خلیفہُ وقت سے محبت اور ان کی اطاعت کا دار ومدار ہے

مکرم وسیم احمد فضل صاحب (استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

پروگرام کے مطابق اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سہیل مبارک شرما صاحب (مبلغ انچارج کینیڈا) کی تھی تاہم ویزے کے مسائل کی وجہ سے وہ تشریف نہیں لاسکے۔ چنانچہ متبادل کے طور پر مکرم وسیم احمد فضل صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے اردو زبان میں تقریر کی۔ تقریر کا موضوع: ’’شرائط بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم میں ہی خلیفہ وقت سے محبت اور ان کی اطاعت کا دار ومدار ہے۔‘‘ تھا۔

مقرر نے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۱۱ کی تلاوت اور ترجمے سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس دور میں پیدا کیا جب اسلام کی تجدید کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپؑ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور سنت کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری کیا۔

آپ نے بتایا کہ شرائطِ بیعت پر عمل اور خلیفہُ وقت سے محبت و اطاعت ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ شرائطِ بیعت کو سمجھ کر ان پر ثابت قدم رہنا، خلافت کی محبت و اطاعت کے بغیر ممکن نہیں، اور اسی طرح خلافت سے محبت و اطاعت کا دعویٰ بھی اس وقت تک حقیقی نہیں جب تک شرائطِ بیعت پر عمل نہ ہو۔ یہ دونوں ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔

آپ نے بتایا کہ سورۃ الفتح کی آیت ۱۱ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ رسول کے ہاتھ پر بیعت اصل میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت ہے اور پھر جو اس عہد سے پھرے گا وہ سزا پائے گا اور جو اس عہد پر قائم رہے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اجر پائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس کی تفسیر میں فرمایا:

’’اپنے اس بڑے عظیم الشان معاہدہ کو اپنے پیش نظر رکھو۔ یہ معاہدہ تم نے معمولی انسان کے ہاتھ پر نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کے مرسل مسیح و مہدی کے ہاتھ پر کیا ہے۔ اور میں تو یقین سے کہتا ہوں کہ خدا کے مرسل ہی نہیں خدا کے ہاتھ پر کیا ہے۔ کیونکہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ آیا ہے۔‘‘

اس کے بعد مقرر نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی روشنی میں بیعت کا مفہوم اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ بیعت کے معنی اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔

آپ نے کہا کہ ہم ہر سال اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور اس بیعت میں ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی ۱۰ شرائط بیعت پر عمل کریں گے۔ ان شرائطِ بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ شرائط بیعت کا خلاصہ شرک سے بچنا، جھوٹ اور برائیوں سے اجتناب، نمازوں کی پابندی، دعا، استغفار، قرآن کریم کے احکامات پر عمل، عاجزی، خوش خلقی، ہمدردیِ خلق اور حضرت مسیح موعودؑ کی کامل اطاعت ہے۔ یہی تقویٰ میں ترقی کا ذریعہ ہیں۔

اس کے بعد مقرر نے حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کی مثال پیش کی جنہوں نے ان شرائط بیعت پر عمل کیا تو وہ خدا نما وجود بن گئے۔ خدا تعالیٰ کے مرسل کی بیعت میں آکر اپنے آپ کو بیچ دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی اس طرح پیروی کی جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپؑ ہی کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق قدرتِ ثانیہ، خلافت کے نظام کی صورت میں جاری ہے۔ خلافت سے تعلق، محبت اور اس کی کامل اطاعت کے بغیر شرائط بیعت کا ادراک نہیں ہوسکتا ہے اور نہ ہی ان پر ثبات قدم ممکن ہے۔ کیونکہ نبوت کے بعد خلافت اللہ تعالیٰ کی دوسری قدرت ہے جو نبوت کے کام کو بڑھاتی، پھیلاتی اور آگے لے کر چلتی ہے۔

آپ نے کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت کا مقصد ’’طائفہ متقین‘‘ کی فراہمی بیان فرمایا ہے تا کہ یہ گروہ دنیا پر نیک اثر ڈالے۔ اس کے بعد مقرر نے اصحابِ احمدؑ میں سے حضرت مولوی محمد الیاس صاحبؓ، حضرت سید فضل شاہ صاحبؓ اور حضرت منشی برکت علی خان صاحبؓ کی مثالیں پیش کیں کہ شرائط بیعت اور امام کی اطاعت نے کیسے ان میں ایک عظیم انقلاب پیدا کیا۔

بعد ازاں آپ نے بتایا کہ قرآن کریم نے تقویٰ کے حصول کے لیے صادقوں کی صحبت اور اطاعت کو لازمی قرار دیا ہے، جیسا کہ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ اور اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ سے ظاہر ہے۔ نبی کے بعد سب سے بڑھ کر صادق خلیفہ وقت ہی ہوتا ہے، لہٰذا شرائط بیعت کا صحیح ادراک خلیفہ وقت سے محبت و اطاعت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

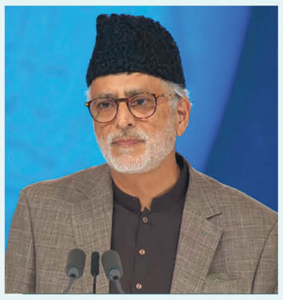
اس کے بعد مقرر نے حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کی امام سے وابستگی اور اطاعت کی مثالیں پیش کیں۔

اس کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا یہ بیان بھی نقل کیا کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل حضرت مسیح موعودؑ، رسول اللہ ﷺ اور بالآخر خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

اس کے بعد آپ نے شہدائے لاہور اور شہدائے برکینا فاسو کی مثالیں پیش کیں کہ کس طرح انہوں نے شرائطِ بیعت پر ثابت قدمی دکھاتے ہوئے اپنی جانیں قربان کیں۔ پس شرائط بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم کے بغیر ہم حقیقی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتے اور خلیفہ وقت سے تعلق اور اس سے محبت اور اس کی اطاعت کے بغیر ہم میں سے کوئی حقیقی طور پر شرائط بیعت کا ادراک حاصل نہیں کرسکتا۔

مقرر نے اپنی تقریر کا اختتام حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد پر کیا کہ اے دوستو! بیدار ہو اور اپنے مقام کو سمجھو اور اُس اطاعت کا نمونہ دکھاؤ جس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ پر نہ ملتی ہو اور کم سے کم آئندہ کے لیے کوشش کرو کہ سو میں سے سو ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں اور اُس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو جسے خدا تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کے لیے مقرر کیا ہے اور اَلۡاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنۡ وَّرَآئِہٖ پر ایسا عمل کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح تم سے خوش ہو جائے۔

☆...☆...☆



الہامی کتب میں خدا کا تصور اور اسلام کے ساتھ اس کا تقابل

مکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب (صدر قضا بورڈ برطانیہ)

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب، صدر قضا بورڈ برطانیہ نے انگریزی زبان میں ’’الہامی کتب میں خدا کا تصور اور اسلام کے ساتھ اس کا تقابل‘‘ کے موضوع پر کی۔

ابتدا میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے سورۃ النحل کی آیت نمبر ۳۷ر کی تلاوت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں اپنے رسول مبعوث فرمائے تا کہ وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت کی اور باطل معبودوں سے اجتناب کی تعلیم دیں۔

بعد ازاں آپ نے سورۃ الاخلاص اور آیت الکرسی کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو نہایت جامع اور واضح انداز میں بیان کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ مثال بھی پیش کی کہ کم عمر بچے بھی ان آیات کو یاد کر کے خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت حاصل کر لیتے ہیں، جو قرآن کریم کی سادگی اور جامعیت کا ثبوت ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دنیا میں تقریباً دس ہزار مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں، مگر عالمی آبادی کا ۷۵ر فیصد حصہ عیسائیت، اسلام، ہندومت اور بدھ مت سے تعلق رکھتا ہے، جبکہ مزید ۷ فیصد یہودیت، سکھ مت، زرتشتی مذہب اور دیگر مذاہب سے وابستہ ہیں۔ اس تقریر کی تیاری کے لیے ڈاکٹر صاحب نے مختلف مذاہب کے علماء اور مذہبی مراکز سے رابطہ کیا اور ان سے ان کی مقدس کتب میں خدا کے تصور کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تاہم کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ بعد ازاں جامعات کے شعبہ ہائے مذہبیات سے بھی رجوع کیا گیا مگر وہاں سے بھی کوئی مواد حاصل نہ ہوسکا۔ اس تجربہ نے اس حقیقت کو مزید نمایاں کیا کہ قرآن کریم ہی وہ واحد الہامی کتاب ہے جو خدا تعالیٰ کا کامل اور غیر مبہم تصور پیش کرتی ہے اور یہی وہ کتاب ہے جو اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی حاصل کرنے کا ذکر بھی کیا اور بتایا کہ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم ’’قیّم‘‘ ہے، جو سابقہ صحیفوں پر گواہ اور نگران کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک طرف یہ ان صحیفوں کی ابدی سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے اور دوسری طرف ان میں آنے والی تحریفات اور غلط فہمیوں کی اصلاح بھی کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے سورۃ المائدہ کی آیت ۴۹ر پیش کی جس میں قرآن کریم کو مھیمن یعنی سابقہ کتب کا محافظ اور نگہبان قرار دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب پیغامِ صلح کے حوالے سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام انسانوں اور زمانوں پر محیط ہے۔ اسی لیے اس نے ہر قوم کی ہدایت کے لیے انبیاء مبعوث فرمائے، جس کے باعث مختلف مذاہب کی اصل تعلیمات میں توحید اور خدا شناسی کا مشترک پیغام پایا جاتا ہے، اگرچہ بعد میں ان میں تبدیلیاں آگئیں۔

اس کے بعد مقرر نے بتایا کہ تورات اور انجیل میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا واضح ذکر موجود ہے۔ مثلاً ’’شیما‘‘ کی مشہور دعا، جو تورات کی کتاب استثنا ٦ : ۴ سے ماخوذ ہے اور یہودی زندگی میں روزانہ دو دفعہ پڑھی جاتی ہے، درج ذیل الفاظ میں اللہ کی وحدانیت کا ذکر کرتی ہے: ’’سنو اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا، ایک ہے۔‘‘ یہی بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے مرقس ۱۲: ۲۹ میں بھی دہرائی گئی ہے۔

تاہم موجودہ بائبل میں بعض ایسے تصورات بھی شامل ہو چکے ہیں جو خدا تعالیٰ کی کامل صفات کے شایانِ شان نہیں۔ مثال کے طور پر پیدائش ۲:۲-۳ میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے ساتویں دن آرام کیا، جو ایک ناقص تصور ہے کیونکہ خدا کسی تھکاوٹ یا آرام کا محتاج نہیں ہوسکتا۔ قرآن کریم سورت قٓ آیت ۳۹ میں اس غلط فہمی کی اصلاح کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں پیدا کیا اور اسے کوئی تھکن لاحق نہ ہوئی۔

اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ انجیل میں توحید کے اعلان کے باوجود متی ۲۸:۱۹ میں تثلیث کا ذکر ملتا ہے۔

قرآن کریم سورۃ المائدہ آیت ۷۴ میں اس نظریے کو کفر قرار دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مطلق وحدانیت پر زور دیتا ہے۔ اسی طرح سورۃ البقرہ آیت ۱۱۷ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کے تصور کو بھی قرآن رد کرتا ہے۔

آپ نے مزید بیان کیا کہ اگرچہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ عظیم الشان انبیاء تھے، لیکن ان کی بعثت مخصوص اقوام کے لیے تھی اسی لیے تورات و انجیل میں خدا کو صرف بنی اسرائیل کا خدا قرار دیا گیا ہے، جبکہ قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کو رب العالمین یعنی تمام جہانوں کا رب بیان کیا۔ اسی طرح سورۃ الاعراف آیت ۱۵۹ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانیت کی طرف مبعوث ہوئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن کریم کا پیغام عالمگیر ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ہندو صحیفے وید کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات پیش کیے کہ وید اصل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تعلیمات پر مشتمل تھے اور ان میں توحید کی واضح تعلیم موجود تھی۔ آپ نے متعدد حوالہ جات پیش کیے جن میں خدا تعالیٰ کو بے مثال، غیر مجسم اور واحد قرار دیا گیا ہے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ان تعلیمات میں متعدد خداؤں اور توحید کے منافی دیگر تصورات شامل ہو گئے۔ یجُر وید اور رِگ وید میں توحید کے حوالے موجود ہیں، مثلاً یہ کہا گیا ہے کہ خدا کی کوئی مورت نہیں اور وہ غیر پیدا شدہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی ویدوں میں آگ جیسے عناصر کو بھی معبود قرار دیا گیا ہے اور تینتیس دیوتاؤں کا ذکر ملتا ہے، جو کہ توحید کے منافی ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم سورۃ یٰسٓ آیت ۲۴ میں اس شرک کی مکمل نفی کرتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود انسان کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پھر بدھ مت کے حوالے سے موصوف نے بتایا کہ اگرچہ بدھ مت میں عموماً ایک خالق کا تصور نہیں پایا جاتا اور اس کے بجائے ''دیوا'' نامی ہستیوں پر یقین رکھا جاتا ہے، تاہم بدھ مت کی قدیم کتاب ''تری پٹک'' میں گوتم بدھ نے خدا کا ذکر بطور رب الکائنات، ابدی، غیر پیدا شدہ اور یکتا کے طور پر کیا ہے۔ اس میں ''گھر بنانے والے'' کا واحد کے صیغے میں ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ بدھ توحید پر یقین رکھتے تھے۔ یہ تصور قرآن کریم کی سورۃ الحدید آیت ۴ سے مطابقت رکھتا ہے، جہاں اللہ کو اول، آخر، ظاہر اور باطن کہا گیا ہے۔

زرتشتی مذہب کا ذکر کرتے ہوئے مقرر نے کہا کہ حضرت زرتشتؑ نے ''اہورا مزدا'' کو ایک ازلی، واحد اور غیر مخلوق خدا کے طور پر پیش کیا۔ ان کی مقدس کتاب ''اویستا'' میں خدا تعالیٰ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں، مثلاً خالق، قادر، رحیم اور منعم، وہ قرآن کریم میں مذکور صفاتِ الٰہی سے بڑی حد تک مطابقت رکھتی ہیں۔

اسی طرح سکھ مذہب کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب کے ابتدائی کلمات کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ان میں بھی ایک ابدی اور واحد خالق خدا کا تصور پیش کیا گیا ہے، جو اسلامی تعلیم کے قریب ہے۔

اختتامی حصہ میں ڈاکٹر صاحب نے موجودہ دنیا میں بڑھتی ہوئی مذہبی، نسلی اور سیاسی تقسیم، جنگوں اور بدامنی کا ذکر کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ انسانیت کو متحد کرنے والی بنیاد کیا ہوسکتی ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے قرآن کریم کی اس تعلیم کو پیش کیا کہ تمام اہلِ مذاہب ایک ایسے مشترک کلمہ پر جمع ہوں کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ یہی وہ مشترک پیغام ہے جو تمام انبیاء لے کر آئے تھے اور یہی انسانیت کے اتحاد، امن اور باہمی احترام کی حقیقی بنیاد بن سکتا ہے۔

آخر میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب لیکچر لاہور اور کشتی نوح سے اقتباسات پیش کیے جن میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی کامل صفات کو اس انداز میں پیش کرتا ہے کہ انسان کے دل میں اپنے خالق کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا مشن انسان کو اس کے خالق سے دوبارہ جوڑنا تھا اور خلافتِ احمدیہ آج بھی اسی مقصد کے حصول کے لیے کوشاں ہے۔ انسانیت کی حقیقی نجات خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے میں ہے اور موجودہ دور کے بحرانوں سے بچنے کا واحد راستہ بھی یہی ہے۔

☆...☆...☆

اس کے بعد صہیب احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

پیش کیا۔

☆...☆...☆

قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت (طباعت))



جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کی تیسری تقریر مولانا نصیر احمد قمر صاحب، ایڈیشنل وکیل الاشاعت (طباعت) نے ''قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے'' کے موضوع پر کی۔

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ جس طرح داستانوں میں ذکر ملتا ہے کہ عَمرو عیار کے پاس ایک زنبیل ہوا کرتی تھی۔ اسے جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی وہ اس زنبیل سے نکال لیتا تھا۔ یہ صرف ایک فرضی اور خیالی بات ہے مگر قرآن کریم حقیقت میں وہ الٰہی خزانہ ہے جس میں انسان کی ہر دینی، اخلاقی، روحانی اور فکری ضرورت کا مکمل حل موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم وہ جواہرات کی تھیلی ہے ''جس سے کوئی صداقت دینی باہر نہیں۔''

موصوف نے بتایا کہ قرآن کریم خدائے علیم و حکیم کا وہ کلام ہے جسے اُس نے اپنے علم کامل پر مشتمل اتارا ہے جیسا کہ فرمایا: اَنۡزَلَہٗ بِعِلۡمِہٖ۔ پہلے نبیوں کو جو تعلیمات دی گئی تھیں اُن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ انہیں بھی اسی کامل کتاب یعنی لوحِ محفوظ میں موجود قرآن مجید کا ہی ایک حصہ تھا جو دیا گیا تھا۔ قرآن میں وہ تمام بنیادی حقائق، معارف اور ہدایات جمع کر دی گئی ہیں جو پہلے انبیاء اور آسمانی کتابوں میں مختلف صورتوں میں موجود تھیں۔ اس لحاظ سے قرآن کریم تمام الہامی کتابوں کا جامع اور خاتم الکتب ہے، جس میں دین کی تکمیل اور ہدایت کا کامل انتظام موجود ہے۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کی روشنی میں واضح کیا کہ مومن کا مال درہم و دینار نہیں بلکہ جواہرِ حقائق و معارف اُس کا مال ہیں۔ یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے، سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو۔

کیا وصف اس کے کہنا، ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے، دل لے گیا یہی ہے

تقریر میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے، اس لیے قرآن کریم میں وہ بنیادی اصول موجود ہیں جو انسان کی روحانی، اخلاقی اور فکری تربیت کے لیے ضروری ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ تزکیۂ نفس، اخلاقِ حسنہ، معرفتِ الٰہی، دعا، عبادت، روحانی بیماریوں کے علاج اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے قرآن کریم میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ کوئی ایسی دینی حقیقت نہیں جو قرآن سے باہر ہو۔

مقرر نے قرآن کریم اور جدید سائنس کا تعلق بیان کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشادات کی روشنی میں واضح کیا کہ قرآن کریم خدا کا قول ہے اور یہ مادی کائنات اس کا فعل، اور ان دونوں میں کامل ہم آہنگی لازمی ہے۔ الہامِ الٰہی کبھی بھی قوانین قدرت سے متصادم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دونوں کا سرچشمہ ایک ہی حکیم ازلی ذات ہے۔ قرآن کریم کائنات کی تخلیق، اس کے ارتقاء اور انجام کے متعلق ایسے حقائق بیان کرتا ہے جو جدید سائنسی نظریات جیسے بِگ بینگ اور بلیک ہول وغیرہ سے ہم آہنگ دکھائی دیتے ہیں۔

تقریر میں قرآن کریم کی تاثیرات کو نمایاں کرتے ہوئے بتایا گیا کہ اس نے عرب کے جاہل، منتشر اور اخلاقی طور پر پسماندہ معاشرے کو مختصر عرصے میں بہترین انسانوں میں تبدیل کر دیا۔ قرآن اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت نے ان کے اخلاق، عبادات، قربانی، محبتِ الٰہی اور خدمتِ خلق میں انقلاب برپا کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق دنیا کی کوئی دوسری کتاب ایسی ہمہ گیر اخلاقی اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی مثال پیش نہیں کرسکتی۔

اس کے بعد یہ اہم سوال اٹھایا گیا کہ اگر قرآن اتنی عظیم کتاب ہے تو آج مسلمانوں کی پسماندگی کی وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا گیا کہ قصور قرآن کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہے جنہوں نے اس کی حقیقی تعلیمات کو ترک کر دیا۔ قرآن و حدیث میں پہلے ہی خبر دی جا چکی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب قرآن صرف رسم و رواج کی حد تک باقی رہ جائے گا اور اس کی روح سے لوگ محروم ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ مسلمانوں پر زوال اس وقت آیا جب انہوں نے تعلیمِ قرآن کو بھلا دیا۔

مسلمانوں پہ تب اِدبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا

اسی تناظر میں آپ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپؑ نے واضح فرمایا کہ قرآن کے علوم اور حقائق ہر زمانے کی ضروریات کے مطابق نئے نئے رنگ میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔

مولانا صاحب نے مزید وضاحت کی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ قرآن کریم کے علوم و معارف کی اشاعت کا یہ مبارک سلسلہ جاری ہے۔ خلفائے احمدیت ہر دور کی ضروریات کے مطابق قرآن کے نئے روحانی خزانے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی بارہا اس بات پر زور دیا ہے کہ ''یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرنے کے لیے قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور پھر اپنے نیک نمونے قائم کر کے دنیا کو اپنی طرف کھینچیں۔''

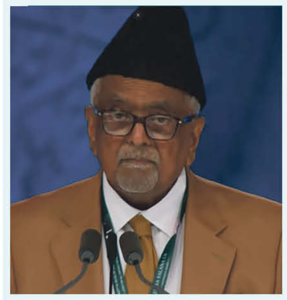
تقریر کے اختتام پر حاضرین کو توجہ دلائی گئی ہے کہ موجودہ دور میں قرآن کریم کی حقیقی خدمت، اس کے علوم و معارف کی اشاعت اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کی عظیم ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ ہر احمدی مرد و عورت کا فرض ہے کہ قرآن کریم کو سمجھے، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کی تفاسیر سے استفادہ کرے، اپنی عملی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے مطابق ڈھالے اور دنیا بھر میں قرآن کے نور کو پھیلانے کی کوشش کرے۔ جب اہلِ ایمان اپنے قول و عمل سے قرآن کی صداقت اور برکات کا نمونہ بن جائیں گے تو دنیا میں امن، انصاف، محبت اور خدا شناسی کا دور دوبارہ قائم ہوگا اور قرآن کریم کی عظمت پوری انسانیت پر روشن ہو جائے گی۔

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے تیسرے روز، ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء کو مکرم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے انگریزی زبان میں ''حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت سے بے مثال محبت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اپنے خطاب کے آغاز میں بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے دور میں مبعوث ہوئے جب دنیا ظلم، جہالت، قبائلی تعصب اور انتقام کی آگ میں جل رہی تھی۔ طاقتور کمزوروں پر ظلم کرتے، انسانی وقار پامال ہوتا اور رحم و انصاف کو کمزوری سمجھا جاتا تھا۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔

آپ نے قرآن کریم کی آیات پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کسی خاص قوم، مذہب یا زمانے تک محدود نہ تھی بلکہ تمام انسانیت اور ساری مخلوق کے لیے تھی۔



حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت سے بے مثال محبت

مکرم رفیق احمد حیات صاحب

(امیر جماعت احمدیہ برطانیہ)

امیر صاحب نے حضرت عائشہؓ کے اس تاریخی بیان کا حوالہ دیا کہ ’’آپؐ کا اخلاق قرآن تھا‘‘ اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی قرآنِ کریم کی عملی تفسیر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادہ زندگی گزارتے، کبھی مال و دولت جمع نہ کرتے، بلکہ جو کچھ ملتا ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ وفات کے وقت بھی آپؐ نے اپنے لیے کوئی دنیاوی ذخیرہ نہیں چھوڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اہلِ خانہ کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی عظمت عاجزی، خدمت اور حسنِ اخلاق میں ہے۔

اس کے بعد امیر صاحب نے اس حقیقت کو اُجاگر کیا کہ اسلام میں قانون اور انصاف کے سامنے کسی کی خاندانی یا سماجی حیثیت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ کی اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ بھی جرم کرتیں تو ان پر بھی قانون نافذ کیا جاتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں انصاف سب کے لیے برابر ہے۔ دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معافی اور رحم دلی بے مثال تھی۔ طائف کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ہلاکت کی دعا کرنے کے بجائے ان کی ہدایت کی دعا کی۔ فتح مکہ کے موقع پر، جب آپؐ مکمل اقتدار رکھتے تھے، تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سخت ترین دشمنوں کو عام معافی عطا فرما کر تاریخِ انسانیت میں رحم و کرم کا بے مثال نمونہ قائم فرمایا۔

تقریر میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہبی آزادی، انسانی مساوات اور انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کیا۔ میثاقِ مدینہ کے ذریعے مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو برابر شہری حقوق دیے گئے۔ نجران کے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں اپنی عبادت کرنے کی اجازت دی گئی، جس سے اسلام کی رواداری اور مذہبی آزادی کا عملی نمونہ سامنے آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر انسان کی عزت کرتے تھے، یہاں تک کہ ایک یہودی کے جنازے کے احترام میں بھی کھڑے ہو گئے اور وجہ پوچھنے پر فرمایا: ’’کیا وہ ایک انسان نہیں تھا؟‘‘

اسی طرح امیر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت و امانت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبوت سے قبل ہی اہلِ مکہ آپؐ کو ’’الصادق‘‘ اور ’’الامین‘‘ کے القاب سے یاد کرتے تھے۔ حجرِ اسود کے تنازعے کے موقع پر بھی مکہ کے سرداروں نے آپؐ کی دیانت اور دانشمندی پر اعتماد کرتے ہوئے آپؐ کے فیصلے کو قبول کیا۔

پھر امیر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت، شفقت اور انسان دوستی کی کئی مثالیں بھی پیش کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یتیموں، مسکینوں، غلاموں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے تھے۔ مثلاً ایک بوڑھی عورت جو آپؐ کے متعلق غلط فہمیوں کا شکار تھی، آپؐ کے حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئی۔ اسی طرح غم سے نڈھال ایک خاتون کے ساتھ ہمدردی، ایک ضرورت مند بچی کی مدد، ایک نادار بزرگ کو لباس عطا کرنے اور ایک غلام عورت کی دادرسی جیسے واقعات آپؐ کی بے مثال سخاوت اور رحم دلی کے روشن نمونے ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے دوران بھی اعلیٰ اخلاقی اصول قائم فرمائے۔ عورتوں، بچوں اور غیر جنگجو افراد کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا، قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی اور ہر قسم کی لوٹ مار اور زیادتی کی حوصلہ شکنی فرمائی۔ میثاقِ مدینہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جہاں مختلف مذاہب اور قوموں کے افراد کو مذہبی آزادی اور مساوی شہری حقوق حاصل تھے۔ نجران سے آنے والے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں اپنی عبادت کی اجازت دینا مذہبی رواداری اور احترامِ انسانیت کی ایک درخشاں مثال ہے۔

اس بعد غلامی کے خاتمے اور انسانی مساوات کے قیام کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد پر روشنی ڈالی اور قرآن کریم کی ان تعلیمات کا ذکر کیا جن کے ذریعے غلاموں کی آزادی کی ترغیب دی گئی۔ صحابہؓ نے ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بڑی تعداد میں غلام آزاد کیے۔ حضرت بلالؓ کے ایمان، ان پر ڈھائے جانے والے مظالم اور بعد ازاں اسلام میں ان کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے رنگ، نسل اور سماجی حیثیت کے تمام امتیازات کو مٹا دیا۔ حجۃ الوداع کے تاریخی خطبے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔



معروف مغربی مفکر جارج برنارڈ شا اور مؤرخ آر۔ بوس ورتھ اسمتھ کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے نشاندہی کی کہ غیر مسلم اہلِ علم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، سادگی، قیادت اور انسان دوستی کا اعتراف کیا ہے۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی قوتِ عفو کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب بتایا کہ آپؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی وفات کا سبب بننے والے، حضرت حمزہؓ کے جسم مبارک کی بے حرمتی کرنے والے اور حتیٰ کہ آپؐ کو زہر دینے کی کوشش کرنے والی عورت کو بھی معاف فرما دیا۔

خطاب کے آخری حصے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت کا ذکر کیا اور آپؑ کے ارشادات کی روشنی میں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے کامل اور اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب نبی تھے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کا حوالہ دیتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ مبذول کروائی کہ موجودہ دور میں مسلمانوں کو اپنے کردار اور عمل کے ذریعے امن، محبت اور رواداری کے سفیر بننے کی ضرورت ہے۔ اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات سراسر محبت، عدل اور امن پر مبنی ہیں اور دنیا میں پائے جانے والے ظلم اور ناانصافیاں اسلامی تعلیمات کی نمائندہ نہیں ہیں۔

اختتام پر سامعین کو یاد دلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف رحم، عدل، معافی اور محبت کی تعلیم نہیں دی بلکہ خود ان صفات کا کامل نمونہ بن کر دکھایا۔ اگر مسلمان آپؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگیوں میں اپنا لیں تو وہ نور جو چودہ صدیوں قبل دنیا میں روشن ہوا تھا آج بھی انسانیت کی راہنمائی اور فلاح کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے، آپؐ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے اور حقیقی معنوں میں آپؐ کے پیروکار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خلاصہ جات تیار کردہ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

مرکزی انصار سیکشن کی سالانہ میٹنگ

مورخہ ۲۵؍ جولائی ۲۰۲۶ء، برموقع جلسہ سالانہ یوکے، بمقام جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی، آلٹن

جلسہ سالانہ یوکے، کے موقع پر مرکزی انصار سیکشن کے تحت دنیا بھر کی مجالس انصار اللہ کے صدران اور نمائندگان کے ساتھ سالانہ میٹنگ ۲۵؍ جولائی ۲۰۲۶ء کو حدیقۃ المہدی، آلٹن میں بعد حضور انور کے دوسرے دن کے خطاب کے بعد جلسہ سالانہ آفس میں منعقد ہوئی۔ اس نشست کا مقصد مختلف ممالک کی مجالس کے نمائندگان کو مرکزی ہدایات سے آگاہ کرنا، تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کرنا اور باہمی رابطہ کو مزید مضبوط بنانا تھا۔

مکرم راجہ منیر احمد صاحب، معاون مرکزی انصار سیکشن نے بتایا کہ

امسال ۳۶؍ مجالس کے نمائندگان نے میٹنگ میں شرکت کی، جن میں ۱۷؍ مجالس کے صدران مجلس انصار اللہ بھی شامل تھے۔ جن ممالک کے صدران ذاتی طور پر شریک نہ ہو سکے انہوں نے اپنے ممبران عاملہ یا نمائندگان کو شرکت کے لیے نامزد کیا۔ اس نشست کی ضیافت کے انتظامات مجلس انصار اللہ یوکے نے انجام دیے۔

اجلاس کی کارروائی مکرم عبد الخالق تعلقدار صاحب، اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (انصار سیکشن)، کی صدارت میں دعا کے ساتھ شروع ہوئی۔ صدر مجلس کی درخواست پر صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا مکرم Raji Dauda Abiola صاحب نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حاضرین نے اپنا مختصر تعارف پیش کیا۔

صدر مجلس مکرم عبد الخالق صاحب نے شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے اہم انتظامی اور تنظیمی امور کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے مجلس شوریٰ، بجٹ اور تجاویز کی بروقت تیاری، ماہانہ رپورٹس کی باقاعدہ اور بروقت ترسیل، دستور اساسی کے مطالعہ اور اس پر عمل کی اہمیت بیان کی۔

اس موقع پر لوائے انصار، عہد انصار اللہ کے مرکز سے منظور شدہ انگریزی ترجمہ، اجتماعات میں عہد دہرانے اور انصار اللہ کے رومال سے متعلق جماعتی روایات کی بھی وضاحت کی گئی۔

گفتگو کے دوران صدران کرام گھانا، امریکہ، کینیڈا اور یوکے کے نمائندہ نے اپنی مجالس کے تجربات بیان کیے، جن سے شرکاء کو مختلف ممالک میں جاری تنظیمی طریق کار اور عملی امور سے آگاہی حاصل ہوئی۔

صدر مجلس انصار اللہ ڈنمارک نے ڈاک کے نظام سے متعلق سوال کیا، جس پر ضروری وضاحت فراہم کی گئی۔ حاضرین نے موجودہ ای میل نظام (ڈاک کی آمد و رفت) کو مجموعی طور پر تسلی بخش قرار دیا۔ یہ میٹنگ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

جلسہ سالانہ کے آخری روز، ۲۷؍ جولائی ۲۰۲۶ء بروز اتوار، حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے





اختتامی خطاب کے بعد میٹنگ کے شاملین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی، الحمد للہ۔

(نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے تینوں دنوں کی مختصر روداد

(از جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی، ۲۴؍جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز صبح سوا تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ طیب احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے پڑھائی۔ صبح چار بج کر ۲۲ منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہو کر نمازِ فجر پڑھائی۔ حضورِ انور نے نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں سورت بنی اسرائیل کی آیات ۷۹ تا ۸۵ کی تلاوت فرمائی جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الکھف کی ابتدائی گیارہ آیات کی تلاوت فرمائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک یوکے نے قولِ سدید کے موضوع پر درس قرآن دیا۔

نماز فجر کے بعد مہمانانِ کرام کو گرم چائے کے ساتھ اُبلے انڈے بھی پیش کیے گئے۔ جبکہ باقاعدہ ناشتے کا انتظام صبح آٹھ بجے کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی دہندگان کو مزیدار چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کی گئی۔ نیز ٹی سٹال پر چائے کا انتظام تھا جس میں چینی اور بغیر چینی ہر دو طرح کی چائے مہیا کی گئی تھی۔

گذشتہ ایک ماہ سے برطانیہ کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے گرمی کی لہر میں آج کچھ کمی رہی۔ دھوپ کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً بادلوں نے سایہ کیے رکھا اور ہلکی ٹھنڈی ہوا بھی چلتی رہی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان بڑی تعداد میں روحانی مائدہ سے فیض یاب ہونے اور اپنے پیارے امام کے دیدار کے لیے جلسہ گاہ پہنچتے رہے۔ احباب اپنی گاڑیوں اور پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعہ حدیقۃ المہدی پہنچتے رہے۔ ٹرین کے ذریعہ تشریف لانے والے احباب کو Alton اور حدیقۃ المہدی کے درمیان جاری کردہ ایک شٹل سروس کے ذریعے جلسہ گاہ پہنچایا جاتا رہا نیز بیت الفتوح سے بھی خصوصی شٹل سروس کا انتظام تھا جو مہمانان کو جلسہ گاہ لے کر آتی رہی۔ مسیح وقت کے غلاموں کی خوشی اور جوش و خروش دیدنی تھا۔ گویا

اَج ویکھو چھایا نُور اے
اَج ہر بندہ مسرور اے

حضور انور نے خطبہ جمعہ جلسہ گاہ سے ارشاد فرمایا جس میں حضورِ انور نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے سنت نبوی ﷺ کی اتباع میں نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمائی۔ حضورِ انور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔ نمازِ جمعہ کے آغاز سے قبل ہی مین مارکی اور اضافی مارکی بھی بھر چکی تھی اور ایک بڑی تعداد نے باہر کھلے آسمان تلے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا اور نمازیں ادا کی۔

نمازوں کے بعد کھانے کی مارکی میں طعام کا انتظام تھا، کھانے میں دال، روٹی اور چاول پیش کیے گئے۔ پرہیزی کھانے میں مہمانوں کے لیے pasta کا بھی انتظام تھا۔ جلسہ گاہ میں چائے کے لیے الگ حصہ مختص تھا۔ سارا دن احباب کی کثیر تعداد نے چائے کے سٹال کا رُخ کیا جہاں چائے سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ میل ملاقات اور باہمی گفتگو بھی ہوتی رہی۔

۶۰ویں جلسہ سالانہ یوکے کا باقاعدہ آغاز تقریب پرچم کشائی اور اس کے بعد افتتاحی اجلاس سے ہوا۔ عاشقانِ خلافت اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ حضورِ انور ۳بج کر ۳۱ منٹ پر لوائے احمدیت لہرانے کے لیے تشریف لائے اور نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں لوائے احمدیت کو بلند کیا۔ جلسہ گاہ کی نظامت سے موصولہ رپورٹ کے مطابق لوائے احمدیت کی تقریب تک ۹۷؍ممالک کے احباب جلسہ میں شامل تھے جن کی نمائندگی میں ان تمام ممالک کے پرچم جلسہ گاہ میں لہرائے گئے تھے۔ پرچم کشائی کے بعد حضورِ انور چار بج کر ۳۵ منٹ پر نعروں کی گونج میں مردانہ جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور کرسیٔ صدارت پر فروکش ہوئے۔ حضورِ انور نے احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا جس کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی سیشن کا آغاز سورۃ البقرہ کی ابتدائی ۸ آیات کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم احسان احمد صاحب مربی سلسلہ کو تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم عبدالحی سرمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں مکرم فارس نعیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم فارسی کلام سے منتخب اشعار پیش کیے جبکہ مکرم کاشف علی صاحب مربی سلسلہ و انچارج فارسی ڈیسک یوکے نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے پُرشوکت اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب فرمایا جس کا مرکزی موضوع ’تقویٰ‘ تھا۔

شام ساڑھے ۷ بجے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ کے کچھ حصوں بشمول بک سٹال و ایم ٹی اے مارکی کا دورہ فرمایا۔ اس دوران احباب جماعت اپنے آقا کو دیکھنے کے لیے بے تاب نظر آئے اور نعرے بلند کر کے خلافت احمدیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

ہر سال کی طرح امسال بھی نمائش مارکی میں مختلف ادارہ جات کی طرف سے نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں الفضل انٹرنیشنل، ہیومینٹی فرسٹ، مخزن تصاویر، ہیومن رائٹس ڈیسک، مرکزی شعبہ تاریخ، جامعہ احمدیہ یوکے اور دیگر ادارہ جات شامل تھے۔ ان نمائشوں کی تفصیل الفضل کے جلسہ سالانہ کے حوالے سے شائع ہونے والی خصوصی اشاعت میں پڑھی جا سکتی ہے۔

شام کے کھانے میں روایتی آلو گوشت، دال اور لنگر کی لذیذ روٹی مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد دوران سال اس جہان فانی سے کوچ کر جانے والے افراد کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ چنانچہ حضورؑ کے اس ارشاد کی تعمیل میں نماز مغرب سے قبل جلسہ گاہ کے سٹیج سے ان احباب جماعت کے نام پڑھ کر سنائے گئے جو دوران سال وفات پا گئے۔

حضور انور نے سوا نو بجے کے قریب مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت فرمائی جبکہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔ اس طرح جلسہ سالانہ برطانیہ کا پہلا روز کامیابی کے ساتھ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔

☆...☆...☆

(از جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی ۲۵؍جولائی ۲۰۲۶ء) جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز صبح سوا تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب نے پڑھائی۔ چار بج کر ۲۰؍منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں نمازِ فجر پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ابتدائی آٹھ آیات اور دوسری رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیات نو تا سترہ کی تلاوت فرمائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم محمود احمد طلحہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ”مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں“ کے موضوع پر درس دیا۔

صبح آٹھ بجے ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی کنندگان کو چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کی گئی۔

کل کے ٹھنڈے موسم کے مقابل پر آج سورج اپنی آب و تاب سے چمکتا رہا۔ تاہم ہلکی ہوا نے موسم کو قدرے بہتر رکھا۔ تیز دھوپ کے باوجود احبابِ جماعت روحانی مائدہ کے حصول کے لیے جوق در جوق حدیقۃ المہدی تشریف لاتے رہے۔ آج بھی اندرون و بیرون ملک سے کثیر تعداد میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف خطابات، مقررین کی مدلل تقاریر اور فلک شگاف نعروں نے روحانی گرمائش کے سامان فراہم کیے۔

دوسرے روز کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم و محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر نے سرانجام دیے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، مکرم حافظ مرفود احمد صاحب نے سورۃ النساء آیات ۵۸ تا ۶۰ کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے منتخب اشعار پیش کیے۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مروان گل صاحب صدر و مبلغ انچارج ارجنٹائن نے ”عالمی امن کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں“ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ ایڈیشنل وکالت تصنیف یوکے نے ”خدا کی تلاش میں عاجزی کی اہمیت“ کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد مکرم عصام بھٹی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم عطاء المومن زاہد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ”امام الزمان اور محبت الٰہی“ کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم طاہر خالد صاحب مربی سلسلہ نے اردو نظم پیش کی۔ جس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح مستورات کا خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوا جس کی کارروائی کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرمہ ڈاکٹر قرۃ العین عینی صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ منصورہ امینی صاحبہ نے سورت آل عمران کی آیات ۱۹۱ تا ۱۹۵ کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پیش کیا۔ مکرمہ رضوانہ شمس صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔

مستورات کے اجلاس کی پہلی تقریر ڈاکٹر ملیحہ منصور صاحبہ معاونہ صدر واقفات نو لجنہ اماء اللہ یوکے کی انگریزی زبان میں تھی جس کا عنوان ”آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ محبتِ الٰہی کا زندہ ثبوت“ تھا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے ”رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول“ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد محترمہ سلونی رشید صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر ”نورِ خلافت حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا ذریعہ“ کے موضوع پر مکرمہ فرزین قریشی صاحبہ سیکرٹری نومبائعات۔ ھیورنگ یوکے نے کی۔ اس تقریر کے ساتھ مستورات کے صبح کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔ گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اس اجلاس کی آڈیو دنیا بھر کے سامعین کے لیے یوٹیوب پر لائیو نشر کی گئی۔

دن بارہ بج کر سات منٹ پر حضور انور زنانہ پنڈال میں سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔ فضا مستورات کے پُر جوش اور والہانہ نعروں سے گونج اٹھی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے نام پڑھ کر سنائے گئے۔ جس کے بعد حضور انور نے خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد لجنہ و ناصرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں مختلف زبانوں میں گروپس کی صورت میں ترانے پیش کیے۔

خطاب کے بعد حضورِ انور نے مردانہ مارکی میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے میں دال، اچار اور روٹی پلانٹ کی لذیذ روٹی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اسی اثنا میں مہمان، بازار کے کھانوں اور لوازمات سے بھی محظوظ ہوتے رہے۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس سے قبل معززین کے پیغامات پیش کیے گئے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں یہ نشست ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس نشست میں جلسہ سالانہ اور جماعت کے حوالے سے معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کچھ مہمانوں نے ویڈیو کی صورت میں بھی اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا باقاعدہ آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بج کر پانچ منٹ پر مردانہ پنڈال میں رونق افروز ہوئے۔ پیارے آقا کے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوتے ہی شاملین نے والہانہ انداز میں اپنے پیارے امام کا استقبال کیا اور پنڈال نعروں کی آواز سے گونج اٹھا۔

اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم الحاج راشد خطاب صاحب نے سورۃ الصّف کی آیات ۷ تا ۱۲ کی تلاوت کی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مکرم حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ صاحب مربی سلسلہ مدیر اعلیٰ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جس میں گذشتہ سال کے دوران جماعت پر ہونے والے افضالِ خداوندی کا خلاصۃً ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

آج بھی تمام دن نمائش مارکی اور بک سٹال پر احباب جماعت کا بھرپور رش رہا اور احباب اپنے دینی علم کو بڑھانے کے لیے نمائش دیکھنے آئے اور بک سٹال سے کتب خریدتے رہے۔ حضور انور کے دوسرے روز کے خطاب کے بعد نمائش مارکی لجنہ کے لیے مختص تھی جس میں خواتین نے بھرپور تعداد میں نمائش مارکی کا رخ کیا۔

شام کے کھانے میں روایتی آلو گوشت، چاول اور لنگر کی لذیذ روٹی مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب اور عشاء کی نمازیں مردانہ جلسہ گاہ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور نے نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جبکہ نماز عشاء میں پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۶ اور دوسری رکعت میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۷ کی تلاوت فرمائی۔ نماز مغرب وعشاء سے قبل وفات پانے والے مرد و خواتین کے نام ذکر خیر کے لیے پڑھ کر سنائے گئے۔

اس طرح جلسہ سالانہ کا دوسرا دن اختتام کو پہنچا۔

☆...☆...☆

(از جلسہ گاہ، حدیقۃ المہدی ۲۶؍جولائی ۲۰۲۶ء) جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز صبح سوا تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ مشہود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے پڑھائی۔ صبح چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں نمازِ فجر پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ الکھف کی آیات ۱۰۳تا ۱۰۷ جبکہ دوسری رکعت میں ۱۰۸تا۱۱۱ کی تلاوت فرمائی۔ نمازِ فجر کے بعد مکرم راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ''محبت الٰہی'' کے عنوان پر درس دیا۔

آج بالعموم موسم ٹھنڈا رہا۔ نماز تہجد کے کچھ دیر بعد بارش ہوئی جس کے بعد موسم ٹھنڈا ہو گیا۔ تاہم دن کے اکثر حصہ میں دھوپ نکلی رہی۔ اس طرح دھوپ، بارش اور ٹھنڈی ہوا کی آنکھ مچولی سارا دن چلتی رہی۔

نماز فجر کے بعد مہمانانِ کرام کو گرم چائے کے ساتھ اُبلے انڈے بھی پیش کیے گئے۔ جبکہ باقاعدہ ناشتے کا انتظام صبح آٹھ بجے کیا گیا تھا۔ ناشتے میں مہمانانِ کرام اور ڈیوٹی کنندگان کو چنے، روٹی، سیریل، مکھن، جام اور ڈبل روٹی پیش کیے گئے۔ جلسہ کے آخری دن بھی مہمانوں کی ایک بڑی تعداد نے جلسہ گاہ کا رخ کیا اور مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز صبح دس بجے ہوا جس کی صدارت کے فرائض مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند و ناظر نشر و اشاعت نے سرانجام دیے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور ترجمہ کے ساتھ ہوا جو مکرم خان فرید احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے پیش کیے۔ مکرم صبور بھٹی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم وسیم احمد فضل صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے ''شرائط بیعت کے ادراک اور ان پر ثبات قدم میں ہی خلیفۂ وقت سے محبت اور ان کی اطاعت کا دار و مدار ہے'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب صدر قضا بورڈ یوکے نے ''الہامی کتب میں خدا کا تصور اور اسلام کے ساتھ اس کا تقابل'' کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر پیش کی۔ اس کے بعد مکرم صہیب احمد صاحب حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر ''قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے'' کے موضوع پر مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت یوکے نے اردو زبان میں پیش کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے انگریزی زبان میں بعنوان ''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی انسانیت سے بے مثال محبت'' کی۔

بعد ازاں عالمی بیعت کے لیے اعلانات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ۱ بج کر ۱۰ منٹ پر حضور پُرنور پنڈال میں تشریف لائے۔ مسیح محمدیؑ کے غلام اس لمحہ کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ ان میں وہ افراد بھی شامل تھے جو خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونے والے تھے اور وہ احمدی بھی شامل تھے جو اپنے امام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کرنے کے منتظر تھے۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور نے پہلے بیعت کے مبارک الفاظ انگریزی اور دوسری بار اردو میں دہرائے اور تیسری مرتبہ انگریزی میں پھر دہرائے جن کا مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ بھی ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس موقع پر انتہائی رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ حضور انور نے اس موقع پر یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس سال ۲؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۵۹۶؍نئے افراد جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں حضورِ انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد کھانے کی مارکی میں کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے میں آلو گوشت، چاول اور روٹی پلانٹ کی لذیذ روٹی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ مہمانان بازار کے کھانوں سے بھی لطف اندوز ہوتے رہے۔ بازار میں برگر، مچھلی، کباب، جلیبی، قلفی، فالودہ وغیرہ دستیاب تھے۔

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس سے قبل معززین کے پیغامات پیش کیے گئے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں یہ نشست ہوئی، جس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اس نشست میں جلسہ اور جماعت کی مساعی کے حوالے سے معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے معززین کی طرف سے ویڈیو پیغامات موصول ہوئے جن کو جلسہ گاہ میں موجود بڑی سکرین پر چلایا گیا۔ اس کے علاوہ ہال میں موجود مہمانوں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

اختتامی اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مولانا فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ کو سورۃ النور کی آیات ۵۲ تا ۵۷ کی تلاوت اور تفسیر صغیر سے اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے نے شاہ چارلس سوم کا موصولہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد فرج عودہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جبکہ ان اشعار کا اردو ترجمہ مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم اردو کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اس کے بعد مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم جماعت احمدیہ یوکے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کے نام پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد امیر صاحب یوکے نے احمدیہ امن انعام برائے سال ۲۰۲۶ء کا اعلان فرمایا۔ ۲۰۲۶ء کے لیے تھائی لینڈ کے Sampop Jantraka اس انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔ انہیں یہ انعام شمالی تھائی لینڈ میں انسانی اسمگلنگ کے خطرات سے دوچار بچوں، خصوصاً بے وطن قبائلی بچیوں کے تحفظ کے لیے کاوشوں کے اعتراف میں دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس کا مرکزی موضوع شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں تھا۔

حضورِ انور کا خطاب قریباً چھ بجے اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حضورِ انور نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس سال جلسہ سالانہ کی حاضری ۵۱؍ہزار ۱۸۱؍ہے۔ بعد ازاں پیارے آقا کی خدمت میں عشاق خلافت احمدیہ نے مختلف گروپس کی صورت میں دنیا کی مختلف زبانوں اور ثقافتوں کی نمائندگی میں ترانے پیش کیے۔ اس کے بعد حضورِ انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے اور اسی کے ساتھ جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کو جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسہ کے مقاصد کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: نمائش الفضل انٹرنیشنل......از صفحہ نمبر ۳۶

صفحات میں جگہ دی اور افرادِ جماعت کو ان عظیم منصوبوں میں عملی شرکت کی طرف متوجہ کیا۔

۱۹۷۴ء کے پُرآشوب حالات بھی اس نمائش کا ایک اہم موضوع ہیں۔ الفضل کے صفحات میں اس دور کے واقعات، جماعتی ردِعمل اور افرادِ جماعت کے جذبات محفوظ ہیں۔ ان صفحات کا مطالعہ یہ احساس دلاتا ہے کہ تاریخ صرف بڑے سیاسی فیصلوں کا نام نہیں بلکہ ان فیصلوں کے نتیجے میں پیش آنے والے حالات، افراد کی قربانیاں اور جماعتی ثابت قدمی بھی تاریخ کا لازمی حصہ ہیں۔

۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں کے دوران الفضل کی رپورٹنگ بھی اس امر کی عکاس ہے کہ اخبار نے قومی حالات سے خود کو الگ نہیں رکھا۔ ملکی دفاع، قومی سلامتی اور عوامی حوصلے کے حوالے سے مثبت اور ذمہ دارانہ اندازِ تحریر اپنایا گیا۔ اس طرح الفضل نے اپنے قارئین کو نہ صرف جماعتی حالات سے باخبر رکھا بلکہ قومی حالات کے بارے میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔

نمائش کا مجموعی تاثر

یہ نمائش دراصل ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۲ء تک جماعت احمدیہ کی اجتماعی زندگی کا ایک جامع منظرنامہ پیش کرتی ہے۔ اس میں خلافتِ ثانیہ کے آخری دور، خلافتِ ثالثہ کے آغاز، عالمی تبلیغ، افریقہ میں خدمتِ انسانیت، مساجد کے قیام، علمی اعزازات، قومی بحرانوں، مخالفت، قربانی، تحریکات اور جماعتی خوشیوں کو اصل اخباری صفحات کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے۔

الفضل نے اس عرصہ میں امامِ وقت کی آواز کو دنیا کے مختلف حصوں تک پہنچایا، افرادِ جماعت کو حالات سے باخبر رکھا، مخالفانہ پروپیگنڈا کا جواب دیا، جماعتی اتحاد کو مضبوط کیا اور تاریخِ احمدیت کے ایک بڑے حصے کو محفوظ کر دیا۔ اسی بنا پر نمائش کا عنوان ''الفضل— تاریخِ احمدیت کا بنیادی ماخذ'' نہایت موزوں اور حقیقت پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔

یہ نمائش نئی نسل کے لیے ایک دعوتِ مطالعہ بھی ہے کہ وہ الفضل کو صرف ایک اخبار نہ سمجھے بلکہ اسے خلافت، جماعت اور تاریخِ احمدیت کے درمیان قائم ایک زندہ، معتبر اور مسلسل رابطہ سمجھے۔ آج جب معلومات کے ذرائع بے شمار ہیں اور خبریں لمحوں میں دنیا بھر میں پھیل جاتی ہیں، ایسے میں ماضی کے ان اصل اخباری صفحات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ صفحات ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ تاریخ کو محفوظ کرنا دراصل اپنی شناخت، اپنی روایات اور اپنے اجتماعی حافظے کو محفوظ کرنا ہے۔

اس اعتبار سے الفضل کی تاریخی نمائشیں صرف ماضی کی جھلکیاں دکھانے کا ذریعہ نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کو اپنے شاندار ماضی سے جوڑنے کی ایک مؤثر کوشش ہیں۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا اور تاریخ احمدیت کے مزید ادوار الفضل کے صفحات کی روشنی میں ناظرین کے سامنے پیش کیے جاتے رہیں گے۔ ان شاءاللہ

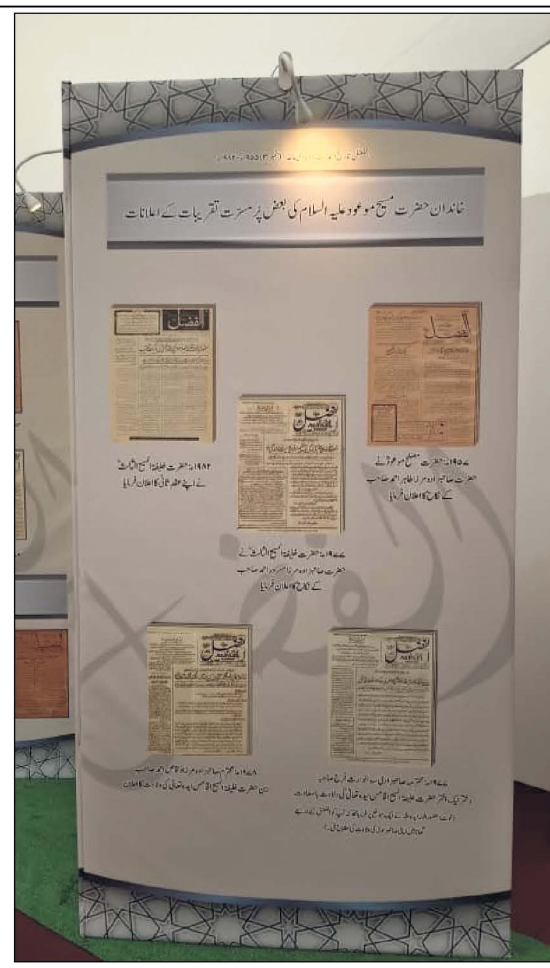
(رپورٹ: احسان احمد۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

جلسہ سالانہ پر Exhibition مارکی میں

نمائش روزنامہ الفضل انٹرنیشنل بعنوان: الفضل تاریخ احمدیت کا بنیادی ماخذ (نمبر ۳) ۱۹۵۵ء تا ۱۹۸۲ء







ادارہ الفضل انٹرنیشنل نے امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرشفقت اجازت سے ’’الفضل — تاریخِ احمدیت کا بنیادی ماخذ‘‘ کے عنوان سے اپنی تیسری تاریخی نمائش کا اہتمام کیا ہے۔ یہ نمائش جلسہ سالانہ برطانیہ کے تینوں دنوں کے لیے پیش کی گئی ہے اور آن لائن استفادہ کے لیے بھی مہیا کی گئی ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی نمائش میں ۱۹۱۳ء سے ۱۹۳۴ء اور دوسری نمائش میں ۱۹۳۴ء سے ۱۹۵۵ء تک کے واقعات پیش کیے گئے تھے، جبکہ موجودہ نمائش میں ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۲ء تک کے دور، یعنی حضرت مصلح موعودؓ کے سفرِ یورپ کے بعد سے خلافتِ ثالثہ کے اختتام تک، جماعتی تاریخ کو الفضل کے اصل صفحات کے ذریعے تاریخی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اس نمائش کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس میں تاریخ محض بیان نہیں کی گئی بلکہ الفضل کے اصل شماروں، سرخیوں، تصویروں، اعلانات، اداریوں اور خصوصی نمبروں کی صورت میں ناظرین کے سامنے رکھ دی گئی ہے۔ یوں ہر صفحہ اپنے عہد کی ایک زندہ دستاویز بن کر سامنے آتا ہے۔ یہ صفحات صرف واقعات کی خبریں نہیں بلکہ اپنے زمانے کے جذبات، حالات، جماعتی جدوجہد، قربانیوں، کامیابیوں اور آزمائشوں کے بھی آئینہ دار ہیں۔ ایک اخبار جب کئی دہائیوں تک کسی جماعت کے فکری، روحانی اور اجتماعی سفر کو محفوظ کرتا ہے تو وقت گزرنے کے ساتھ اس کی حیثیت محض اخبار کی نہیں رہتی بلکہ وہ تاریخ کا ایک معتبر ماخذ بن جاتا ہے۔

موجودہ نمائش میں ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۲ء تک کے ایک نہایت اہم اور فیصلہ کن دور کو مختلف موضوعات کے تحت پیش کیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ نے خلافتِ ثانیہ کے آخری برسوں، خلافتِ ثالثہ کے آغاز اور ایک نئے عالمی تبلیغی دور کا مشاہدہ کیا۔ افریقہ میں جماعتی خدمات کا دائرہ وسیع ہوا، نئی مساجد اور مشن ہاؤسز قائم ہوئے، تبلیغی مراکز مضبوط ہوئے اور جماعت نے مختلف ممالک میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لیے نمایاں پیش رفت کی۔

نمائش میں درج ذیل اہم موضوعات کو خصوصی طور پر اجاگر کیا گیا ہے:

☆… ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے مساجد ومشن ہاؤسز کا سنگِ بنیاد وافتتاح‘‘

☆… ’’حضرت مصلح موعودؓ کے انتقالِ پُرملال پر احبابِ جماعت اور مرکز کے درمیان رابطے میں الفضل کا کردار‘‘

☆… ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے انتقالِ پُرملال پر احبابِ جماعت اور مرکز کے رابطے میں الفضل کا کردار‘‘

☆… ’’اسلام احمدیت کے نامور سپوت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا دنیائے سائنس میں اعلیٰ ترین اعزاز — نوبیل انعام‘‘

☆… ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جاتِ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء و ۱۹۸۰ء‘‘

☆… ۱۹۵۵ء سے ۱۹۸۲ء تک شائع ہونے والے الفضل کے بعض خصوصی شمارہ جات

☆… ’’نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم‘‘ اور ’’نصرت جہاں ریزرو فنڈ‘‘ کا قیام اور ان کے شیریں ثمرات

☆… ’’الفضل میں شائع ہونے والی بعض نادر و نایاب تصاویر‘‘

☆… ’’۱۹۷۴ء کے پُرآشوب ایام کا پس منظر و تاریخ، الفضل کے اوراق کی زبانی‘‘

☆… ’’۱۹۷۴ء میں دوسری آئینی ترمیم پر جماعت احمدیہ کا پاکیزہ ردِعمل‘‘

☆… ’’بعض تحریکات‘‘

☆… ’’روزنامہ الفضل کی تاریخ کے چند سنگِ میل‘‘

☆… ’’تبرکات‘‘

☆… ’’صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ‘‘

☆… ’’خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پُرمسرت تقریبات کے اعلانات‘‘

☆… بعض بزرگانِ سلسلہ کے اعلاناتِ وفات

۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں ملکی دفاع کے لیے الفضل کی مثبت رپورٹنگ

☆… تحریک وقفِ جدید کا آغاز اور اس کے ثمرات

☆… خلافتِ ثانیہ کے آخری دس سال کے چیدہ چیدہ واقعات

☆… اطلاعات، اعلانات اور اشتہارات کی الفضل میں اشاعت

ان موضوعات کے ذریعے ناظرین کو یہ دیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ الفضل نے کس طرح مختلف ادوار میں جماعتی زندگی کے ہر اہم پہلو کو محفوظ کیا۔ کہیں یہ امامِ وقت کی آواز بن کر سامنے آتا ہے، کہیں افرادِ جماعت کو اہم تحریکات اور منصوبوں سے آگاہ کرتا ہے، کہیں جماعتی کامیابیوں کی خوشخبری سناتا ہے اور کہیں آزمائش کے وقت صبر، دعا اور قربانی کا پیغام پہنچاتا ہے۔

نمائش کا ایک اہم حصہ حضرت مصلح موعودؓ کے انتقالِ پُرملال کے بعد جماعتی حالات اور مرکز و افرادِ جماعت کے درمیان رابطے میں الفضل کے کردار سے متعلق ہے۔ ایسے مواقع پر اخبار نے نہ صرف خبریں پہنچائیں بلکہ جماعت کے افراد کے جذبات کی ترجمانی بھی کی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے انتقال کے موقع پر بھی الفضل نے جماعتی تاریخ کے اس عظیم اور غم انگیز مرحلے کو محفوظ کیا۔ ان صفحات میں غم، وفا، اطاعت اور خلافت سے وابستگی کے جذبات نمایاں طور پر محسوس کیے جا سکتے ہیں۔

نمائش میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی عالمی سطح پر عظیم کامیابی کو بھی نمایاں مقام دیا گیا ہے۔ ان کا نوبیل انعام حاصل کرنا دنیائے سائنس میں ایک غیر معمولی واقعہ تھا اور جماعت احمدیہ کے لیے بھی ایک تاریخی اعزاز کی حیثیت رکھتا تھا۔ الفضل کے صفحات نے اس کامیابی کو محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کے لیے یہ پیغام محفوظ کر دیا کہ علم، تحقیق، محنت اور بلند مقصد کے ساتھ وابستگی انسان کو عالمی سطح پر نمایاں مقام عطا کر سکتی ہے۔

اسی طرح نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور تحریک وقفِ جدید جیسے منصوبے جماعتی تاریخ میں خدمتِ دین اور تبلیغ کے نئے ابواب کھولنے والے ثابت ہوئے۔ ان تحریکات کے نتیجے میں افریقہ اور دنیا کے دیگر خطوں میں جماعتی خدمات کا دائرہ وسیع ہوا۔ الفضل نے ان تحریکات کے مقاصد، پیش رفت اور ثمرات کو اپنے ……باقی صفحہ ۳۵ پر

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے بعض انتظامی شعبہ جات کا تعارف

شعبہ ٹرانسپورٹ مسجد بیت الفتوح۔ خدمتِ خلق کا ایک مثالی نظام

جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات میں شعبہ ٹرانسپورٹ مسجد بیت الفتوح ایک نہایت اہم اور حساس شعبہ ہے، جو ہزاروں شاملین، مہمانوں، بزرگوں اور خواتین کی آمد و رفت کو آسان بنانے کے لیے دن رات خدمات انجام دیتا ہے۔ اس شعبہ کی نگرانی مکرم بشیر احمد طاہر صاحب گذشتہ چار سال سے کر رہے ہیں جبکہ نائب ناظم مکرم عاصم جمیل صاحب گذشتہ تین سال سے اس خدمت میں مصروف ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ ٹرانسپورٹ کی سرگرمیاں ۱۶؍جولائی سے شروع ہو کر تقریباً ۲؍اگست تک جاری رہتی ہیں۔ ایئرپورٹس اور مسجد مبارک کے لیے چھ شٹل سروسز فراہم کی جاتی ہیں تاکہ مہمانوں اور شاملین کو سہولت حاصل ہو۔ دورانِ جلسہ اور جلسہ سے قبل و بعد ٹرانسپورٹ کے وسیع انتظامات کیے جاتے ہیں۔ مسجد بیت الفتوح میں رہائش پذیر مہمانوں کو مسجد مبارک اسلام آباد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امامت میں پانچوں وقت نماز کی ادائیگی کی سعادت حاصل کرنے کے لیے روزانہ وہاں پہنچایا جاتا اور واپس لایا جاتا ہے۔

اس سال شعبہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے ایک نئی گیسٹ ایپ متعارف کروائی گئی ہے جس کے ذریعے مہمان اپنی ٹرانسپورٹ قبل از وقت بُک کر سکتے ہیں۔ اس جدید نظام کے ذریعے گھر سے سفر کی منصوبہ بندی، بُکنگ اور اپنی نشست مخصوص کرنے کی سہولت موجود ہے جس سے انتظامات مزید منظّم اور مؤثر ہو گئے ہیں۔ اس شعبہ کے ذریعے ہر سال تقریباً تین تا چار ہزار انکوائریز موصول ہوتی ہیں جبکہ تقریباً دو ہزار مہمانوں کو عملی طور پر ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ بزرگ، عمر رسیدہ افراد، خواتین اور بچوں کو سفری سہولت کے لیے ترجیح دی جاتی ہے تاکہ اُنہیں مسجد بیت الفتوح سے حدیقۃ المہدی یا مسجد مبارک اسلام آباد سفر کے لیے کسی قسم کی دُشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس شعبہ میں مجموعی طور پر ۳۵؍رضاکاران خدمات انجام دیتے ہیں جن میں ۲۵؍ڈرائیورز جبکہ باقی دیگر انتظامی امور سنبھالنے والے کارکن شامل ہیں۔ اس شعبہ کے تحت تین شفٹس میں کام کیا جاتا ہے۔ پہلی شفٹ صبح ڈھائی بجے، دوسری شفٹ صبح نو بجے اور تیسری شفٹ شام چار بجے شروع ہو جاتی ہے۔ ہر شفٹ میں ۱۵؍کارکن ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے لیے مختلف اقسام کی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض احباب اپنی ذاتی گاڑیاں بھی رضاکارانہ طور پر اس خدمت کے لیے پیش کرتے ہیں۔ تمام





گاڑیوں اور ڈیوٹیوں کا مکمل ریکارڈ ایک ایپ کے ذریعہ مرتب رکھا جاتا ہے۔ یہ کارکنان بغیر کسی تھکن کے خوش دلی، محبت اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف ٹرانسپورٹ فراہم کرنا نہیں بلکہ مہمانوں کے ساتھ حسنِ اخلاق، محبت اور خلوص کے ساتھ پیش آنا بھی ہے۔

مکرم ناظم صاحب شعبہ کہتے ہیں کہ شعبہ ٹرانسپورٹ کا خاص اصول یہ ہے کہ جس مہمان کے ساتھ جو وعدہ کیا جاتا ہے اُسے ہر صورت پورا کیا جاتا ہے اور یہ تمام انتظامات محض اللہ تعالیٰ کی خاص برکت اور فضل کے باعث ممکن ہوتا ہے۔ مکرم ناظم صاحب تمام مہمانانِ جلسہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شعبہ ٹرانسپورٹ کے تمام کارکنان کو اخلاص، محبت اور خدمت کے جذبے کے ساتھ کام کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے، اس شعبہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے اور تمام خدمات کو اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔ آمین

شعبہ اوورسیز مہمانان کے داخلہ (AIMS) کارڈز

جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات میں شعبہ داخلہ پاسز ایک نہایت اہم شعبہ ہے، جس کی ذمہ داری شاملینِ جلسہ کی شناخت، تصدیق اور ان کو بروقت داخلہ کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ یہ شعبہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے ہزاروں افراد کے داخلہ کے نظام کو نہایت منظّم انداز میں چلاتا ہے۔ مکرم عابد خواجہ صاحب گذشتہ دس سال سے اس شعبہ کے ناظم کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں اس شعبہ کی سرگرمیاں جلسہ سے تقریباً دو ہفتے قبل شروع ہو جاتی ہیں اور جلسہ کے اختتام تک جاری رہتی ہیں۔

جلسہ سے دو ہفتے قبل سے لے کر اختتامِ جلسہ تک تمام مہمانان کو داخلہ پاسز کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جبکہ جلسہ کے تینوں ایام میں یہ شعبہ چوبیس گھنٹے خدمات انجام دیتا ہے۔ ہر سال اوسطاً بیس ہزار کارڈز جاری کیے جاتے ہیں۔ رَش کے اوقات میں بھی کارکنان کی مناسب تعداد موجود رہتی ہے تاکہ شاملین کو انتظار یا کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ایک کارڈ کی تیاری اور پرنٹنگ میں صرف تین سے چار سیکنڈ کا وقت لگتا ہے۔ جلسہ گاہ میں مردوں اور خواتین کے لیے آٹھ آٹھ کاؤنٹرز قائم کیے جاتے ہیں۔

اس سال داخلہ پاسز کے نظام میں مزید بہتری لانے کے لیے جدید طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ سولہ ممالک سے احباب جماعت کا ریکارڈ پہلے ہی حاصل کر لیا جاتا ہے۔ جن احباب کے پاس مقامی AIMS کارڈ موجود ہوتا ہے وہ براہ راست حدیقۃ المہدی تشریف لے جاسکتے ہیں۔ جبکہ نئے کارڈ کے اجراء کے لیے ملکی دعوت نامے اور موجود فہرست کے مطابق پاسپورٹ یا شناختی معلومات کے ذریعے تصدیق کی جاتی ہے۔ اگر کسی مہمان کے پاس ملکی دعوت نامہ یا AIMS کارڈ موجود نہ ہو تو موقع پر ہی تقریباً نصف گھنٹے کے اندر ضروری تصدیق مکمل کر کے کارڈ جاری کر دیا جاتا ہے۔

جلسہ سے تقریباً چار ماہ قبل AIMS کارڈز کے ڈیزائن، متوقع تعداد، ڈیٹا اور دیگر انتظامات کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے۔ امسال جلسہ گاہ میں QR کوڈ کے ذریعے کارڈز کی تصدیق اور ممبرانِ جماعت احمدیہ یوکے کے لیے AIMS کارڈ کو TAP کر کے جلسہ گاہ میں داخل ہونے کی سہولت کا نظام بھی آزمائشی طور پر استعمال کیا گیا۔

اس شعبہ کے تحت تین ٹیمیں خدمات انجام دیتی ہیں، جن میں مرد کارکنان کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی ٹیم بھی شامل ہے۔ مجموعی طور پر ۹۲؍مرد اور ۴۵؍لجنہ کارکنات اس اہم خدمت میں حصہ لیتے ہیں۔ اس شعبہ کے تحت چار شفٹس میں کام کیا جاتا ہے، جن میں ہر شفٹ تقریباً چھ گھنٹے پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک شفٹ میں آٹھ سے دس مرد کارکن جبکہ لجنہ کی جانب سے تقریباً گیارہ سے بارہ کارکنات اپنی ذمہ داریاں ادا کرتی ہیں۔ شعبہ کے کارکنان روزانہ بریفنگ حاصل کرتے ہیں تاکہ تمام امور بہتر انداز میں سرانجام دیے جاسکیں۔ ان کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر آنے والے شخص کے ساتھ محبت، خوش اخلاقی اور تعاون کا معاملہ کیا جائے اور کوئی بھی شخص ناراض ہو کر واپس نہ جائے۔ کارکنان حتی المقدور ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس شعبہ کے کارکنان تمام مہمانانِ جلسہ کے لیے محبت اور خلوص کے ساتھ خدمت کے لیے تیار رہتے ہیں۔ وہ تمام شاملین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں اور شعبہ کو مزید بہتر بنانے کے لیے تجاویز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یہ شعبہ جدید نظام، منظّم منصوبہ بندی اور رضاکارانہ خدمت کے جذبے کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔





شعبہ موبائل کمیونیکیشن

جلسہ سالانہ برطانیہ کے وسیع انتظامات میں شعبہ موبائل کمیونیکیشن ایک نہایت اہم اور کلیدی شعبہ ہے جو جلسہ گاہ کے مختلف شعبہ جات، دفاتر اور مہمانانِ کرام کو موبائل کمیونیکیشن اور انٹرنیٹ (وائی فائی) کی سہولیات مہیا کرنے کی ذمہ داری انجام دیتا ہے۔ مکرم محمود احمد صاحب گذشتہ دو برس سے بطور ناظم اس شعبہ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ شعبہ نہ صرف جلسہ سالانہ کے دوران بلکہ سال بھر جماعت کے مختلف شعبہ جات کو بھی تکنیکی معاونت اور مشاورت فراہم کرتا رہتا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ امسال رضا کاروں کی تعداد اور ان کی تربیت دونوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت شعبہ میں مردانہ ٹیم کے ۴۵؍ اور لجنہ اماء اللہ کی ۴؍رضا کارات سمیت مجموعی طور پر ۴۹؍رضا کاران خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لجنہ کی ٹیم پہلی مرتبہ امسال تشکیل دی گئی ہے۔ حدیقۃ المہدی میں ۱۸؍جولائی سے ۲۷؍جولائی تک یہ شعبہ چوبیس گھنٹے فعال رہتا ہے اور خدمات تین شفٹوں میں انجام دی جاتی ہیں جبکہ ہر شفٹ میں کم از کم چار تربیت یافتہ کارکنان موجود ہوتے ہیں۔

رضا کاران کی فنی تربیت کے حوالے سے ماہ اپریل سے مسجد بیت الفتوح میں ہر ہفتہ وار تعطیل پر تین گھنٹے کے باقاعدہ تربیتی سیشنز منعقد کیے جاتے رہے۔ اسی طرح ماہ مئی میں تمام نیٹ ورک، آلات اور سائٹ کی ضروریات کے مطابق مکمل ٹیسٹنگ کر لی گئی تھی جبکہ گذشتہ سال دسمبر ہی سے نیٹ ورکنگ، کیبلنگ اور انفراسٹرکچر کی منصوبہ بندی اور ڈیزائننگ کا آغاز کر دیا گیا تھا۔

حدیقۃ المہدی میں نیٹ ورک انفراسٹرکچر کی تنصیب

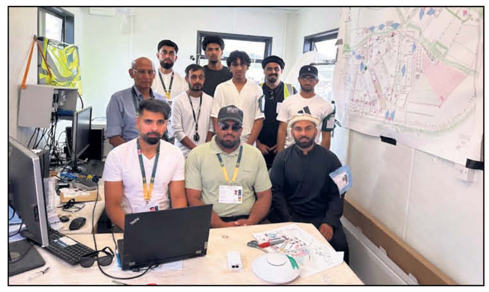
کے حوالے سے ناظم صاحب نے بتایا کہ مختلف کمپنیوں سے کوٹیشنز حاصل کیے گئے تھے، تاہم اخراجات زیادہ ہونے کے باعث شعبہ نے اپنی فنی مہارت سے یہ پورا منصوبہ خود مکمل کیا۔ چنانچہ مکمل نیٹ ورک انفراسٹرکچر تیار کر کے نصب کیا گیا جس سے نہ صرف نمایاں مالی بچت ہوئی بلکہ آئندہ توسیع اور دیکھ بھال بھی آسان ہو گئی۔

انہوں نے مزید بتایا کہ گذشتہ سال متعارف کروائی گئی وائی فائی سروس کو امسال مزید وسعت اور استحکام دیا گیا ہے۔ موبائل اور انٹرنیٹ سگنلز کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے جبکہ جولائی کے دوران حدیقۃ المہدی کے مختلف مقامات پر ۴۸؍ نیٹ ورک پوائنٹس اور کیبلز نصب کی گئیں۔ اسی طرح ۴۲؍ مختلف شعبہ جات کو علیحدہ نیٹ ورک کنکشن فراہم کیے گئے تا کہ ہر شعبہ اپنی ضروریات کے مطابق بلا تعطّل خدمات انجام دے سکے۔

استقبالیہ پر قائم شعبہ کا سروس اسٹال روزانہ صبح سات بجے سے رات بارہ بجے تک فعال رہتا ہے، جہاں شرکائے جلسہ کو EE نیٹ ورک کی سِم اور سروسز فراہم کی جاتی ہیں اور موبائل یا انٹرنیٹ کنکشن سے متعلق مسائل فوری طور پر حل کیے جاتے ہیں۔ مختلف اہم مقامات پر راہنمائی کے لیے نقشے بھی نصب کیے گئے ہیں جبکہ فلیگز کے مقام پر قائم نیٹ ورک تقریباً سو میٹر کے دائرے میں مؤثر کوریج فراہم کرتا ہے۔

نیٹ ورک کی مسلسل نگرانی کے لیے ہیٹ میپ (Heat Map) ٹیکنالوجی استعمال کی جارہی ہے جس کے ذریعے مختلف مقامات پر نیٹ ورک کوریج، منسلک صارفین کی تعداد اور ڈیٹا کے استعمال کو Real time میں مانیٹر کیا جاتا ہے۔ اس وقت تقریباً دو ہزار افراد جلسہ گاہ جبکہ گیارہ سو افراد مختلف دفاتر میں اس نیٹ ورک سے استفادہ کر رہے ہیں جبکہ یہ نظام بیک وقت سات ہزار فعال صارفین کی گنجائش رکھتا ہے۔

مکرم ناظم صاحب نے ایک مثال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جمعہ کی صبح بازار کے علاقے میں نیٹ ورک دستیاب ہونے



کے باوجود کارڈ مشینیں کام نہیں کر رہی تھیں۔ شعبہ کی ٹیم نے فوری طور پر مسئلے کی نشاندہی کی اور محض ڈھائی سے تین گھنٹے کے اندر اُسے مکمل طور پر حل کر دیا۔ اسی طرح بجلی کی فراہمی میں تعطل یا دیگر تکنیکی خرابیوں کی صورت میں متعلقہ شعبہ جات کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھتے ہوئے فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ شعبہ میں معلومات کے تحفظ کے لیے مؤثر سکیورٹی اقدامات کیے گئے ہیں اور ڈیٹا کی حفاظت کو ہر مرحلہ پر یقینی بنایا جاتا ہے۔ ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے اسٹارلنک (Starlink) کا محدود بیک اَپ بھی دستیاب ہے، جو صرف انتہائی ضروری مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ٹیکنالوجی کے استعمال کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ امسال شرکائے جلسہ کی سہولت کے لیے ایک خصوصی جلسہ سالانہ ایپ متعارف کروائی گئی ہے، جبکہ آئندہ سال ایک جامع ون سٹاپ ایپ متعارف کروانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے جس کے ذریعے مختلف شعبہ جات ایک ہی پلیٹ فارم پر باہم مربوط رہ سکیں گے اور معلومات کے تبادلے کا نظام مزید مؤثر ہو جائے گا۔

مکرم محمود احمد صاحب نے کہا کہ شعبہ موبائل کمیونیکیشن ہر قسم کے موسمی حالات اور تکنیکی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ ان کے مطابق نیٹ ورک کی مسلسل نگرانی، بروقت تکنیکی معاونت اور ہنگامی صورتحال میں فوری ردِعمل کے باعث جلسہ گاہ میں ہزاروں ڈیوائسز کو بلا تعطّل خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔

گفتگو کے اختتام پر مکرم ناظم صاحب نے جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمام رضا کاران کی خدمات کو قبول فرمائے، ان کی مساعی میں برکت عطا کرے اور انہیں آئندہ بھی مزید احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

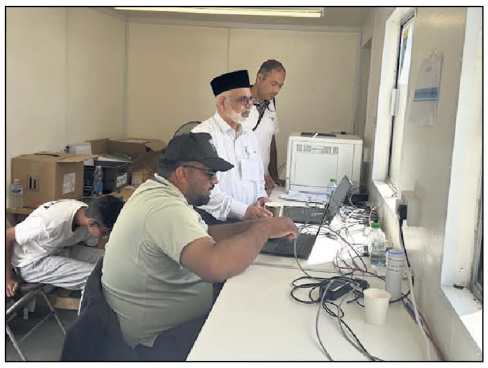
شعبہ حاضری نگرانی معاونین

کارکنان کی تصدیق، بیجز کی تیاری اور نظامِ ڈیوٹی کی مؤثر نگرانی یہ شعبہ کرتا ہے۔ دراصل جلسہ سالانہ کے انتظامی امور میں شعبہ حاضری نگرانی معاونین ایک اہم ذمہ داری ادا کرتا ہے۔ یہ شعبہ جلسہ گاہ، خدمتِ خلق اور دیگر متعلقہ نظامتوں کے لیے بیجز کی تیاری اور فراہمی کے ساتھ ساتھ تمام ڈیوٹی دینے والے کارکنان کی تصدیق، امورِ عامہ سے کلیئرنس اور بیجز کی تیاری و تقسیم کا ذمہ دار ہے۔

محترم اسحاق ناصر صاحب گذشتہ ۱۸؍ برس سے اس شعبہ کے ناظم کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ شعبہ کا مرکزی دفتر مسجد بیت الفتوح میں قائم کیا جاتا ہے اور اپریل کے مہینے سے ہی باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا جاتا ہے تا کہ جلسہ سالانہ کے آغاز سے قبل تمام انتظامی امور بر وقت اور منظّم انداز میں مکمل کیے جا سکیں۔

جلسہ سالانہ کے دوران بدھ کے روز سے اتوار تک جلسہ گاہ میں اس شعبہ کا دفتر قائم رہتا ہے جو چوبیس گھنٹے فعال رہتا ہے۔ شعبہ میں پندرہ افراد پر مشتمل ٹیم خدمات انجام دے رہی ہے۔ کارکنان اپنی سہولت اور دستیابی کے مطابق مختلف شفٹوں میں ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں جبکہ ضرورت کے وقت اضافی تعاون بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

مکرم ناظم صاحب نے بتایا کہ تمام شعبہ جات سے ڈیوٹی دینے والے کارکنان کی مکمل معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور امورِ عامہ کی باقاعدہ کلیئرنس کے بعد ہی بیجز جاری کیے جاتے ہیں۔ تمام ناظمین کے ساتھ آن لائن ڈیٹا لنکس شیئر کیے جاتے ہیں تا کہ معلومات کے تبادلے اور تیاریوں میں مکمل ہم آہنگی برقرار رہے۔



انہوں نے مزید بتایا کہ ڈیوٹی چارٹس کی تیاری کا عمل بھی اپریل ہی سے شروع کر دیا جاتا ہے۔ تمام شعبہ جات کے ڈیوٹی چارٹس تیار کر کے مختلف اہم مقامات پر آویزاں کیے جاتے ہیں تا کہ کارکنان کو اپنی ذمہ داریوں اور اوقاتِ کار سے مکمل آگاہی ہو۔ جلسہ سالانہ سے تقریباً تین ہفتے قبل تمام بیجز تیار کر کے متعلقہ شعبہ جات تک پہنچا دیے جاتے ہیں۔

شعبہ حاضری نگرانی معاونین اس امر کو یقینی بناتا ہے کہ تمام معاونین مقررہ وقت پر اپنی ڈیوٹی پر موجود ہوں۔ غیر حاضری یا تاخیر کی صورت میں کارکنان کو پیار اور حکمت کے ساتھ توجہ دلائی جاتی ہے تا کہ نظام میں بہتری برقرار رہے۔ دیگر تمام شعبہ جات اور نظامتوں کے ساتھ شعبہ کا مسلسل رابطہ اور باہمی تعاون موجود رہتا ہے جس کے نتیجے میں انتظامی امور احسن طریق سے انجام پاتے ہیں۔

مکرم اسحاق ناصر صاحب کے مطابق اتنے وسیع پیمانے پر انتظامات کی بروقت تکمیل اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے بغیر ممکن نہیں۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو اخلاص اور بہترین انداز میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: لطیف احمد شیخ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل برطانیہ)

☆...☆...☆

بقیہ: عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب...از صفحہ نمبر ۱

میں شروع فرمایا تھا۔ اس خصوصی تقریب کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بادامی رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔

بیعت لینے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جیسا کہ میں نے کل بتایا تھا کہ ۲؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۵۹۶ بیعتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ ۱۳۲؍ ممالک سے تقریباً ۶۷۰؍ سے زائد قوموں کے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ گذشتہ سال کی نسبت یہ تعداد ۱۸؍ہزار سے زائد ہے۔

اس کے بعد حضورِ انور بیعت کے الفاظ پڑھتے اور تمام حاضرینِ جلسہ یہاں پر اور دنیا بھر کے احمدی مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتے ہوئے اپنی اپنی مساجد، سینٹرز اور گھروں میں حضورِ انور کی اقتدا میں یہ الفاظ دہراتے رہے۔ پہلے حضورِ انور نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہدِ بیعت دہرایا جبکہ دوسرے مرحلہ پر حضورِ انور نے عربی عبارت کے بعد اردو میں الفاظِ عہدِ بیعت دہرا کر بیعت لی۔ اس کے بعد حضورِ انور نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہدِ بیعت دہرایا جس کا متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔ بیعت کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

عہدِ بیعت

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

آج میں مسرور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میرا پختہ اور کامل ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہی امام مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتا ہوں جس کی خوشخبری حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی تھی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقرر فرمودہ دس شرائط بیعت کا پابند رہنے کی کوشش کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفا کا تعلق رکھوں گا۔ اور بحیثیت خلیفۃ المسیح آپ کی تمام معروف ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ
رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْۢبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

(اے میرے ربّ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں)

عالمگیر اخوّت کے اس بے نظیر مظاہرے یعنی عالمی بیعت کی اس نہایت بابرکت تقریب میں اس بات کی یقین دہانی کی گئی کہ عالمی بیعت کے دوران جلسہ گاہ اور اس کے گردونواح میں موجود تمام افراد کا امام وقت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انسانی زنجیر کے ذریعہ جسمانی رابطہ بھی ہو جائے۔ چنانچہ بیعت کے دوران گویا پنڈال میں موجود تمام احمدی اپنے آقا و امام کی معیت میں کئی ہزار جانیں اور ایک وجود کا بے مثال منظر پیش کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرتے نظر آتے تھے کہ آنے والے زمانہ میں تم لوگ ان مسلمانوں سے مل جانا جو ایک 'جماعت' ہوں۔

عالمی بیعت کے بعد حضورِ انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں حضورِ انور سٹیج پر تشریف لے گئے جہاں سے نمازِ ظہر و عصر کے لیے اذان کہی گئی۔ بعد ازاں پیارے حضور نے نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احبابِ جماعت کو بیعت کی حقیقی روح کے مطابق دس شرائطِ بیعت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ سے کامل وفا رکھنے والا بنائے۔ آمین

؎ یہ بیعت نہیں ہے یہ سودا ہے دل کا

☆...☆...☆

۶۰واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

رپورٹس از شعبہ مہمان نوازی مستورات

جامعہ احمدیہ یوکے۔مہمانانِ مسیح پاکؑ کا مسکن

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے امسال بھی جامعہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جامعہ احمدیہ میں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کے لیے سب سے پُرکشش بات یہ ہے کہ روزانہ پانچ وقت نمازیں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کرنے کے لیے مہمانوں کو اسلام آباد پہنچانے کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کی ۱۸ر کارکنات پر مشتمل ٹیم چہروں پر مسکراہٹ سجائے ہمہ وقت مہمانوں کی خدمت کے لیے کمربستہ رہتی ہے۔ جامعہ میں ۶۰۰ مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے جس میں سے ۱۱۴ بستر مستورات کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔متوقع مہمانوں کی کثیر تعداد کے پیش نظر امسال، ان میں گذشتہ سالوں کی نسبت اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سال مستورات کے لیے changing room کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔غسل خانوں میں صفائی کا بہت اچھا انتظام ہے۔

رہائش کے لیے مہمانوں کی ضرورت اور سہولت دونوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لیے جگہ مختص کی جاتی ہے۔ بزرگ خواتین اور ایسی مستورات جن کو فرشی بستر پر دقت ہو ان کے لیے بیڈز کا انتظام بھی ہے۔ اس کے علاوہ کپڑے دھونے اور سکھانے کے لیے بھی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

مہمان چونکہ دن یا رات کسی بھی وقت آسکتے ہیں اس لیے ضیافت مارکی چوبیس گھنٹے کھلی رہتی ہے۔ یہاں مہمانوں کو حتّی الوسع ایسی خوراک مہیا کی جاتی ہے جو ان کی طبیعت کے مطابق ہو، جیسے پرہیزی کھانا، اُبلی سبزیاں، مچھلی، سلاد وغیرہ۔





اس کے علاوہ چائے کی میز پر روایتی چائے کے علاوہ مختلف قسم کے قہوہ جات بھی موجود ہیں۔ اسی میز پر ہمہ وقت ڈبل روٹی، مکھن، جام اور مختلف اقسام کے سیریل بھی مہمانوں اور خاص طور پر ان کے ساتھ آئے ہوئے بچوں کے لیے دستیاب رہتے ہیں۔

دیگر سہولیات میں مہمانوں کے استعمال کے لیے ''وائی فائی''، کمپیوٹر اور پرنٹر بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں امسال حفاظتی اقدامات بھی مزید بہتر کیے گئے ہیں۔ جیسا کہ CCTV کیمروں وغیرہ سے چوبیس گھنٹے جائزہ لیا جاتا ہے اور ان دنوں میں مہمانوں کی حفاظت کے پیش نظر بالعموم سیکیورٹی بھی بڑھادی جاتی ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات کے بعد مہمانوں کے جذبات کی کیفیت صرف ایک احمدی دل ہی جان سکتا ہے۔ آنسوؤں سے تر آنکھوں اور خوشی ومسرت سے پُرجذباتی لہجہ میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے مہمان بار بار خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ حضور انور کے نورانی چہرہ کا اپنی آنکھوں سے دیدار کرلیا ہے۔

☆...☆...☆

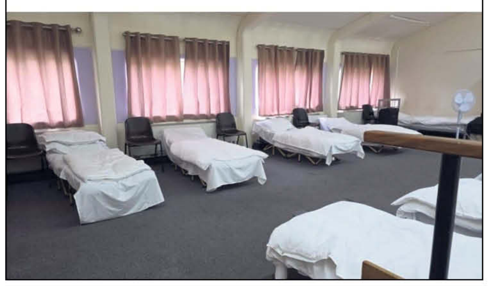
تیاری جلسہ سالانہ از مسجد بیت الفتوح۔ خدمت کی سعادت

جی آیاں نوں

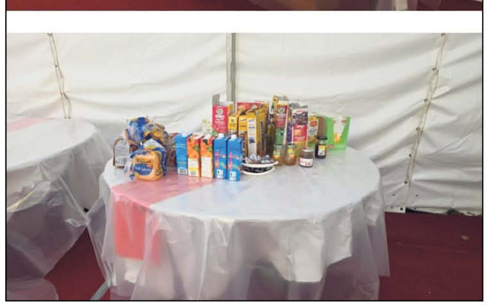
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے مہمانوں کی خدمت کی سعادت کے حصول میں مسجد بیت الفتوح کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔قریباً دو دہائیوں سے مسجد اور اس کے ملحقہ علاقے مہمانوں کی خدمت اور مہمان نوازی کی سعادت حاصل کرتے آرہے ہیں۔ ہر سال لوٹ کر آنے والی خدمت کا یہ موقع کارکنات کے لیے باعث فخر ہے۔مسجد بیت الفتوح کو مہمان نوازی میں ایک انفرادیت اس لیے بھی حاصل ہے کہ یہاں مہمانوں کی خدمت گزاری جلسہ سے چند دن قبل ہی شروع ہو جاتی ہے اور جلسہ کے بعد تک جاری رہتی ہے۔ خدا کے فضل وکرم سے اس سال بھی مسجد بیت الفتوح میں مہمان مستورات کی رہائش کا بہت ہی احسن طریق پر انتظام کیا گیا ہے۔ برقی قمقموں اور دنیا بھر کے ممالک کے پرچموں کی رنگارنگ جھنڈیوں سے مسجد سجائی گئی ہے۔ یہاں ڈیوٹی دینے والی کارکنات نہایت تُندہی، جذبۂ خدمت سے سرشار، شوق اور لگن کے ساتھ مسلسل مہمان نوازی کی سعادت سرانجام دے رہی ہیں۔ مسجد میں موجود مہمانوں اور کارکنات سبھی کے دل خدا کی حمد سے لبریز ہیں، ہر ایک دل سے یہی صدا بلند ہوتی ہے:

مرکز فتح وظفر ہو جائے یہ بیت الفتوح
اس کے میناروں سے گونج اٹھے صدائے قادیاں









امسال بھی مہمانوں کی آمد سے پہلے ہی مسجد میں سیٹ اَپ شروع کر دیا گیا تھا اور طاہر ہال میں مہمان مستورات کی رہائش کے لیے بستر بچھائے گئے۔ ہر شعبہ کی کارکنات نے مہمانوں کی سہولت کے لیے بنائے گئے معلوماتی ڈیسک اور رہائش گاہ کو سجانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔مسجد میں عموماً مہمانوں کو زمین پر گدے بچھا کر دیے جاتے ہیں مگر بزرگ خواتین یا ایسی لجنہ ممبرات جو زمین پر لیٹ نہیں سکتیں ان کے لیے بیڈز کا انتظام بھی موجود ہے۔ طاہر ہال میں Accomodation ڈیسک کے علاوہ ریسپشن ڈیسک اور نظافت بیت الفتوح ڈیسک بھی لگائے گئے ہیں جن کا مقصد مہمانوں کو فوری معلومات اور مدد مہیا کرنا ہے۔ ریسپشن ڈیسک پر مہمانوں کا اندراج کیا جاتا ہے جس میں مہمانوں کا نام، ملک اور ان کے ساتھ آئے بچوں کے نام اور تعداد کا اندراج کیا جاتا ہے اور پھر ان کو Accomodation کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔

سہولیات: شعبہ مہمان نوازی کے تحت طاہر ہال میں مہمانوں کی سہولت کے لیے فریج، مائیکرو ویو، ٹوسٹر اور ۲۴ر گھنٹے چائے اور کافی کا انتظام موجود ہے۔شعبہ نظافت کے تحت مستورات کے زیر استعمال تمام ٹوائلٹس کی صفائی اور ستھرائی کا خاص خیال رکھا جارہا ہے۔مہمانوں کی سہولت کے مدِّنظر کپڑے دھونے اور سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے جس کے تحت واشنگ مشین، ہاتھ سے کپڑے دھونے کے لیے ٹب، ڈرائر اور کپڑے سکھانے والے سٹینڈز بھی مہیا کیے گئے ہیں۔

امسال ضیافت مارکی کے اندر ٹک شاپ کا بھی انتظام کیا گیا ہے جہاں پر مختلف اشیاء مثلاً کولڈ ڈرنکس، کرسپ، قلفی اور بچوں کے لیے انواع و اقسام کی سویٹس وغیرہ مناسب داموں پر فروخت کے لیے موجود ہیں۔

شعبہ ضیافت مسجد بیت الفتوح: طاہر ہال سے نکلتے ہی مسجد کے پارکنگ ایریا میں ایک وسیع کھانے کی مارکی لگائی گئی ہے۔ اس مارکی کو بہت خوبصورت طریق پر سجایا گیا ہے۔ جابجا کھانا کھانے کے آداب سے متعلق مختلف قرآنی احکامات، احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام اور حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودات مختلف زبانوں میں آویزاں کیے گئے ہیں۔ ڈیوٹی پر موجود کارکنات نہایت جوش وخروش سے مہمانانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کا استقبال کرتی اور ان کی خدمت سرانجام دیتی نظر آتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مہمان چونکہ دنیا کے مختلف مقامات سے تشریف لاتے ہیں لہٰذا اس بات کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے کہ روایتی کھانوں کے علاوہ دیگر ممالک کے پکوان مثلاً انڈونیشیا اور یورپ کے کھانے بھی پیش خدمت ہوں۔

شعبہ سیکیورٹی: چونکہ اس مسجد میں مہمان کثیر تعداد میں رہائش پزیر ہوتے ہیں اور ساتھ ہی کارکنات کی بھی ایک کثیر تعداد اپنا کام کرتی ہے اس لیے سیکیورٹی کا غیر معمولی انتظام کیا گیا ہے۔مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کا شعبہ سیکیورٹی بھی نہایت باریک بینی سے اپنا کام سرانجام دے رہا ہے۔مسجد میں AIMS نمبر کے بغیر داخلہ منع ہے۔

شعبہ تجنید: شعبہ تجنید کے تحت ایمز کارڈ کے علاوہ مہمانوں کے جلسہ کارڈ، SEND کارڈ، گرین ایریا اور کرسیوں کے پاس بنانے کا بھی انتظام موجود ہے۔امسال مہمانوں کی ہیلتھ اور سیفٹی کا بہت زیادہ دھیان رکھا جارہا ہے اور اس سلسلہ میں اس مرتبہ یہ خصوصی انتظام کیا گیا ہے کہ ہر شعبہ کی ناظمہ safe guarding team میں بھی شامل ہے۔

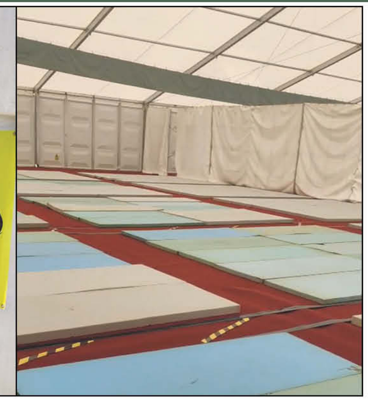
☆...☆...☆

رہائش گاہ مستورات حدیقۃ المہدی

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت وفضل و کرم کی بارشیں تجھ پر صدا

یوں تو جلسہ سالانہ یوکے پر آنے والے معزز مہمانوں کی خدمت کی تیاری سالِ نو کی آمد کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن ماہ جولائی کی ابتدا سے تو اس میں برق رفتاری سی آجاتی ہے۔ ایک خالی، کھلے میدان کو بے لوث رضا کاروں کی ٹیمیں چند گنتی کے دنوں کے لیے ایک بارونق شہر میں تبدل کر دیتی ہیں۔ جہاں زندگی کی تمام بنیادی ضروریات کو مہیا کیا





جاتا ہے۔ باقی تمام شعبہ جات کے ساتھ ایک انتہائی اہم شعبہ رہائش بھی اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے انجام دینے کے لیے سرگرمِ عمل ہو جاتا ہے۔ مہدیٔ زماںؑ کے اس باغیچہ میں آپؑ ہی کے مہمانوں کے آرام کی خاطر مناسب رہائش گاہوں کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔ ان رہائش گاہوں میں بچوں سے لے کر بزرگوں تک، ہر ایک کی ضرورت اور سہولت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل، نائب ناظمۂ اعلیٰ اپنی ٹیم کے ساتھ تقریباً روزانہ مارکیوں کا جائزہ لینے حدیقۃ المہدی آتی ہیں۔ احاطے میں موجود رجسٹریشن کا شعبہ آنے والے مہمانوں کا باقاعدہ اندراج کرنے کے بعد ان کو متعلقہ مارکی میں بھیجتا ہے۔ بعد ازاں مارکیوں میں ڈیوٹی پر موجود کارکنات، مہمانوں کو ان کی آرام گاہ کی جانب راہنمائی کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوتی ہیں۔ امسال اس شعبے کے تحت تین مارکیوں میں مہمان مستورات کی رہائش کا باقاعدہ انتظام ہے:

مارکی نمبر ۱: اس مارکی کے تین حصے ہیں۔ A سیکشن غسل خانے اور بیت الخلاء سے قریب ترین ہونے کی وجہ سے بزرگ اور disabled خواتین کے لیے مخصوص ہے۔ دوسرا حصہ دیگر خواتین کے لیے اور تیسرا PAAMA کی بہنوں کے لیے مختص ہے۔

مارکی نمبر ۲: یہ مارکی چھوٹے بچوں اور ان کی ماؤں کے لیے مختص کی گئی ہے۔ اس مارکی کے بھی تین حصے ہیں۔

مارکی نمبر ۳: یہ مارکی عمومی مارکی ہے جس میں بچوں والی ماؤں اور بزرگ خواتین کے علاوہ دیگر تمام خواتین رہائش پذیر ہوتی ہیں۔ اس مارکی کے بھی تین حصے ہیں۔

علاوہ ازیں مہمانوں کی متوقع کثیر تعداد کے پیشِ نظر امسال ضرورت کے تحت ماں اور بچہ مارکی ۳/اوورفلو رہائش مارکی کے طور پر استعمال کیے جانے کے لیے بھی مکمل تیاری کی گئی ہے۔

جمعرات کی شب سے ہر مارکی میں ایک ناظمہ اور ہر حصے میں ایک نائب ناظمہ کے علاوہ آٹھ سے دس کارکنات دن رات مہمانوں کی خدمت کے لیے کمربستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے۔ آمین

امسال بڑھتی ہوئی ضرورت کے مدنظر غسل خانوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ رہائشی مارکیوں کے ساتھ غسل خانے اور بیت الخلاء دونوں ہی پچھلے سال کی نسبت کثیر تعداد میں فراہم کیے گئے ہیں۔ مہمانوں کی سہولت کے لیے کارکنات کو دن رات ان کی خاص صفائی کے انتظام کی تاکید کی گئی ہے۔

رہائش گاہ میں متفرق مقامات پر پینے کے پانی کے پوائنٹس بھی بنائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بڑی مارکی مختلف روزمرّہ ضروریاتِ زندگی کی فراہمی کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس مارکی میں موبائل فون کے چارج کرنے کے لیے چارجنگ پوائنٹس، چھوٹے بچوں کے لیے نیپی بدلنے کا انتظام اور کپڑے استری کرنے کے لیے استری اسٹینڈز وغیرہ جیسی سہولیات دستیاب ہیں۔

شعبہ رہائش کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کو ہر ممکن سہولت مہیا کرنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ شاملین جلسہ کو اس جلسہ کی بے شمار برکات کا وارث بنائے اور محض للہ خدمت کی سعادت حاصل کرنے والی ہر کارکنہ کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

بقیہ: تہنیتی پیغامات......از صفحہ نمبر ۲۸

مَیں جماعت احمدیہ مسلمہ کو برطانیہ میں ۱۹۱۳ء سے اس کی طویل عرصے پر محیط موجودگی اور خدمت، ہمدردی اور امن کے فروغ کے لیے اس کے مسلسل عزم پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی موجودگی اور قیادت کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، جن کی راہنمائی جماعت کے اندر اور اس سے باہر بہت سے لوگوں کے لیے مسلسل باعث تحریک اور مشعلِ راہ ہے۔

مَیں منتظمین، رضاکاروں اور ان تمام افراد کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

مَیں جلسہ سالانہ کی کامیابی اور اسے ایک یادگار اجتماع بنانے کے لیے اپنی دلی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

☆... آخر میں **Congresswoman Iliana Guadalupe Calles Domínguez (Vice President of the Central American Parliament in Guatemala)** کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا: مجھے گذشتہ برسوں میں اس کنونشن میں شرکت کا موقع ملا، اور مَیں ذاتی طور پر اس غیر معمولی روحانی کیفیت، احترام اور اس ایمان کے شعور کی گواہی دے سکتی ہوں کہ جو پوری دنیا میں پھیل رہا ہے اور جس کا اثر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ یہ جذبہ بنی نوع انسان سے محبت، باطنی امن کی جستجو، غور و فکر اور دوسروں کے احترام کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔

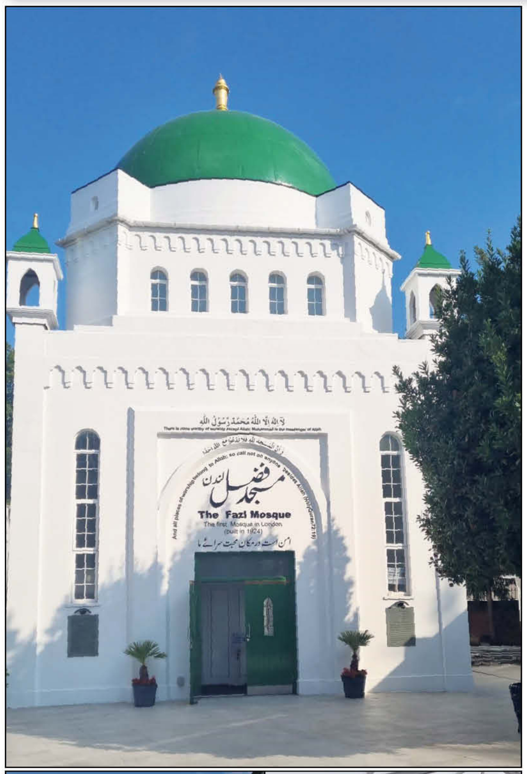
مَیں ہر ایک کو جماعت احمدیہ مسلمہ کے بارے میں مزید جاننے کی ترغیب دیتی ہوں، کیونکہ یہ محض ایک مذہب نہیں، بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

مزید برآں حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں مکرم امیر صاحب یوکے نے عزت مآب شاہ چارلس سوم کی طرف سے ارسال کردہ تہنیتی پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

تیاری جلسہ سالانہ مسجد فضل اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کے ایمان افروز واقعات







مسجدِ فضل ابتداء تھی، اس کا رتبہ ہے جلی
سب سے پہلے شہر لندن میں یہی مسجد بنی

اکتوبر ۱۹۲۴ء کی ٹھٹھرتی سہ پہر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے مسجد فضل کا رکھا جانے والا سنگِ بنیاد، آج پوری دنیا میں کاروانِ احمدیت کے ایک عظیم الشان سنگِ میل کے طور پر جانا جاتا ہے۔ تقریباً ایک صدی قبل لجنہ اماء اللہ قادیان کی مخلصانہ قربانیوں سے تعمیر شدہ یہ مسجد، امسال ایک باقاعدہ نظامت کی شکل میں جلسہ سالانہ یوکے پر آنے والے مہمانوں کی میزبانی کے لیے مرکزِ استقبال ہے۔

مہمانوں کو ان کی سہولت اور ضرورت کے مطابق کمرے مہیا کیے گئے ہیں۔ کچن میں ناشتے کا تمام ضروری سامان میسر کیا گیا ہے۔ کھانے کا انتظام ڈائننگ ہال میں ہے۔ ایک دوسرے سے رابطہ میں رہنے کے لیے وائی فائی کی سہولت بھی موجود ہے۔ یہ مہمان عمومی طور پر نمازیں مسجد فضل میں ادا کرتے ہیں مگر حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے لیے اسلام آباد پہنچانے کے لیے ٹرانسپورٹ کا خاص انتظام بھی موجود ہے۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات کے قیمتی واقعات: حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر آنے والے نمائندگان کو ملاقات کا شرف بخشتے ہیں۔ ایسے خوش قسمت خواتین و حضرات ان انمول لمحوں کی مہک کو اپنے دل میں سمیٹے یوں لوٹتے ہیں کہ برسوں ان کا ذکر کرتے اور اس کا حظ بار بار محسوس کرتے ہیں۔

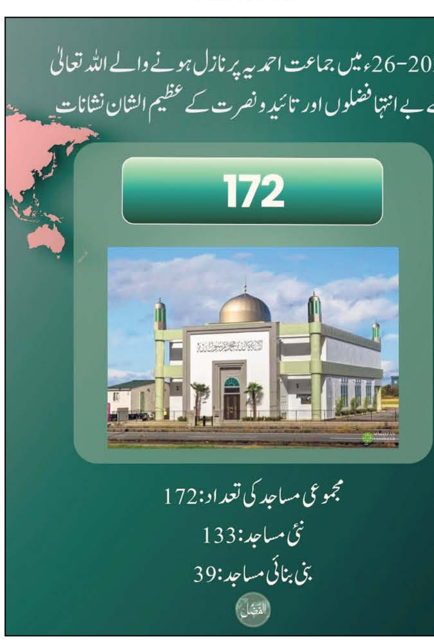
ایک نمائندہ مہمان اپنے فرزند کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لیے حاضر ہوئی ہیں، انہیں حضور انور سے ذاتی ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ ملاقات کے لمحات تو خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں سے بھرپور تھے۔ اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے روبرو دیکھنا، یوں لگتا تھا جیسے پورا کمرہ نور سے بھرا ہوا ہے۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت شفقت کا اظہار فرمایا اور اپنی گوں ناگوں مصروفیات میں سے وقت عطا فرمایا۔

اسی طرح ایک اور نمائندہ مہمان اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتاتی ہیں کہ ملاقات کے انتظار میں بیٹھے ہوئے یہ سوچ کر ہی ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے جاتے تھے کہ سالوں کے انتظار کی گھڑیاں اب ختم ہونے کو ہیں اور اپنے پیارے خلیفہ کا دیدار ہونے کو ہے۔ کہتی ہیں کہ پھر وہ خوش قسمت گھڑی بھی آن پہنچی جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کمرہ میں داخل ہوئیں۔ کمرہ میں ایسا ماحول تھا کہ گویا ہر طرف نور ہی نور تھا۔ وہ بتاتی ہیں کہ ایم ٹی اے پر تو حضور کو دیکھتے ہی ہیں لیکن بنفس نفیس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بہت قد آور لگ رہے تھے، اور احترام سے نظریں جھک رہی تھیں۔ پیارے آقا نے ہی از راہ شفقت باتیں شروع کیں۔ یہ جان کر خوب حیرت ہوئی کہ پیارے حضور کو ان کا نام معلوم تھا اور یہ بھی کہ کہاں سے آئی ہیں۔ پھر ان کی صحت کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ نہایت تسلی سے پیارے آقا نے باتیں کیں۔ کہتی ہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس بس صرف ہمارے لیے ہی وقت ہے۔ مکمل توجہ سے وقت دیا اور تبرک بھی عطا فرمایا۔

ملاقات کے بعد باہر ایم ٹی اے ٹیم کی ممبرات بھی تاثرات پوچھ رہی تھیں۔ ان کو بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ ناقابل بیان جذبات ہیں۔ الفاظ احاطہ ہی نہیں کر سکتے۔ پھر آپا جان سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی بہت پیار اور شفقت سے ملاقات کی۔

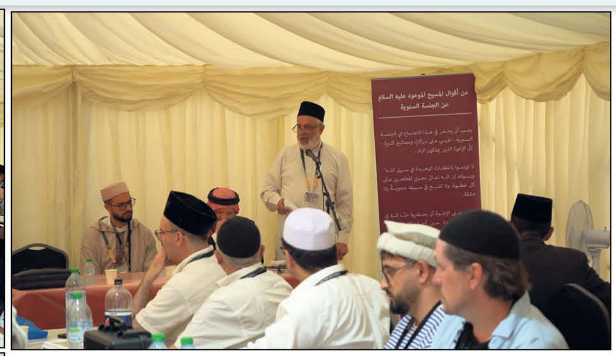
(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

☆...☆...☆



جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے پہلے روز عرب احباب کے پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری







ہر سال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر جلسہ میں شامل ہونے والے عرب احباب کے لیے ایک پروگرام عربی زبان میں بھی منعقد کیا جاتا ہے۔حسبِ روایت امسال بھی یہ پروگرام جلسہ کے افتتاحی اجلاس کے بعد چھ بج کر ۳۵ منٹ پر عرب مارکی میں شروع ہوا۔ مارکی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک حصہ مردوں کے لیے مختص تھا اور پیچھے پردہ لگا کر ایک حصہ خواتین کے لیے مختص تھا۔ پروگرام میں چند غیر عرب مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

یہ پروگرام مکرم ابراہیم اخلف صاحب کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ پروگرام کی صدرات مکرم عبد المومن طاہر صاحب نے کی۔ آپ نے سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کے لیے مکرم راشد خطاب صاحب آف کبابیر کو دعوت دی، جنہوں نے سورت آل عمران کی آیات ۱۰۳تا ۱۰۶؍ کی تلاوت کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد مکرم محمد طاہر ندیم صاحب عربی ڈیسک نے تقریر کی۔تقریر کا موضوع تھا کہ ’’تقویٰ۔ پودا جو دلوں میں لگانا چاہیے۔‘‘ آپ نے تقویٰ پر بعض آیات قرآنیہ پیش کیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں تقوی کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر نے ’’عرب احباب کے لیے نصائح‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں بتایا کہ عالم عرب نے اگر ترقی کی تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ انہوں نے اسلام کو قبول کیا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کیں لیکن جب انہوں نے تقویٰ اور اسلامی تعلیمات سے دوری اختیار کی تو پستی میں جاگرے۔ ان کے اعمال اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کی روح ان میں باقی نہیں رہی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں عرب احباب کو توجہ دلائی کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی سعادت پائی ہے، اب ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس تعلیم کا زندہ نمونہ بنیں اور اس کا ذریعہ یہی ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح کی ہر بات کو صدق دل سے قبول کرتے ہوئے اس پر عمل کریں چاہے ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے۔ عرب احباب اپنی زبان اور قومیت کے لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں اس لیے حضور انور عرب احباب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ خلیفۂ وقت کے سلطانِ نصیر بنیں۔ ہمارے پاس ایم ٹی اے عربیہ کا چینل ہے جس کے ذریعہ ہمیں خلیفہ وقت کی آواز اور ہدایات پہنچتی ہیں تا کہ ہم اس سے استفادہ کرتے ہوئے اس آواز پر فوراً لبیک کہیں۔ حضور انور نے ہم عرب احمدیوں سے یہ توقع بھی فرمائی ہے کہ ہم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچانے کے لیے بھرپور کوشش کریں۔

مکرم ذیشان خالد صاحب مربی سلسلہ نے غیر عرب مہمانوں کے لیے ساتھ کے ساتھ تقاریر کا خلاصہ انگریزی زبان میں پیش کیا۔

آخر میں صدر مجلس مکرم عبد المومن طاہر صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات میں ایک نوجوان نے حضور سے پوچھا کہ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں؟ تو حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ میرے خطبات نہیں سنتے۔ میں خطبات میں جو باتیں بیان کرتا ہوں وہ سب کے لیے ہوتی ہیں۔

ایک شخص نے بیعت کے بعد بچوں سے کہا کہ اگر تم علماء بننا چاہتے ہو تو حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات وخطابات سنو اور اگر آپ عالم باعمل بننا چاہتے ہو تو جو باتیں حضور اپنے خطبات میں ارشاد فرماتے ہیں ان پر عمل کرو۔ اس لیے خطباتِ امام کو توجہ سے سنیں اور ان پر عمل کریں۔

دوسری چیز جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی وہ یہ تھی کہ یہ جلسہ سالانہ وغیرہ کے جو پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں جن پر جماعت بہت خرچ کرتی ہے، ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسی مجالس پر فرشتے رحمت کا سایہ کرتے ہیں اور ان کی بہت برکات ہیں۔

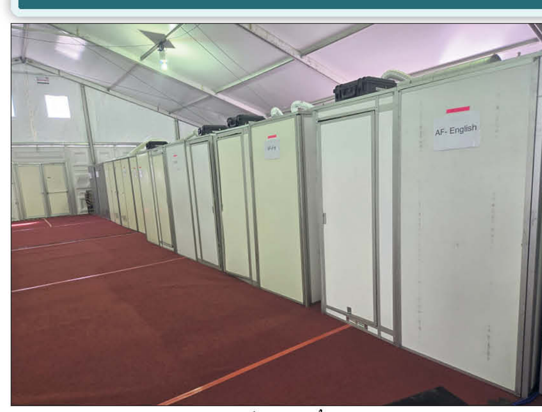
اس کے بعد صدر مجلس نے اجتماعی دعا کروائی اور تقریباً ۷بج کر ۴۰منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ حاضرین کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔

اس پروگرام کے چند منٹ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ عرب مارکی میں تشریف لائے اور احباب نے پُرجوش نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ ایک دوست نے نعرے لگاتے ہوئے یہ نعرہ بھی لگا دیا کہ حضرت مرزا مسرور احمد زندہ باد۔ اس پر حضور انور نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اور پھر فرمایا کہ نام لے کر نعرہ نہیں لگانا۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں تو بعض غیر عرب بھی ہیں۔ ابراہیم اخلف صاحب نے عرض کیا جی حضور۔ اور درخواست کی کہ عرب احباب کے لیے کوئی نصیحت فرمائیں۔ حضور نے فرمایا: میں نے آج خطاب میں نصائح فرمادی ہیں۔ کل بھی کروں گا اور پرسوں بھی۔ یہی کافی ہے۔ بعض احباب کے ٹیبل پر کھانا پڑا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کھانے کی طرح جو روحانی مائدہ میں نے پیش کیا ہے اگر اسی کو ہضم کر لیں تو بہت ہے۔

اس کے بعد حضور انور عرب مارکی سے تشریف لے گئے۔ حضور کی تشریف آوری سے اِس پروگرام کو چار چاند لگ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(رپورٹ: میر انجم پرویز۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ گاہ)

نظامت ترجمہ جلسہ گاہ







نظامت ترجمہ دو شعبوں پر مشتمل ہے۔ ایک ٹیکنیکل شعبہ، جو اب ایم ٹی اے (MTA) کے تحت کام کرتا ہے اور اس کے ناظم لئیق احمد طاہر صاحب ہیں جبکہ دوسرا مترجمین کی خدمت کا شعبہ، جو جلسہ گاہ کے تحت کام کرتا ہے اور اس کے ناظم مکرم محمد احسن احمدی صاحب ہیں۔

اس سال جلسہ کی کارروائی کا درج ذیل زبانوں میں بیک وقت ترجمے کا انتظام کیا گیا ہے:

انگریزی، اردو، فرانسیسی، جرمن، روسی، ٹرکش، سویڈش، البانوی، جاپانی، ہسپانوی، انڈونیشین، عربی، بنگلہ، پرتگالی، سواحلی، ازبک، بلغاری، بوسنیائی۔

اس کے علاوہ افریقی ممالک کے لیے درج ذیل زبانوں میں بھی ترجمے کا انتظام کیا گیا ہے: افریقن انگلش، افریقن فرنچ۔

ترجمہ کے لیے کُل ۲۲؍ کیبن قائم کیے گئے جن کے لیے تمام تکنیکی آلات ایم ٹی اے کی ٹیم نے فراہم کیے ہیں۔ یہ کیبن Semi-Soundproof ہیں اور ان میں ایئر کنڈیشننگ کی سہولت بھی موجود ہے۔

ترجمہ کا کام جمعرات کے روز معائنہ انتظامات جلسہ کی براہِ راست نشریات سے شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جمعۃ المبارک سے شروع ہونے والے جلسہ کے تمام اجلاسوں کا براہِ راست ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ہفتہ اور اتوار کے صبح کے دونوں اجلاسوں کا بھی براہِ راست ترجمہ کیا جاتا ہے۔

جلسہ سے قبل مترجمین کو تقاریر کا متن فراہم کر دیا جاتا ہے، جس سے انھیں معیاری اور مستند تراجم تیار کرنے کے لیے مناسب وقت مل جاتا ہے۔ اسی طرح تمام اجلاسوں کی تلاوتِ قرآن کریم، نظمیں، قصیدہ اور فارسی نظم بھی ایم ٹی اے کے ذریعے جلسہ کے آغاز سے قبل ترجمہ کرنے والی ٹیموں کو ارسال کر دی جاتی ہیں۔ تاہم حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطابات کا فوری اور فی البدیہ ترجمہ کیا جاتا ہے۔

چونکہ مترجمین کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران غیر معمولی توجہ اور مسلسل ذہنی یکسوئی درکار ہوتی ہے، اس لیے ان کے لیے گرم و ٹھنڈے مشروبات اور ہلکی پھلکی ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ اس خدمت کے لیے مہمان نوازی کی ٹیم مقرر ہے جو برطانیہ، جرمنی وغیرہ سے آنے والے رضا کاروں پر مشتمل ہے۔

(رپورٹ: نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

۶۰ر واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

PAAMA کے قیام پر چالیس سال مکمل ہونے پر ایک خصوصی تقریب کا انعقاد

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر بروز جمعۃ المبارک، ۲۴ر جولائی ۲۰۲۶ء، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے بعد، مرکزی جلسہ گاہ، حدیقۃ المہدی میں پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن (PAAMA) انٹرنیشنل فورم کے زیرِ اہتمام پاما کے قیام پر چالیس سال کی تکمیل پر ایک پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔

اس تقریب میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے پاما کے عہدیداران، نمائندگان، سابق و موجودہ کارکنان اور مہمانانِ جلسہ نے شرکت کی۔

تقریب کی صدارت الحاج موسیٰ میوا صاحب، امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے کی۔ پروگرام کا آغاز حافظ صلاح الدین ادیبایو صاحب کی پُرسوز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، جس کا ترجمہ جناب نصار بھنّو صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں صدر پاما یوکے و کوآرڈینیٹر پاما انٹرنیشنل جناب ٹومی کالن صاحب نے استقبالیہ خطاب کرتے ہوئے شرکائے تقریب کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے پاما کے قیام سے لے کر اب تک کے چالیس سالہ سفر کا جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاما نے گذشتہ چار دہائیوں کے دوران دنیا کے مختلف ممالک میں افریقی احمدیوں کے درمیان اخوت، باہمی تعاون، دینی تربیت اور خدمتِ دین کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہوں نے تنظیم کے اغراض و مقاصد، مختلف تبلیغی، تربیتی اور فلاحی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاما آئندہ بھی خلافتِ احمدیہ کی راہنمائی میں اپنی خدمات کو مزید وسعت دے گی۔

اس موقع پر پاما کے قیام کی چالیسویں سالگرہ کی مناسبت سے مختلف شعبہ ہائے خدمت میں نمایاں خدمات انجام دینے والے کارکنان اور عہدیداران کو pioneerایوارڈ، لانگ سروس ایوارڈ، ڈیڈیکیشن ایوارڈ، ڈسٹنکشن ایوارڈ اور پریزیڈنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا، جبکہ تقریب کا سب سے بڑا اعزاز ''ڈسٹنگوشڈ لیڈرشپ ایوارڈ''(Distinguished Leadership Award)جناب ٹومی کالن، صدر پاما یوکے وCoordinatorپاما انٹرنیشنل کو ان کی کئی دہائیوں پر محیط غیر معمولی، مخلصانہ اور مثالی خدمات کے اعتراف میں پیش کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے تاریخی خطاب کی ریکارڈنگ

تقریب کا نہایت ایمان افروز اور تاریخی حصہ ۱۹۸۶ء میں پاما کے قیام کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کی ریکارڈنگ تھی، جسے حاضرین نے نہایت توجہ، عقیدت اور خاموشی کے ساتھ سنا۔ اپنے اس بصیرت افروز خطاب میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاما کے قیام کے بنیادی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے افریقی احمدیوں کو باہمی اخوت، محبت اور مضبوط روابط قائم رکھنے کی تلقین فرمائی۔ حضورؒ نے فرمایا کہ تنظیم کے تمام اراکین ایک دوسرے سے مسلسل رابطہ رکھیں، محبت، تعاون اور باہمی اعتماد کی فضا کو فروغ دیں اور اپنے اتحاد کو اسلام کی خدمت کا مؤثر ذریعہ بنائیں۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغِ اسلام کی اہمیت پر خصوصی زور دیتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ احمدی مسلمان اپنے دوستوں، پڑوسیوں اور معاشرے کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنے گھروں میں چائے یا کھانے پر مدعو کریں، ان کے ساتھ محبت، اخلاص اور حسنِ اخلاق پر مبنی تعلقات قائم کریں اور اس خوشگوار ماحول میں اسلام احمدیت کا حقیقی پیغام ان تک پہنچائیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق، حسنِ سلوک اور ذاتی نمونہ مؤثر تبلیغ کے بنیادی ذرائع ہیں اور یہی وہ اوصاف ہیں جو دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرتے ہیں۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بالخصوص مختلف افریقی ممالک کے پیراماؤنٹ چیفس، روایتی بادشاہوں اور دیگر بااثر شخصیات سے روابط قائم کرنے کی بھی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ محبت، احترام اور حکمت کے ساتھ پیش کی جانے والی دعوت ان کے لیے اسلام احمدیت کی تعلیمات کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ بن سکتی ہے۔ حضورؒ نے مزید نصیحت فرمائی کہ پاما کا ہر رکن تبلیغ کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنائے، اعلیٰ اخلاق اور خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنائے اور اسلام کے پُرامن پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی کوشش کرے۔

حاضرین نے اس تاریخی خطاب کو نہایت انہماک سے سنا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ خلافتِ احمدیہ کی راہنمائی میں خدمتِ دین، تبلیغِ اسلام، خدمتِ انسانیت اور باہمی اخوت کے فروغ کے لیے اپنی مساعی جاری رکھیں گے۔

اختتامی خطاب: آخر پر صدرِ اجلاس الحاج موسیٰ میوا صاحب، امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے اپنے اختتامی کلمات میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر ادا کرتے ہوئے پاما کی گذشتہ چالیس سالہ خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے تنظیم کے بانی اراکین، سابق و موجودہ عہدیداران اور کارکنان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاما آئندہ بھی خلافتِ احمدیہ کی راہنمائی میں خدمتِ دین، تبلیغِ اسلام، خدمتِ انسانیت اور افریقی احمدیوں کے درمیان اتحاد و اخوت کے فروغ کے لیے اپنی خدمات جاری رکھے گی۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس تقریب نے پاما کے چالیس سالہ سفر، خلافتِ احمدیہ سے وابستگی، باہمی اخوت اور تبلیغِ اسلام کے عزم کی تجدید کا ایک خوبصورت منظر پیش کیا۔

ایوارڈ یافتگان

پائنیر ایوارڈ

(Pioneer Award)

یہ اعزاز اُن افراد کو پیش کیا گیا جنہوں نے ۱۹۸۶ء میں پاما کے قیام، تنظیم اور اس کی ابتدائی ترقی میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ایوارڈ یافتگان کے اسماء درج ذیل ہیں:

عیسیٰ ویماہ صاحب، سیڈک بواتینگ صاحب، الحاج ابراہیم عطا اپاؤ صاحب، الحاج حمزہ ادیسانو صاحب، ابراہیم بیواہ صاحب اور مصطفیٰ اشاقو صاحب۔

لانگ سروس ایوارڈ

Long Service)
(Award

یہ اعزاز اُن کارکنان کو دیا گیا جنہوں نے کم از کم دس برس تک مسلسل اور فعال خدمات انجام دیں۔

احمد اووسو کوناڈو صاحب، حکیم ادوماکو میناسہ صاحب، احمد بابیے وو صاحب، الحسن بنگورا صاحب، آدم کیلسن صاحب اور شفیق کوسی صاحب۔

ڈیڈیکیشن ایوارڈ

(Dedication Award)

یہ اعزاز اُن کارکنان کو عطا کیا گیا جنہوں نے پاما اور جماعت احمدیہ کی بے لوث، مسلسل اور غیر معمولی خدمات انجام دیں۔

احمد اووسو کوناڈو صاحب، حکیم ادوماکو میناساہ صاحب، شریف بھنّو صاحب، احمد کواکیے صاحب اور عزیز مافابی صاحب۔

ڈسٹنکشن ایوارڈ

(Distinction Award)

شفیق کوسی صاحب، احمد اووسو کوناڈو صاحب، حکیم ادوماکو میناساہ صاحب، شریف بھنّو صاحب، مظفر اجیموتی صاحب، ابراہیم انور صاحب، مجید ادیبایو صاحب، آدم کیلسن صاحب، منصور ادوماکو صاحب، صادق باہ صاحب، ابراہیم بونسو صاحب، توبان افرام صاحب، نصیر آدم صاحب، صادق کوانسہ صاحب، عزیز عینا صاحب، ڈاکٹر مصطفیٰ بروس صاحب، عبدالشہید نصیر الدین صاحب، کمال امواکو صاحب، کمال عبداللہ صاحب، سبور طاہر صاحب، اسماعیل لائینی صاحب، ڈاکٹر جبریل شٹو صاحب، ڈاکٹر ابراہیم موتاجو صاحب، ہاشم سلیمان صاحب، ڈاکٹر عمر سانڈا صاحب، عطاء الحق کپنوں صاحب، خالد بھنّو صاحب، نصار بھنّو صاحب، احمد بابیے وو صاحب، جمیل موانجے صاحب، نورالدین جہانگیر خان صاحب، عمران اڈو صاحب، حکیم باکارے صاحب، فضل اللہ افولابی صاحب، مبارک اڈیلیکے صاحب اور مظفر اجیموتی صاحب۔

پریزیڈنٹ ایوارڈ

(President Award)

مظفر اجیموتی صاحب

(رپورٹ: آصف بلوچ، طیب احمد۔ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆









جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے بعض مناظر

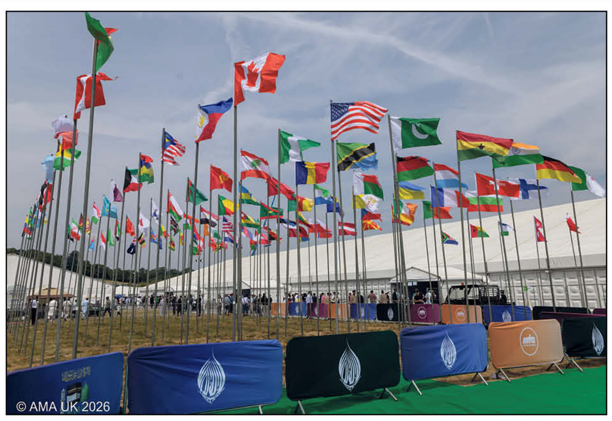


























۶۰واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

رپورٹس از جلسہ گاہ مستورات

شعبہ سیکیورٹی جلسہ سالانہ یوکے

جلسہ سالانہ یوکے کا ایک اہم ترین شعبہ سیکیورٹی کا ہے۔ معاونہ صدر شعبہ سیکیورٹی کا سب سے اہم کام حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ مستورات میں تشریف آوری کے لیے تمام ضروری حفاظتی اقدامات کرنا ہے۔ تمام شاملینِ جلسہ مستورات اور بچوں کی حفاظت اور جلسہ گاہ کے ماحول کی حفاظت کو یقینی بنانا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔شعبہ سیکیورٹی کی ٹیم میں تقریباً ۱۰۰؍سے زائد کارکنات شامل ہیں۔ اس ٹیم کی تمام کارکنات سیکیورٹی میں تربیت یافتہ ہیں۔ کارکنات مسلسل دعاؤں کے ساتھ اس اہم ذمہ داری کو نبھاتی ہیں۔

ہر سال شعبہ سیکیورٹی اپنے کام کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کرتا ہے تا کہ سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ آنے والوں کے لیے آسانیاں بھی پیدا کی جاسکیں۔معائنہ کے دوران حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دی گئی ہدایت کے مطابق ٹیم کو مزید اس بات کی یاددہانی کرائی گئی ہے کہ وہ اپنے ماحول پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ نرم زبان کا بھی استعمال کریں۔

شعبہ سیکیورٹی کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنا، چوکس اور چوکنا رہتے ہوئے خود کو ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کا لیے تیار رکھنا نیز ممبران کو سکیننگ کے خاص آلات کے استعمال کی تربیت دینا۔

شعبہ سیکیورٹی اس بات کا بھی ذمہ دار ہے کہ تمام آنے والوں کے AIMS card اور سامان کی چیکنگ کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہر کوئی حفاظت کے ساتھ جلسہ میں شامل ہو سکے۔

یہ انتہائی نازک اور اہم کام ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضورِ انور کی دعاؤں سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر ایک کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور تمام شاملینِ جلسہ کا آپ حافظ و ناصر ہو۔ آمین

شعبہ نظافت پرائیویٹ ٹینٹ

حدیقۃ المہدی میں رہائش کی خواہش مند ممبرات کو پرائیویٹ ٹینٹ لگانے کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔مستورات کی طرف بھی شعبہ نظافت قائم کیا گیا ہے جس کا کام اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ لجنہ کی طرف بیت الخلاء صاف ہوں۔ اس شعبہ میں بہتری کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں عارضی ٹوائلٹ استعمال کیے جاتے تھے جو کے بہت کامیاب نہیں تھے اس کی جگہ اب ٹوائلٹ مارکی لگائی گئی ہے جو بہت بہتر ہے اور اس سے کام میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

شعبہ نظافت کی ٹیم ۱۲؍کارکنات پر مشتمل ہے جو کے جلسہ سالانہ سے کچھ دن پہلے کام شروع کر دیتی ہے۔ لجنہ کا ایک آفس site پر ہوتا ہے تا کہ جب بھی کسی کو مدد کی ضرورت ہو تو کوئی نہ کوئی ان کی مدد کے لیے موجود ہو۔

شعبہ ضیافت

شعبہ ضیافت، لجنہ جلسہ گاہ کے اہم ترین شعبہ جات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ کی بنیادی ذمہ داری مہمانوں کو بروقت اور منظم انداز میں بحفاظت کھانا پیش کرنا، ان کا پُرخلوص استقبال کرنا اور انکی ضروریات کا ہر ممکن خیال رکھنا ہے۔ اس سال بھی شعبہ ضیافت نے خدمت، حسنِ انتظام اور مہمان نوازی کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ تمام مہمانوں کے ساتھ محبت، احترام اور خوش اخلاقی سے پیش آنے پر خصوصی توجہ دی گئی، جبکہ SEND یعنی Special Educational Needs and Disabilities مہمانوں کو ہر مرحلہ پر اولین ترجیح دی گئی۔

ضیافت مارکی برائے بزرگ و معذور مہمانان

یہ ٹیم بزرگ، معذور اور خصوصی معاونت کے محتاج مہمانوں کو دوپہر اور رات کے کھانے کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ خدمت کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے امسال رضا کار کارکنات کی تعداد میں ۱۰؍فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ وہیل چیئرز اور پُش چیئرز استعمال کرنے والوں کے لیے علیحدہ داخلہ اور مخصوص راستہ رکھا گیا ہے۔ ایک خصوصی استقبالیہ ٹیم کھانے کے حصول میں ضرورت مند مہمان خواتین اور سہارے کی ضرورت مند بزرگ خواتین کو ان کی نشستوں تک کھانا پہنچانے میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ قطاروں میں انتظار کرنے والوں کے لیے پانی مہیا کیا جا رہا ہے اور ضرورت کے مطابق دھوپ سے بچاؤ کے لیے چھتریاں بھی فراہم کی گئی ہیں۔ کھانا تقسیم کرنے اور سٹاک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ایک بڑی ٹیم مقرر کی گئی ہے تا کہ خدمت فوری، بلا تاخیر، بروقت اور مؤثر ہو۔ علاوہ ازیں غذائی سامان کے ریکارڈ اور سٹاک کی نگرانی کے ساتھ بزرگ اور معذور مہمانوں کی حفاظت کو بھی یقینی بنایا جاسکے۔

ضیافت ناشتے کی ٹیم

ناشتے کی فراہمی کے لیے ایک علیحدہ ٹیم مقرر ہے۔ اس سال ناشتے کے سٹیشنز کو ازسرِ نو ترتیب دیا گیا ہے تا کہ مہمانوں کو کم سے کم انتظار کرنا پڑے، قطاریں مختصر ہوں اور انتظار کا وقت کم سے کم ہو۔ تمام رضا کار کارکنات کو SEND کارڈز کی شناخت اور متعلقہ مہمانوں کو فوری سہولت فراہم کرنے کی تربیت دی گئی ہے۔

ضیافت مدر اینڈ چائلڈ مارکی

اس ذیلی شعبہ میں تقریباً ۱۸۰؍ رضا کار کارکنات خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ چھوٹے بچوں والی ماؤں کی بہتر خدمت کے لیے کارکنات کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے تا کہ کھانا جلد فراہم کیا جا سکے اور مہمانوں کو کم سے کم انتظار کرنا پڑے۔

پُش چیئر استعمال کرنے والی ماؤں کے لیے ایک علیحدہ داخلی دروازہ مقرر کیا گیا ہے۔ امسال زائد فوڈ سٹیشنز، بہتر داخلی و خارجی راستے اور گرم موسم کے پیش نظر مناسب ہوا داری کا انتظام کیا گیا ہے۔ امسال رضا کار کارکنات ماؤں کو کھانا اٹھانے میں مدد فراہم کرنے کے لیے بھی مقرر کی گئی ہیں۔ SEND مہمانوں کو بغیر انتظار فوری سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ صفائی، نظم و ضبط اور خوشگوار ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے خصوصی کاوشیں کی جا رہی ہیں۔

ضیافت ہیلتھ اینڈ سیفٹی

یہ ٹیم ۱۵؍رضا کار کارکنات پر مشتمل ہے۔ اس کا مقصد غذائی تحفظ اور صحت و سلامتی کے تمام اصولوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانا ہے۔ ٹیم کی کارکنات نے متعلقہ تربیت مکمل کی ہوئی ہے، جو شعبہ کے کام میں عملی معاونت فراہم کرے گی۔ مزید برآں اس شعبہ کے استعمال کے لیے ایک چھوٹا فرسٹ ایڈ باکس بھی مہیا کیا گیا ہے۔

ضیافت مین مارکی

اس شعبہ میں ۱۷۶؍رضا کار کارکنات خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں مارکی کی تیاری، کھانے کی تقسیم، صفائی، نظم و ضبط اور ضیافت کے اختتام پر مارکی کو سمیٹنا شامل ہے۔ امسال بہتر منصوبہ بندی اور اضافی کارکنات کی بدولت کھانا زیادہ تیزی سے فراہم کیا جا رہا ہے، جس سے قطاروں میں نمایاں کمی آئی ہے۔

ضیافت ڈسپلن

اس ٹیم میں ۵۳؍رضا کار کارکنات شامل ہیں۔ اس شعبہ کا مقصد ضیافت مارکیوں کے باہر نظم و ضبط برقرار رکھنا، قطاروں کو منظم رکھنا اور مہمانوں کا خوش اخلاقی سے استقبال کرنا ہے۔

امسال کام کو بہتر بنانے کے لیے رضا کار کارکنات کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ قطاروں کی طرف آنے والی ممبرات کی احسن راہنمائی کے لیے اضافی سائن بورڈز، بیریئرز اور میگا فون کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام کارکنات کو حسنِ اخلاق، حکمت اور وقار کے ساتھ ڈیوٹی انجام دینے کی تربیت دی گئی ہے۔ SEND پاس رکھنے والے مہمانوں کو ترجیح دی جا رہی ہے، جبکہ بزرگ مہمانوں کی قریبی مارکیوں کی طرف راہنمائی کی جا رہی ہے تا کہ انہیں غیر ضروری پیدل سفر کی دقت نہ اٹھانی پڑے۔ حفاظتی نقطۂ نظر سے تمام مہمانوں کو مارکی کے پچھلے حصے سے باہر جانے کی ہدایت دی جا رہی ہے تا کہ گرم کھانے کی موجودگی میں کسی حادثے کا اندیشہ نہ رہے۔

ورکرز ضیافت مارکی

اس شعبہ میں ۵۸؍رضا کار کارکنات خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اس ٹیم کی ذمہ داری ہے کہ وہ جلسہ کے مختلف شعبہ جات کی کارکنات کو کھانا فراہم کریں۔ امسال انتظار کے وقت میں کمی کے لیے ایک اضافی فوڈ سروس پوائنٹ قائم کیا گیا ہے اور کھانا تقسیم کرنے والے سٹیشنز میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی یقینی بنایا جا رہا ہے کہ مہمان گرم کھانے اور گرم برتنوں سے محفوظ، فاصلے پر بیٹھے ہوں۔

ٹی سٹال

خدا کے فضل و کرم سے ٹی اسٹال اپنی روایت برقرار رکھتے



ہوئے خدمت، خوش اخلاقی اور بہترین انتظامات کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لیے ایک بار پھر تیار ہے۔ ۱۸۴؍کارکنات پر مشتمل ٹی سٹال کی ٹیم جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونے والے مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کرنے میں مصروف ہے۔ چائے کے علاوہ سٹال پر مہمانوں کو مختلف مشروبات بھی پیش کیے جا رہے ہیں، جن میں Lemonade، کافی، دودھ، ہاٹ چاکلیٹ اور آئسڈ کافی شامل ہیں۔ گذشتہ سال متعارف کروائی گئی مقبول گڑ والی چائے اس سال بھی پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ امسال گرم موسم کی مناسبت سے آئسڈ کافی (آئسڈ چوکو لاٹے) بھی مینیو میں شامل ہے۔ ٹی سٹال پر صبح فجر کی نماز کے بعد اُبلے ہوئے انڈے اور چائے بھی پیش کی جاتی ہے۔

مہمانوں کی سہولت کے لیے بزرگ خواتین کے لیے علیحدہ قطار کا انتظام ہے اسی طرح SEND کی لائن بھی مزید منظم کی گئی ہے تا کہ مشروب مقررہ افراد تک جلد اور احتیاط سے پہنچ جائے۔

لجنہ بازار

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام حدیقۃ المہدی میں مستورات کے لیے لگایا جانے والا بازار ایک بار پھر خدمتِ خلق، جماعتی تعاون اور روحانی تربیت کا حسین امتزاج پیش کرتا رہا۔ باوجود شدید گرمی کے، بازار میں ہر سو گہما گہمی اور چہل پہل تھی۔ یہ بازار نہ صرف مستورات کے لیے خریداری کا مرکز تھا بلکہ احمدی خواتین کی محنت، ہنرمندی، تنظیمی صلاحیتوں اور مہمان نوازی کا عملی نمونہ بھی تھا۔

امسال کل ۳۰؍سٹالز لجنہ بازار کی زینت بنے جن میں نجی اسٹالز کے علاوہ ایک بڑا فوڈ سٹال بھی شامل تھا۔ ان اسٹالز پر

تینوں دن متنوع اشیاء دستیاب رہیں جن میں کپڑے، زیورات، دستکاری، بچوں کے کھلونے وغیرہ شامل تھے۔سب اسٹالز میں ہیومینٹی فرسٹ کا اسٹال اپنی انفرادیت قائم کیے ہوئے تھا جہاں پر مختلف قسم کی اشیاء ہیومینٹی فرسٹ کے ''لوگو'' کے ساتھ دستیاب تھیں مثلاً جیکٹ، hoodies، چھتریاں، tote bag اور ٹوپیاں وغیرہ۔اس اسٹال پر ملنے والا شہد بھی بہت پسند کیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں پانی کی بوتلیں اور بیگز بھی بہت پسند کیے گئے۔

اسی طرح آرگینک سکن کیئر (organic skin care) کا اسٹال بھی امسال اپنی نوعیت میں منفرد تھا۔یہاں پر بکنے والی تمام اشیاء قدرتی اجزاء سے بنی ہوئی تھیں مثلاً سکن کیئر، عود پرفیوم اور بخور (air freshner) خاص طور پر دبئ سے منگوائے گئے تھے جبکہ ایرانی زعفران بھی دستیاب تھا۔اس اسٹال کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ یہاں seamoss gel سے بنایا گیا فوڈ سپلیمنٹ بھی دستیاب تھا۔

بازار میں کھانے پینے کے اسٹالز پر خاصی رونق دیکھی گئی جہاں مختلف قسم کے لذیذ پکوان دستیاب تھے مثلاً چنا چاٹ، دہی بھلّے، پانی پوری، مصالحہ فش، نان پکوڑے، سموسے، لوڈِڈ فرائیز، چکن برگر اور وافل سنڈے وغیرہ۔شدید گرمی کی وجہ سے فالودہ اور قلفی کے اسٹالز پر کافی گہما گہمی تھی۔ لجنہ بازار میں داخل ہوتے ہی ایک منظّم ترتیب واضح نظر آتی تھی۔ تمام فوڈ اسٹال ایک جانب کو تھے جبکہ دیگر اشیاء کے اسٹالز دوسری جانب موجود تھے۔

حفظانِ صحت کو یقینی بنانے کے لیے گورنمنٹ کی ہیلتھ اینڈ سیفٹی کی ٹیم بازار کا معائنہ کرتی رہی۔ اور اس امر کو یقینی بناتی رہی کہ ہر چیز صحیح طریقے سے کام کر رہی ہو اور کھانا بناتے وقت کارکنات نے ایپرن، ٹوپی اور دستانے وغیرہ پہنے ہوئے ہوں۔ بازار کے انتظام و انصرام کے لیے ۸؍ٹیمیں بنائی گئی تھیں جن میں food prep سیلز، سٹور، فنانس، صفائی ستھرائی، حفظانِ صحت وغیرہ کی ٹیمیں شامل ہیں۔ بازار میں اسٹال ہولڈرز اور خریداروں، دونوں کے لیے بہترین سہولیات فراہم کی گئی تھیں۔سب اسٹالز کو مارکی، بجلی، میزیں اور کرسیاں فراہم کی گئی تھیں۔خریداروں کے لیے قطاروں کے انتظام کو بہتر بنانے کے لیے امسال خاص کوشش کی گئی تھی جس میں SEND اور معمر افراد کے لیے خصوصی قطاریں شامل تھیں۔ کھانے کے لیے مخصوص زونز بھی قائم کیے گئے تھے تا کہ مہمان آرام سے من پسند کھانا خرید سکیں۔

یہاں پر کام کرنے والی کارکنات بازار میں رضا کارانہ ڈیوٹی کو اس لیے ترجیح دیتی ہیں کیونکہ یہ ٹیم ورک کا ایک بہترین نمونہ ہے اور انہیں ایک ٹیم کی طرح متحد ہو کر کام کرنا بہت پسند ہے۔

بُک سٹال – جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے موقع پر جلسہ گاہ مستورات میں قائم بُک اسٹال نے مہمانوں کی علمی و روحانی ضروریات پوری کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ بُک سٹال جلسہ گاہ کے داخلی راستے کے عین سامنے ہونے کی وجہ سے صبح ہی سے بڑی تعداد میں خواتین اور بچیاں آتے ہی سٹال کا رخ کرتی رہیں۔ اس کے علاوہ دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے دوران اور شام کو جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد بھی بُک سٹال، شاملین کی دلچسپی کا باعث بنا رہا۔حضور انور



ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب کے دوران خواتین کو اپنا دینی علم بڑھانے کے خصوصی تاکید فرمائی، جس کے بعد بُک سٹال میں خاص طور پر خواتین اور بچوں کی دلچسپی میں اضافہ دیکھا گیا۔

اس سال بچوں کے لیے رنگین تصاویر سے مزین چند نئی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مبنی، کہانیوں کی کتابیں شائع کی گئیں، جنہیں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی اور یہ سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتب میں شامل رہیں۔اسی طرح دینی معلومات پر مبنی تعلیمی playing کارڈز اور عربی حروفِ تہجی سیکھنے کے لیے flash cards بھی والدین اور بچوں کی بھرپور توجہ کا مرکز بنے۔

امسال لجنہ اماء اللہ یوکے کی دو نئی شائع کردہ کتب "Faith in Action" اور "Quest for Morality" پیش کی گئیں۔ "Faith in Action" احمدی خواتین کی عبادت کے اعلیٰ معیار، اخلاق حسنہ اور دین کی خاطر قربانیوں کے واقعات کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ احمدی خواتین شہداء کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ بھی ازدیادِ ایمان کے لیے اس کتاب میں شامل ہیں۔ "Quest for Morality" قرآنی احکامات اور قرآنی فلسفہ کی روشنی میں دورِ حاضر میں اخلاق حسنہ کے اعلیٰ معیار کے قیام کے لیے عملی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

ہفتہ کے روز دوپہر کے بعد صحیح بخاری جلد دوم پہلی مرتبہ فروخت کے لیے پیش کی گئی۔ قارئین کی بے حد دلچسپی کے باعث چند ہی گھنٹوں میں تمام دستیاب نسخے فروخت ہو گئے۔ یاد رہے کہ صحیح بخاری جلد اول گذشتہ سال اسی بک سٹال پر پہلی مرتبہ متعارف کروائی گئی تھی۔

حسبِ روایت قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن کی نقول بھی حاضرین میں ہمیشہ کی طرح مقبول رہیں اور ان کی طلب مسلسل دیکھنے میں آئی۔ اس سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی چند اہم کتب کے انگریزی تراجم بھی پہلی مرتبہ دستیاب کیے گئے، جن میں خطبہ الہامیہ، نورالمسیح اور رفقہ المسیح شامل ہیں۔ان کتب میں بھی قارئین نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔

بُک سٹال کی ایک اور نمایاں کوشش امسال لجنہ کا شائع کردہ سہ ماہی میگزین النصرت کے لیے قائم کردہ ایک علیحدہ سٹال تھا، جہاں سال ۲۰۲۵ء تا ۲۰۲۶ء کے تمام دستیاب شمارے نمائش اور فروخت کے لیے رکھے گئے۔مہمانوں نے اس اشاعت کو بھی خوب سراہا اور بڑی تعداد میں شمارے حاصل کیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بُک سٹال کے ذریعے جماعتی لٹریچر کی اشاعت اور مطالعۂ کتب کی حوصلہ افزائی کا مقصد احسن رنگ میں پورا ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے اور اس مساعی کو آئندہ بھی مستورات کی علمی و روحانی ترقی کا ذریعہ بناتا چلا جائے۔ آمین۔

شعبہ فرسٹ ایڈ جلسہ گاہ مستورات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے دوران جلسہ گاہ مستورات میں شعبہ فرسٹ ایڈ نے تمام شاملینِ جلسہ کو بروقت، منظّم اور معیاری طبی امداد فراہم کرنے کے لیے اپنی خدمات نہایت مستعدی سے سر انجام دیں۔

شعبہ فرسٹ ایڈ میں تربیت یافتہ عملہ تعینات ہے جو مریضوں کا ابتدائی طبی معائنہ (Triage) کرکے ان کی طبیعت کا جائزہ لیتا ہے تا کہ ہر مریض کو اس کی ضرورت کے مطابق فوری اور مناسب طبی امداد فراہم کی جا سکے۔اس مقصد کے لیے شعبہ میں دو کلینیکل کیوبیکلز (Clinical Cubicles) قائم کیے گئے ہیں جہاں مریضوں کا معائنہ اور ابتدائی علاج کیا جاتا ہے۔ بنیادی دوائیں جیسے pain killers, anti-allergy سے لیکر ضرورت پڑنے پر antibiotics بھی دستیاب ہیں۔

شعبہ میں خدمات انجام دینے والی رضا کار کارکنات میں تجربہ کار پیرامیڈکس، ڈاکٹرز، میڈیکل طلبہ و طالبات اور دیگر معاون عملہ شامل ہے۔ روزانہ تقریباً ۲۰؍ تا ۲۵؍ افراد پر مشتمل ٹیم مختلف شفٹوں میں خدمات انجام دیتی رہی، جس کی بدولت دن رات مسلسل طبی امداد کی فراہمی یقینی بنائی گئی۔

جلسہ گاہ مستورات میں ایک موبائل فرسٹ ایڈ ٹیم بھی موجود رہی جو روزانہ دوپہر دو بجے سے رات ساڑھے نو بجے تک فعال رہتی تھی۔ یہ ٹیم بگیوں (Buggies) کے ذریعے جلسہ گاہ کے مختلف حصوں میں پہنچ کر ضرورت مند مریضوں کو فوری طبی امداد فراہم کرتی اور ضرورت پڑنے پر انہیں فرسٹ ایڈ یونٹ تک منتقل کرتی رہی۔

جن مریضوں کے بارے میں مزید طبی معائنے یا ہسپتال منتقل کیے جانے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے، انہیں مردانہ جلسہ گاہ میں ہر وقت موجود ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال روانہ کیا جاتا ہے۔مردانہ شعبہ فرسٹ ایڈ، جلسہ گاہ مستورات میں موجود فرسٹ ایڈ شعبہ کے ساتھ عقب سے ملحقہ ہے جس کی وجہ سے دونوں شعبوں کے درمیان بہترین رابطہ اور فوری تعاون ممکن ہوتا ہے، جس سے مریضوں کی بروقت منتقلی اور علاج میں سہولت میسر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ فرسٹ ایڈ کی رضا کار کارکنات نے محنت، پیشہ ورانہ مہارت اور جذبۂ خدمت کے ساتھ جلسہ سالانہ کے دوران طبی خدمات احسن رنگ میں انجام دیں اور شاملینِ جلسہ کی صحت و سلامتی کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والیوں کی خدمات کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی خدمتِ خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ماں اور بچہ مارکی

ماں اور بچہ مارکی کا بنیادی مقصد جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی چھوٹے بچوں والی ماؤں کے لیے ایک محفوظ، آرام دِہ اور پُرسکون ماحول فراہم کرنا ہے تا کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔



اس سال بھی ماں اور بچہ مارکی میں خدمت کے معیار کو مزید بہتر بنانے اور ماؤں و بچوں کی سہولت کے لیے متعدد انتظامات کیے گئے۔

ماں اور بچہ مارکی مکمل طور پر ایئر کنڈیشنڈ ہے تا کہ ماؤں اور بچوں کو موسم کی شدت سے محفوظ، خوشگوار ماحول مہیا کیا جا سکے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق مارکی کے اندر پینے کے پانی کا وافر انتظام کیا گیا تا کہ گرمی کے موسم میں مہمانوں کو ہر وقت پینے کا صاف پانی دستیاب رہے۔

ماں اور بچہ مارکی میں خدمات انجام دینے والی تمام لجنہ کو ہیلتھ اینڈ سیفٹی کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ امسال فرسٹ ایڈ اور فائر ڈرل کی عملی تربیت بھی مکمل کروائی گئی تا کہ کسی بھی ہنگامی صورتحال کا بروقت اور مؤثر انداز میں سامنا کیا جا سکے اور شاملین جلسہ کو فوری معاونت فراہم کی جا سکے۔

جلسہ سے قبل تمام کارکنات کے ساتھ ایک میٹنگ منعقد کی گئی، جس میں کارکنات کی ذمہ داریوں، حفاظتی اقدامات اور خدمت کے طریقۂ کار کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی گئیں تا کہ جلسہ کے دوران بہترین نظم ونسق برقرار رکھا جا سکے۔

تمام کارکنات چھوٹے بچوں کے ساتھ آنے والی ماؤں کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں مناسب نشستوں تک پہنچانے اور ضرورت کے مطابق ہر ممکن معاونت فراہم کرنے کے لیے مصروفِ عمل رہیں تا کہ تمام شاملین اطمینان کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سے مستفید ہو سکیں۔

نظم وضبط اور آمد و رفت کو بہتر بنانے کے لیے مارکی میں علیحدہ داخلی اور خارجی راستوں کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی دکھانے والی اسکرینوں کے گرد بھی حفاظتی انتظامات کیے گئے تا کہ بچوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ تمام کارکنات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت اخلاص، محبت اور جذبۂ ایثار کے ساتھ انجام دینے کی بھرپور کوشش کرتی رہیں۔

پُش چیئر مارکی

پُش چیئر مارکی کا مقصد چھوٹے بچوں کے ساتھ آنے والے مہمانوں کے لیے منظّم اور محفوظ پُش چیئر کی پارکنگ فراہم کرنا ہے تا کہ وہ آسانی سے جلسہ کی کارروائی سے استفادہ کر سکیں۔ اس شعبہ میں ۲۵؍ کارکنات خدمات انجام دے رہی ہیں۔پُش چیئرز کی شناخت اور واپسی کے لیے مختلف رنگوں کے زونز کا استعمال کیا گیا ہے، جس سے پُش چیئرز کی آسان، جلد اور درست واپسی ممکن ہوتی ہے۔ SEND پاس رکھنے والی ماؤں کو ترجیحی بنیادوں پر سہولت فراہم کی جاتی ہے تا کہ انہیں کسی دشواری کا سامنا نہ ہو۔

مارکی میں تقریباً ۱۰۰۰؍ پُش چیئرز کی گنجائش موجود ہے

اور اس کے لیے منظم پارکنگ اور واضح راستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام کارکنات خوش دلی، اخلاص اور ذمہ داری کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہیں۔

مارکی برائے سہولیات

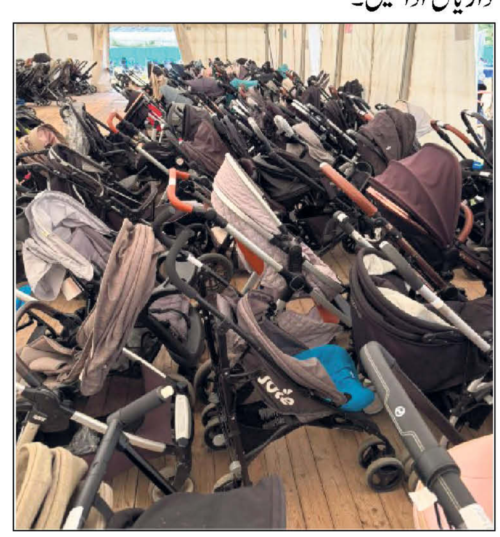
ماں اور بچہ مارکی کے عین سامنے چھوٹے بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے والی ماؤں کے لیے ایک سہولیات کی مارکی موجود ہے۔ اس مارکی میں بچوں کا کھانا، پانی اور دودھ وغیرہ گرم کرنے کے لیے مائیکرو ویو، ایک چھوٹا فریج اور دودھ پلانے والی ماؤں کے لیے ایک الگ باپردہ گوشہ بھی بنایا گیا ہے۔ مارکی کو اندر سے نہایت باریک بینی اور سلیقہ سے سجایا گیا ہے۔ مارکی میں اندر داخل ہوتے ہی ایک پُرسکون ماحول کا احساس ہوتا ہے جہاں آکر چھوٹے بچوں والی مائیں نہایت سکون اور سہولت سے اپنے بچوں کی ضروریات پوری کرسکتی ہیں۔ اس ٹیم میں شامل تمام کارکنات نہایت پیار، خلوص اور محبت سے ماؤں کا استقبال کرتی رہیں اور انکی ہر ممکن خدمت کرتی رہیں۔

شعبہ ’بچوں کے نیم بینڈز‘

شعبہ ’بچوں کے Name Bands‘ نے جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے دوران بچوں کی حفاظت اور ان کی آسان شناخت کو یقینی بنانے اور گمشدگی کی صورت میں والدین تک فوری طور پر واپس پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ بچوں کو کلائی پر پہننے والے شناختی Bands فراہم کیے گئے جن پر بچے کا نام، والدہ کا نام، ایمز آئی ڈی اور رابطہ نمبر درج تھا تاکہ والدین سے فوری رابطہ کیا جاسکے۔ اس شعبہ میں ۱۴؍ کارکنات خدمت پر مامور رہیں، جنہوں نے اخلاص، ذمہ داری اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔

اس انتظام کا مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی بچہ اپنے اہل خانہ سے بچھڑ جائے تو اسے جلد اور محفوظ طریق پر دوبارہ ان کے ساتھ ملایا جاسکے۔ اس کے علاوہ کارکنات گمشدہ بچوں اور ان کی والدہ یا سرپرست کو Lost Children Point تک راہنمائی فراہم کرتی رہیں اور ضرورت کے مطابق ان کی ہر طرح سے معاونت بھی کرتی رہیں۔

الحمدللہ، اس سال شعبہ میں غیر معمولی مصروفیت رہی۔ پہلے ہی دن تقریباً ۷۰۰/Name Bands جاری کیے گئے، جبکہ تینوں دنوں کے دوران ۱۵۰۰؍سے زائد بچوں کو Name Bands فراہم کیے گئے۔ تمام کارکنات نے صبر، خوش اخلاقی اور بہترین باہمی تعاون کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔





شعبہ SEND

شعبہ SEND نے جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے دوران SEND بچوں اور ان کے اہل خانہ کے لیے مارکی میں ایک محفوظ ماحول کو یقینی بنایا۔ اس شعبہ میں ۱۸؍ کارکنات مہمانوں کی ہر ممکن معاونت کے لیے مستعد رہیں۔ مارکی میں مختلف سہولیات جیسے سینسری ایریا، سیکیورڈ گارڈن ایریا، سرگرمیوں کی میزیں، آرام کے لیے کرسیاں اور کھانے پینے کا انتظام موجود تھا۔ کارکنات ہروقت SEND بچوں کی دیکھ بھال اور ان کے اہل خانہ کی ہر ممکن معاونت کے لیے موجود رہیں۔ اس سہولت کے باعث SEND خاندانوں کو ایک محفوظ اور آرام دہ ماحول میسر آیا۔ الحمدللہ، امسال مارکی کو گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ محفوظ بنانے کے لیے اضافی اقدامات کیے گئے۔ علاوہ ازیں بچوں کے لیے دستیاب کھلی جگہ بھی وسیع کی گئی۔ الحمدللہ، تمام کارکنات نے نہایت اخلاص، محبت اور صبر کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دی۔ اس شعبہ کے تحت مین مارکی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مستورات سے خطاب کا رواں ترجمہ سائن لینگویج میں بھی پیش کیا گیا۔

خدمت خلق

یہ شعبہ جلسہ گاہ مستورات کے تمام داخلی دروازوں کے ساتھ تقریباً ایک سو سے زائد کارکنات کے ساتھ موجود تھا جو مسیح پاکؑ کے مہمانوں کی مدد کرتا رہا۔ جلسہ کے دنوں میں یہ کارکنات ضرورت کے تحت مہمانوں کا سامان داخلی راستوں سے رہائش گاہ تک پہنچانے اور پھر جلسہ ختم ہونے پر رہائش گاہ سے واپس لانے میں بھرپور مدد فراہم کرتی رہیں۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے والی ماؤں، بزرگ خواتین اور SEND مہمانوں کو ترجیحی بنیادوں پر مدد فراہم کی جاتی رہی تاکہ ان کو کسی بھی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس کے علاوہ اس شعبہ کے پاس مختلف ضروریات زندگی کی اشیاء بھی موجود رہیں جو ہنگامی صورت میں مہمانوں کو مہیا کی جا سکتی ہیں۔ (جیسے ٹوتھ برش اور چھوٹے بچوں کے فیڈرز وغیرہ)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ امسال اس شعبہ کے تحت جلسہ سالانہ سے قبل مجالس میں ایک پیغام بھجوایا گیا کہ اگر کسی کے پاس وہیل چیئر ہے جو اب زیر استعمال نہیں تو وہ جلسہ سالانہ کے لیے عطیہ کر دیں۔ یہ وہیل چیئرز ایسے مہمانوں کو جلسہ سالانہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لیے استعمال کی گئیں جن کو زیادہ چلنے میں دشواری ہوتی تھی۔ مہمانوں نے اس شعبہ کی خدمت کو بہت سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔

شعبہ ٹکٹ ایشو

شعبہ ٹکٹ ایشو اپنی خدمات کا آغاز جلسہ سالانہ سے کچھ دن قبل مسجد بیت الفتوح سے کرتا ہے، جہاں مہمانوں کو مختلف اقسام کے پاسز جاری کیے جاتے ہیں۔ جلسہ کے آغاز کے بعد یہ شعبہ جلسہ گاہ میں بھی اپنی خدمات جاری رکھتا ہے۔

اس شعبہ کی بنیادی ذمہ داری مستورات اور پانچ سال یا اس سے زائد عمر کے بچوں کے لیے مین مارکی کے چیئر پاسز جاری کرنا، نیز مقررہ معیار کے مطابق اہل افراد کو گرین ایریا، چیئر پاسز اور فلور پاسز فراہم کرنا ہے۔ یہ چیئر پاس خواتین کو مین مارکی میں کرسی پر بیٹھنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

شعبہ کا بنیادی مقصد جلسہ میں شامل مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ آرام اور سہولت فراہم کرنا اور ان کی ضروریات کے مطابق بروقت معاونت مہیا کرنا ہے۔ SEND مہمانوں کے لیے واضح، درست اور بروقت معلومات فراہم کرنا اولین ترجیح ہوتی ہے تاکہ انہیں ہر ممکن سہولت اور راہنمائی میسر آسکے۔

شعبہ نظافت (شعبہ Hygiene)

جلسہ گاہ مستورات

بے شک یہ شعبہ جلسہ سالانہ کا ایک بہت ہی اہم شعبہ ہے۔ اس شعبہ کے تحت تقریباً ۲۴۰ کارکنات کی ٹیم ۲۴؍ گھنٹے شاملین جلسہ کی خدمت پر مامور رہتی ہے۔ جلسہ گاہ مستورات میں ۱۷؍سے زائد ٹوائلٹ مارکیاں ہیں اور ہر مارکی میں کم سے کم ۷ ٹوائلٹ ہیں۔

شعبہ نظافت میں کچھ مزید شعبہ جات کام کرتے ہیں جیسے ڈسپلن کا شعبہ ہے جو رش کے دوران نظم و ضبط کو دیکھتا ہے۔ اس کی ذمہ داریوں میں آنے اور جانے کے راستے الگ رکھنا اور قطار بنوانا وغیرہ شامل ہیں۔ پھر ایک maintenance کا شعبہ ہے۔ جس میں یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ بیت الخلا درست حالت میں کام کر رہے ہوں تاکہ شاملین جلسہ آسانی سے تمام سہولیات سے استفادہ کرسکیں۔ اس کے علاوہ ایک شعبہ ضیافت یا سپلائی کہلاتا ہے جس کا کام کارکنات کو دوران ڈیوٹی پانی پلانا اور سنیکس وغیرہ مہیا کرنا ہے۔

بزرگ اور معذور لوگوں کے لیے ۱۰؍ ٹوائلٹس ہیں۔ ہر ٹوائلٹ مارکی میں ۲ disable ٹوائلٹس ہیں اور ۲ disable toilet cabin الگ سے ہیں اور ان میں shower بھی ہیں۔

پریس اینڈ میڈیا

۲۰؍ کارکنات پر مشتمل یہ ٹیم مختلف خواتین صحافیوں کو جلسہ سے پہلے جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دیتی ہے اور ان کے ساتھ مستقل رابطہ میں رہتی ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ سے پہلے، جلسہ کے دوران اور بعد میں بھی انسٹاگرام اور ایکس (X) پر مختلف ویڈیوز اور ریلز بنا کر اپ لوڈ کرتی ہے۔ امسال چرچ آف انگلینڈ کی پریسٹ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئیں۔ ان کو جلسہ گاہ مستورات کا تفصیلی دورہ کروایا گیا اور کتب پیش کی گئیں۔

شعبہ ماحولیات

جلسہ گاہ کو ماحولیاتی آلودگی سے بچانے کے لیے اس شعبہ کی کارکنات نہایت ذمہ داری کے ساتھ اپنی ڈیوٹی کرتی ہیں۔ ٹیم میں شامل کارکنات جلسہ گاہ مستورات میں جابجا نصب ’ریسائیکل بن‘ سے کچرا نکالتی ہیں اور اسے مناسب حد تک چھانٹی کر کے علیحدہ مخصوص شدہ بڑے بن میں ڈالتی ہیں تاکہ کچرا درست طریقے سے تلف ہو اور ماحول کی صفائی اور حفاظت برقرار رہے۔

شعبہ سمعی بصری

شعبہ سمعی بصری کی ٹیم ۶۸؍ کارکنات پر مشتمل ہے۔ یہ ٹیم دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی مہمان خواتین کو ٹرانسلیشن سیٹ قیمتاً فراہم کرتی ہے۔ امسال جلسہ سالانہ کی کارروائی کی انگلش، بنگلہ، جرمن، عربی، فرنچ، رشین، انڈونیشین، ٹرکش اور سپینش زبانوں میں رواں ترجمہ کی سہولت فراہم کی گئی جبکہ مستورات کی تقاریر کا اردو اور انگریزی زبان میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔ امسال سواحیلی، فارسی، جاپانی، البانی اور ازبکستانی زبانوں میں بھی پہلی مرتبہ ترجمہ پیش کیا گیا۔

جماعتی شعبہ جات کی نمائندگی

ہر سال کی طرح امسال بھی مختلف جماعتی شعبہ جات کی جلسہ گاہ مستورات میں نمائندگی کی گئی جن میں ITQA، IAAAE، ریویو آف ریلیجنز اور شعبہ رشتہ ناطہ وغیرہ شامل ہیں۔

شعبہ Census

جلسہ گاہ مستورات میں قائم ہر شعبہ کی طرح یہ شعبہ بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس شعبہ کی ٹیم میں شامل ۱۳؍ کارکنات جلسہ سالانہ کے تینوں دن نہایت مستعدی سے روزانہ دو مرتبہ خواتین اور بچوں کی کل تعداد گنتی کرتی ہیں، نیز inspection کے دن بھی شاملین جلسہ کی گنتی کی جاتی ہے، اور پھر یہ رپورٹ صدر لجنہ اماء اللہ اور لجنہ دفتر کو پیش کی جاتی ہے۔ اس شعبہ کے تحت کی جانے والی گنتی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور صدر لجنہ اماء اللہ کے لیے فوری اور درست شمار فراہم کیا جائے، تاکہ وہ ان تمام شعبہ جات کو یہ تعداد بتا سکیں جنہیں صحیح تعداد کی ضرورت ہوتی ہے، مثلاً ضیافت ٹیم وغیرہ۔

ائیر پورٹ ڈیوٹی

ایسے میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کا ائیر پورٹ سے ہی پُرتپاک استقبال شروع ہو جاتا ہے۔ خدام ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھائے ان مہمانوں کے منتظر اور ان کو ان کی منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے ہمہ وقت مستعد ہوتے ہیں۔ اکیلے سفر کرنے والی خواتین جو کسی بھی ائیر پورٹ پر اتر رہی ہیں، اس سہولت کی وجہ سے ان کو کسی قسم کی دشواری نہیں ہوتی۔

(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

۶۰واں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء

رپورٹ جلسہ گاہ مستورات

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

اللہ تعالیٰ کے بے پناہ فضل و کرم سے جماعت احمدیہ برطانیہ اپنا ۶۰ واں جلسہ سالانہ ۲۴ تا ۲۶؍جولائی منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ حدیقۃ المہدی میں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی آمد ایک روح پرور نظارہ پیش کر رہی ہے۔ ایک طرف مختلف ممالک سے آئے مختلف قومیت اور رنگ ونسل کے مہمان اپنی انفرادیت کے باوجود اجتماعیت کا عظیم الشان نشان بن کر تمام حاضرین کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہیں۔ باغِ مہدی ایک بار پھر مہمانوں کی بہار سے معطر ہے۔ یہ تین دن موسم گرم اور خشک رہنے کی توقع ہے۔

جمعۃ المبارک کے بابرکت دن کا آغاز صبح ۳ بج کر پندرہ منٹ پر باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے ۴ بج کر ۲۲ منٹ پر نماز فجر پڑھائی۔ حدیقۃ المہدی کے قرب وجوار اور رہائش گاہ میں ٹھہری ہوئی مستورات اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی کے لیے صف آراء ہوئیں۔ بعد ازاں مربی سلسلہ مکرم میر انجم پرویز صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ بعد از نماز فجر، علی الصبح ٹی سٹال پر نمازیوں کے لیے چائے اور اُبلے ہوئے انڈوں کا انتظام تھا۔ اس کے علاوہ شعبہ مہمان نوازی کے تحت ہلکا ناشتہ بھی دستیاب تھا۔

تمام رات حدیقۃ المہدی میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا اور صبح ہی سے سکیننگ کے لیے تانتا بندھ گیا۔ ضیافت مارکی میں ۸؍بجے صبح ناشتہ کا آغاز ہوا۔ ناشتہ میں سیریل، ڈبل روٹی، دودھ، جام، چائے، چنے کا سالن اور تازہ اور گرم روٹیاں مہمانوں کو پیش کی گئیں۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا شاملینِ جلسہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا۔

۹؍بجے گرین ایریا میں فائر الارم کی آواز سپیکر پر چلائی گئی اور اس بات کی تیاری کروائی گئی کہ خدانخواستہ ناگہانی صورت میں کس طرح فوری طور پر تمام مارکیوں سے شاملینِ جلسہ کو بحفاظت باہر نکالا جا سکتا ہے۔ کارکنات نے الارم بجتے ہی نہایت مستعدی کے ساتھ مہمانان کو مارکیوں سے فوری طور پر نکال کر assembly point پر اکٹھا کیا۔ اور پھر جب fire team کی طرف سے تصدیق ہوگئی تب تمام خواتین کو واپس مارکیوں میں لایا گیا۔ یہ مشق موسم کی شدت کے پیشِ نظر کروائی گئی۔ پیارے آقا نے inauguration کے خطاب میں خصوصی طور پر اس بات کی تاکید فرمائی کہ پرانی گاڑیوں کے انجن بہت جلد گرم ہو جاتے ہیں۔ نیز کسی قسم کی بھی بے احتیاطی سے آگ لگنے کا خطرہ ہے لہٰذا ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ موسم کی شدت کے پیشِ نظر تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔

نصف النہار ہی سے لجنہ کی تمام مارکیوں میں تعینات کارکنات، شاملینِ جلسہ کو نظم و ضبط کے ساتھ بٹھانے میں مصروف رہیں۔ خطبہ جمعہ سے ایک گھنٹہ قبل ہی تمام مارکیاں پُر ہو چکی تھیں۔ نیز شدید گرمی کے باوجود خواتین اور چھوٹے چھوٹے بچے باہر کھلے میدان میں بیٹھے پیارے آقا کے خطبہ جمعہ کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔

امسال مہمانوں کی کثیر تعداد کو مدِّنظر رکھتے ہوئے پہلی مرتبہ ۲ کی بجائے ۴ پارکنگ ایریا بنائے گئے ہیں۔ نئے پارکنگ ایریا کے اضافہ کے سبب اسی جانب ایک داخلی دروازے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جو کہ مستورات کے مین داخلی دروازے کی طرز پر ہی بنایا گیا ہے۔ چونکہ نئے پارکنگ ایریا سے نئے داخلی دروازے تک کا پیدل کا راستہ لمبا ہے اس لیے مہمان مستورات کی آسانی کے لیے اضافی بگیوں کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔ ان اضافی اقدامات کی وجہ سے امسال جلسہ گاہ مستورات میں داخلہ میں بہت آسانی پیدا ہوگئی۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بج کر گیارہ منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

مستورات جلسہ گاہ میں سکرینوں پر خطبہ جمعہ دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ماں و بچہ کی تینوں مارکیوں میں بھی نماز جمعہ کی ادائیگی اور سکرینوں پر ماؤں کے لیے خطاب دیکھنے کا انتظام تھا۔ مزید براں خواتین نے لجنہ مین مارکی سے ملحقہ کھلے احاطہ میں بھی نماز جمعہ ادا کی۔

نماز جمعہ اور عصر کی نماز کے بعد مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام تھا۔ کھانے میں دال، چاول اور پاستا پیش کیا گیا۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر آنے والے مہمانوں کے لیے بازار دلچسپی اور توجہ کا مرکز بنے رہے۔

جلسہ سالانہ کی پاکیزہ روایات میں سے ایک روایت پرچم کشائی کی تقریب ہے جس کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کیا جاتا ہے۔ اس تقریب سے معاً پہلے جلسہ گاہ مستورات میں خاموشی اور ہزاروں کے مجمع میں مکمل سکوت چھایا ہوا تھا۔ تمام مستورات جلسہ گاہ میں آویزاں بڑی بڑی سکرینوں پر لوائے احمدیت کے لہرانے کا بے تابی سے انتظار کر رہی تھیں۔ چار بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ لوائے احمدیت کے صعود کے ساتھ ہی فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر کی صدا سے مستورات کا پنڈال گونج اٹھا۔ اس کے بعد پیارے آقا نے اجتمائی دعا کروائی۔ کھلے میدان میں کھڑی ہر عورت اور بچی اسی جگہ ساکت ہوگئی۔ اور اپنے آقا کی اتباع میں دعا میں شامل ایک ہجوم گویا سکوتِ سمندر کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔

پرچم کشائی کے بعد جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے افتتاحی خطاب کا وقت قریب آ گیا۔ ہر کوئی خلیفۂ وقت کے پُرنور خطاب سننے کے لیے بے تاب تھا۔

۴ بج کے ۳۴ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تلاوت، ترجمہ، فارسی قصیدہ اور نظم کے بعد حضور انور یدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب فرمایا جس کا عنوان تھا تقویٰ کی اہمیت اور اس کے حصول میں احمدیوں کی ذمہ داریاں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر عمل کرنے کی اور آپ کی تمام توقعات پر کما حقہ پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین





جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

یوں تو جلسہ سالانہ کے تمام دن اور تمام اجلاس ہی ہر احمدی کے لیے روحانی لذت کے سامان مہیا کرنے والے ہوتے ہیں مگر جلسہ سالانہ کا دوسرا دن جلسہ گاہ مستورات میں ایک خاص ہی اہمیت رکھتا ہے اس لیے کہ اس دن خدائے بزرگ وبرتر کے چنیدہ، وقت کے امام، ہر دل کے سکون، ہر آنکھ کی ٹھنڈک اور جان سے بڑھ کر محبوب اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لاتے ہیں۔ ان خاص لمحات کو یادگار اور کامیاب بنانے کے لیے ایک رات قبل ہی بھرپور تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ جلسہ گاہ کی صفائی ستھرائی کی جاتی ہے۔ انتظامیہ تو روز کثیر تعداد میں آنے والی مہمان خواتین کا خاص خیال رکھنے میں کوشاں رہتی ہے مگر بروز ہفتہ ہر مہمان اپنے آقا کے استقبال کے لیے میزبان بن جاتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز ۳ بج کر پندرہ منٹ پر نمازِ تہجد اور فجر کے پُرنور وقت سے ہوا۔ ناشتہ صبح ساڑھے سات بجے ضیافت مارکیوں میں پیش کیا گیا جس کے بعد ممبرات، اجلاس میں شامل ہونے کے لیے مین مارکی اور بچگان کی مارکیوں میں تشریف لانا شروع ہوگئیں۔

مستورات کی جلسہ گاہ میں کارروائی کا آغاز صبح دس بجے زیرِ صدارت صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ ڈاکٹر قرۃ العین صاحبہ ہوا۔ اس جلسہ کا مرکزی موضوع ''محبتِ الٰہی'' تھا جو جلسہ مستورات کی تلاوت، تقاریر اور منظوم کلام میں جھلکتا رہا۔

تقاریر کے بعد اعلانات کا سلسلہ شروع ہوا نیز لجنہ ممبرات کو ہدایات دی گئیں کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے پہلے ذکر الٰہی میں مصروف رہیں۔

ایک پنڈال میں ہزاروں مستورات کی موجودگی اور مکمل خاموشی گہرے سمندر کے سکوتِ کی سی مثال پیش کر رہی تھی اور اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھی کہ ہر ایک نظر پیارے آقا کی منتظر اور ہر ایک دل اس پیارے وجود کو دیکھنے کے لیے بے تاب ہے۔

اس دوران ترانہ پڑھنے والی بچیاں اپنی جگہ سنبھال چکی تھیں۔ فضا میں روحانیت، انتظار اور ناقابل بیان خوشی کی کیفیات ایک انوکھا سرور گھول رہی تھیں۔

پس منظر میں خدام کے نعرہ ہائے تکبیر کی آوازیں جب فضا میں بلند ہوئیں تو اس بات کی نشاندہی ہوئی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حدیقۃ المہدی میں قدم افروز ہو چکے ہیں گویا کہ وہ گھڑی آگئی ہے جس کے لیے ہر دل چشم براہ تھا۔ اس وقت پوری جلسہ گاہ مستورات مکمل نظم وضبط، خاموشی اور اطاعت کا بے نظیر نمونہ پیش کر رہی تھی۔

۱۲ بج کر ۷ منٹ پر جیسے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پنڈال میں تشریف لائے تو حدیقۃ المہدی کی فضا پُرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ پیارے آقا نے آتے ہی السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا جس کے جواب میں مستورات نے یک زبان ہو کر پیارے آقا کے سلام کا جواب دیا۔

(اس اجلاس کی رپورٹ اور حضور انور کے خطاب کے خلاصہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں اس شمارے کا صفحہ نمبر ۱)

حضور انور کے حکیمانہ خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد لجنہ اور ناصرات نے مختلف زبانوں جیسے عربی، اردو، بنگلہ، پنجابی، گھانین زبان میں ترانے پیش کیے۔ ترانے میں شامل ''ہے دستِ قبلہ نما'' پڑھتے ہوئے تمام مستورات نے یک زبان ہو کر کلمۂ طیبہ کا ورد کیا جس سے جلسہ گاہ ملجۂ توحید بن گئی۔ آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت جلسہ گاہ میں مستورات کی کل تعداد ۱۹ ہزار ۶۹۵ ہے۔

پیارے آقا کے نصائح سے پُر اِس روح پرور خطاب کے دوران گرمی کی شدت زوروں پر تھی۔ اس کے باوجود پنڈال میں، تمام ماں اور بچہ مارکیوں میں یہاں تک کہ باہر میدان میں کھلے آسمان تلے بھی خواتین اور بچیوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا اور ہر علاقہ کھچا کھچ بھرا ہو تھا۔

۳ بج کر ۱۵ منٹ پر دوسرے اجلاس کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہِ راست جلسہ گاہ مستورات میں نصب سکرینوں پر نشر کی گئی۔ جو محبت، عقیدت اور نظم و ضبط سے سنی گئی۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز جہاں ہر دل اس بات پر پُرجوش ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کا شرف حاصل کرے گا وہاں جلسہ کے اختتام کی اداسی کا فطرتی جذبہ بھی شامل حال رہتا ہے۔ تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد اور فجر سے ہوا۔ اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز فجر ادا کرنے کے لیے حدیقۃ المہدی اور قرب و جوار سے مستورات جوق در جوق تشریف لا رہی تھیں۔ مغربی دنیا کی چکاچوند کے درمیان، عبادت گزاروں کی اس عاجز جماعت کا پو پھوٹنے سے قبل نماز تہجد کا والہانہ اشتیاق شائد جلسہ کے خوبصورت ترین مناظر میں سے ایک تھا۔

صبح ۹ بجے غیر متوقع طور پر محض خدا کے فضل، پیارے آقا کی دعاؤں اور تمام شاملین جلسہ کی التجاؤں سے اچانک ابر رحمت برسا جس کی وجہ سے گذشتہ دو دن کے موسم کی شدت اور اڑتی ہوئی گرد و غبار میں خاطر خواہ کمی آگئی اور موسم خوشگوار ہو گیا۔

صبح دس بجے سے مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہونے والی کارروائی سننے کے لیے مستورات اور بچے تیار ہو کر پنڈال میں آتے گئے۔ ہر کوئی کھلے آسمان تلے، خوشگوار موسم سے لطف اندوز ہوتے، میدان میں آویزاں بڑی سکرینوں پر ایمان افروز تقاریر سے مستفید ہوتا نظر آرہا تھا۔ پروگرام کے اختتام پر عالمی بیعت کی تیاری کا آغاز ہوا۔

عالمی بیعت کی پُروقار تقریب کے انتظار میں مستورات اور بچے نظم و ضبط کی حسین تصویر پیش کرتے ہوئے خاموشی سے زیرلب دعاؤں اور ذکر الٰہی میں محو رہے۔ پنڈال میں ہزار ہا مستورات کی موجودگی کے باوجود مکمل سکوت تھا۔

مردانہ جلسہ گاہ سے تمام مناظر MTA کی بدولت بڑی بڑی سکرینوں پر جلسہ گاہ مستورات میں براہ راست نشر کیے گئے۔ ایک بج کر ۱۳؍منٹ پر جونہی حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کا منظر رونما ہوا تو جلسہ گاہ مستورات میں موجود ہر دل پیارے آقا کے ہاتھ اپنی جان کا سودا کرنے کے لیے بے قرار ہو گیا۔

حضور پُرنور کی اقتداء میں ہزاروں مستورات نے بیعت کے الفاظ دہرائے۔ مستورات کے اس جم غفیر کا یک زبان ہو کر، بلند، اولوالعزم آواز میں پُرخلوص عہد بیعت باندھنے کا یہ منظر ایک ایسا روحانی تجربہ تھا جس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ زہے نصیب کے امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳ دفعہ بیعت کے الفاظ اور دعائیں پڑھیں اور یوں امسال تمام شاملین کو تین مرتبہ اپنے امام وقت سے تجدید بیعت کی سعادت ملی۔ عالمی بیعت کے بعد جلسہ گاہ مستورات میں حضور انور کے ساتھ پُرسوز اجتماعی دعا میں شامل ہر آنکھ نم، ہر چہرہ اشک بار تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا نفوس کو آنسوؤں سے دھو کر، ایک نئے عزم، ایک نئے عہد، ایک نئی زندگی کی ابتداء کے پختہ ارادے کے ساتھ ہی دعا کا اختتام ہو گا۔

ملت احمد کو پھر سے مل گیا عزم جواں
سوئے منزل ہے رواں یہ قافلہ بار دگر

امسال عالمی بیعت میں شمولیت کے ساتھ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والی ایک خوش نصیب خاتون نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ آج بہت جذباتی محسوس کر رہی ہیں اور ان کے لیے آگے صف میں بیٹھ کر بیعت کے الفاظ دہرانا ایک اعزاز کی بات ہے۔ ایک اور خاتون نے کہا کہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں نے ایک بہت بڑا قدم آگے بڑھایا ہے، اور میں بہت جذباتی ہوں۔ گھانا سے ایک خاتون نے کہا کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیعت کے الفاظ شروع فرماتے ہیں تو انسان کو اپنے کیے ہوئے گناہ یاد آجاتے ہیں اور اُن کا بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن جب بیعت کے الفاظ میں آگے بڑھتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے وہ بوجھ ڈھل رہے ہوں۔ انسان خود کو نیا محسوس کرتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس خوبصورت اور روح پرور تقریب کا تجربہ کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بیعت کی تقریب میں شمولیت کے لیے جلسہ کی کارکنات کی خاطر گرین ایریا میں ایک حصہ مختص کیا گیا تھا۔ سینکڑوں کارکنات نے اس سہولت سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے باآسانی بیعت کی تقریب میں حصہ لے کر تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ایک بج کر چالیس منٹ پر مستورات نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کیں۔

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کا آغاز اپنے روایتی انداز میں تلاوت قرآن کریم اور کلام حضرت مسیح موعودؑ سے ہوا۔ پیارے آقا کے اختتامی خطاب کے دوران کثیر تعداد میں مستورات اور بچے لجنہ مین مارکی اور ماں بچہ مارکیوں کے علاوہ کھلے میدان میں بیٹھے پیارے آقا کے خطاب کو غور سے سن رہے تھے۔ شائد ہی دنیا میں کوئی ایسی مثال ہو کہ دنیاوی دلچسپیوں اور اغراض سے دور ہو کر لوگ صرف اس لیے اکٹھے ہوئے ہیں کہ ان کا پیارا خلیفہ ان کو ہدایت اور دین کی طرف بلا رہا ہے۔ جلسہ کے تیسرے دن دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آئی ہوئی مستورات اس روحانی مائدہ سے مستفیض ہوئیں۔

(رپورٹ: شعبہ رپورٹنگ مستورات جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

جرمنی سے مسجد بیت الفتوح تک امن سائیکل سفر کے شرکاء کا پُرتپاک استقبال



جلسہ سالانہ برطانیہ کے ساٹھویں جلسہ میں شرکت کے لیے جرمنی سے بیت الفتوح تک سائیکل سفر مکمل کر کے پہنچنے والے بین الاقوامی سائیکل سواروں کے اعزاز میں ۲۲؍جولائی کی شام ایک خصوصی استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مسجد بیت الفتوح کے بیرونی احاطہ میں سینکڑوں احبابِ جماعت، خواتین، بچے، بزرگ اور نوجوان، سائیکل سواروں کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ بچوں نے رنگ برنگی جھنڈیاں لہرا کر جبکہ حاضرین نے نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر، جماعت احمدیہ عالمگیر زندہ باد اور غلام احمد کی جے کے پُرجوش نعروں کے ساتھ مہمان سائیکل سواروں کا استقبال کیا، جس سے انتہائی پرجوش اور روح پرور ماحول پیدا ہو گیا۔ اس بین الاقوامی قافلے میں مجموعی طور پر ۲۵؍سائیکل سوار شامل تھے، جن میں ۲۰؍جرمنی، ۲؍امریکہ، ۲؍نیدرلینڈز اور ایک متحدہ عرب امارات سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قافلہ مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی قیادت میں جرمنی سے روانہ ہو کر ۲۲؍جولائی کی شام تقریباً ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الفتوح پہنچا۔

یہ امن سائیکل سفر (Peace Cycle Tour) ہر سال منعقد کیا جاتا ہے اور اس کا بنیادی مقصد اسلام کی حقیقی، پُرامن تعلیمات اور بھائی چارے کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہے۔ اس سفر کے دوران سائیکل سوار تقریباً آٹھ سو کلومیٹر کا طویل اور کٹھن فاصلہ طے کرتے ہیں۔ یہ قافلہ جرمنی سے روانہ ہو کر نیدرلینڈز، بیلجیم اور فرانس سمیت متعدد ممالک سے گزرتا ہوا فیری کے ذریعے انگلش چینل عبور کر کے برطانیہ پہنچتا ہے۔ سفر کے دوران شرکاء کو شدید تھکن، بدلتے ہوئے موسمی حالات، بارش، تیز ہواؤں اور مصروف شاہراہوں پر سائیکل چلانے جیسے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم وہ عزم، صبر اور باہمی تعاون کے جذبے کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ راستے میں مختلف ممالک کی احمدیہ مساجد میں ان کے قیام اور آرام کا انتظام کیا جاتا ہے، جہاں مقامی جماعتیں ان کی پُرتپاک مہمان نوازی کرتی ہیں۔

استقبالیہ تقریب میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے نے تمام سائیکل سواروں کو یادگاری میڈلز پہنائے اور اپنے خطاب میں ان کی ہمت، استقامت، جذبۂ قربانی اور جلسہ سالانہ میں شرکت کے غیر معمولی شوق کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں امیر صاحب جرمنی نے بھی اپنے خطاب میں سائیکل سواروں کی حوصلہ افزائی کی اور اس کامیاب سفر کو اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ قرار دیا۔ انہوں نے امیر صاحب یوکے، انتظامیہ اور تمام احبابِ جماعت کا پُرتپاک استقبال، محبت اور مثالی مہمان نوازی پر دلی شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر انہوں نے جرمن زبان میں بھی نعرے بلند کیے، جن میں جماعت احمدیہ کا عالمی شعار 'محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں' شامل تھا، جس کا حاضرین نے بھرپور جوش و خروش سے جواب دیا۔ محترم امیر صاحب یوکے نے اختتامی دعا کروائی۔

بیت الفتوح میں مختصر قیام، آرام اور دعا کے بعد یہ قافلہ اپنی آخری منزل حدیقۃ المہدی، آلٹن روانہ ہوا تا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہو سکے۔ سائیکل سواروں کے مطابق اس طویل اور مشقت بھرے سفر کے بعد جب انہیں اپنے روحانی پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے تو ان کی تمام جسمانی تھکن لمحوں میں دور ہو جاتی ہے اور یہ روحانی کیفیت ان کے لیے اس پورے سفر کا سب سے قیمتی انعام ہوتی ہے۔ تقریب کے اختتام پر تمام سائیکل سواروں کی پُرتکلف عشائیے سے تواضع کی گئی۔



یہ امن سائیکل ٹور نہ صرف عزم، ہمت اور استقامت کی ایک روشن مثال ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے عالمی پیغام محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں کو عملی طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔

(رپورٹ: لطیف احمد شیخ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء پر لگی بعض نمائشوں کا تعارف

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE)

اس نمائش میں انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کی جانب سے افریقہ میں جاری مختلف انسانی، تعلیمی اور ترقیاتی منصوبوں کو ماڈلز اور تصویری عکاسی کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ نمائش میں بالخصوص مسرور انٹرنیشنل کالج، واٹر فار لائف اور ماڈل ولیج کے منصوبے نمایاں ہیں، جو علم و ہنر کو خدمتِ انسانیت کے لیے بروئے کار لانے کی ایک روشن مثال ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) ایک عالمی تنظیم ہے جو احمدی مسلم انجینئرز، آرکیٹیکٹس اور دیگر فنی ماہرین کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کرتی ہے۔ اس تنظیم کا قیام ۱۹۸۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایت پر عمل میں آیا، تا کہ جدید سائنسی علوم، فنی مہارتوں اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کیا جا سکے۔

IAAAE دنیا کے مختلف ضرورت مند خطوں، خصوصاً افریقہ، میں بنیادی سہولیات کی فراہمی اور پائیدار ترقی کے لیے اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس کے منصوبوں میں صاف پانی کی فراہمی، متبادل توانائی، پائیدار تعمیرات، تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، مساجد اور کمیونٹی مراکز کا قیام شامل ہے۔

’واٹر فار لائف‘ منصوبے کے ذریعے دور دراز اور ضرورت مند علاقوں میں صاف پانی کی فراہمی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ماڈل ولیج کے منصوبے میں رہائش، پانی، بجلی، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات کو ایک مربوط نظام کے تحت فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تا کہ مقامی آبادی کے معیارِ زندگی میں پائیدار بہتری لائی جا سکے۔

تعلیم کے میدان میں مسرور انٹرنیشنل کالج IAAAE کے نمایاں منصوبوں میں شامل ہے، جہاں جدید تعلیم اور فنی









تربیت کے ذریعے افریقہ کے نوجوانوں کو مستقبل کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔

IAAAE کی سرگرمیاں اس حقیقت کی عملی عکاسی کرتی ہیں کہ علم اور فنی مہارتیں محض ذاتی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت کا مؤثر وسیلہ بھی ہیں۔ یہ تنظیم احمدی انجینئرز، آرکیٹیکٹس اور دیگر ماہرین کو اپنی صلاحیتیں رضاکارانہ طور پر بروئے کار لانے، باہمی تعاون کو فروغ دینے اور دنیا کے کم ترقی یافتہ علاقوں میں مثبت اور دیرپا تبدیلی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ

اس نمائش میں ہیومینٹی فرسٹ کے دنیا بھر میں جاری خدمتِ انسانیت کے منصوبوں کو تصویری عکاسی کے ذریعے پیش کیا گیا ہے، جبکہ ایک ویڈیو ڈاکومینٹری بھی نمائش کا اہم حصہ ہے۔ اس کے ذریعے ناظرین کو اس عالمی ادارے کی مختلف سرگرمیوں اور انسانیت کے لیے انجام دی جانے والی خدمات کا عملی تعارف حاصل ہوتا ہے۔ غزہ اور سوڈان سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں ہیومینٹی فرسٹ کے رضا کار مشکل حالات میں انسانیت کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔

دنیا کے مختلف خطوں میں قدرتی آفات، جنگوں، غربت، بیماری اور بنیادی سہولیات کی کمی سے متاثر انسانوں کی مدد کے لیے ہیومینٹی فرسٹ ایک نمایاں عالمی خدمت گار ادارے کے طور پر سرگرم ہے۔ ۱۹۹۵ء میں قائم ہونے والی یہ تنظیم مذہب، نسل، رنگ یا قومیت کی تفریق کے بغیر ضرورت مند افراد اور خاندانوں کی مدد کرتی ہے۔ آج ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کا دائرۂ کار چھ براعظموں کے ۶۷ر ممالک تک پھیل چکا ہے، جہاں اس کے رضا کار ہنگامی امداد کے ساتھ ساتھ طویل المدت ترقیاتی منصوبوں میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کے اہم منصوبوں میں واٹر فار لائف کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس پروگرام کے تحت افریقہ اور ایشیا کے دور دراز اور کم آمدنی والے علاقوں میں کنویں، سولر واٹر بور ہولز، پانی کے پمپ اور فلٹریشن سسٹمز نصب کیے جاتے ہیں۔ بعض علاقوں میں اسکولوں میں صاف پانی، بہتر بیت الخلا اور صفائی کے انتظامات بھی فراہم کیے جاتے ہیں، جبکہ مقامی آبادی کو حفظانِ صحت اور صفائی کے اصولوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ صاف پانی کی فراہمی سے نہ صرف بیماریوں کی روک تھام میں مدد ملتی ہے بلکہ بچوں کی سکول حاضری اور مقامی آبادی کی معاشی سرگرمیوں میں بھی بہتری آتی ہے۔

تعلیم کے میدان میں ’نالج فار لائف‘ پروگرام کے ذریعے محروم علاقوں میں سکول، تربیتی مراکز، آئی ٹی مراکز اور فنی تعلیم کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد صرف تعلیم کی فراہمی نہیں بلکہ افراد اور معاشروں کو خود کفیل بنانے کے لیے علم اور ہنر کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے مطابق گذشتہ ۳۰ر برسوں میں ۱۰۰ر سے زائد سکول اور ۵۶ر تربیتی مراکز قائم کیے جا چکے ہیں۔

صحت کے شعبے میں گلوبل ہیلتھ اور ’گفٹ آف سائٹ‘ پروگراموں کے تحت طبی کیمپ، ہسپتالوں کے ساتھ شراکت، طبی تربیت اور آنکھوں کے علاج کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ خصوصاً موتیا کے آپریشنز اور آنکھوں کے معائنے کے ذریعے ایسے افراد کی بینائی بحال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو مہنگے علاج کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔

فوڈ سکیورٹی پروگرام کے تحت کاشت کاری کی تربیت، کمیونٹی گارڈنز اور دیگر منصوبوں کے ذریعے مقامی آبادیوں کو غذائی خود کفالت کی طرف گامزن کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کمیونٹی کیئر اور آرفن کیئر کے منصوبوں کے ذریعے ضرورت مند خاندانوں، یتیم بچوں اور معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کی جاتی ہے۔

قدرتی آفات اور جنگی حالات میں ہیومینٹی فرسٹ کی ڈیزاسٹر ریلیف ٹیمیں فوری امداد پہنچانے کے لیے سرگرم ہو جاتی ہیں۔ خوراک، صاف پانی، طبی امداد، عارضی رہائش اور دیگر ضروری سامان کی فراہمی کے ساتھ ساتھ رضا کار متاثر آبادیوں کی بحالی میں بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کی یہ سرگرمیاں اس حقیقت کی روشن مثال ہیں کہ خدمتِ انسانیت کسی ایک خطے، قوم یا طبقے تک محدود نہیں۔ علم، مہارت، وسائل اور رضا کارانہ جذبے کو یکجا کر کے یہ ادارہ دنیا کے مختلف حصوں میں انسانیت کے لیے امید، سہارا اور خود کفالت کے مواقع پیدا کر رہا ہے۔ یہ نمائش اسی عالمی خدمت کے سفر کی ایک جھلک پیش کرتی ہے، ایک ایسا سفر جس کا مقصد انسانیت کی خدمت اور ضرورت مند انسانوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔





ریویو آف ریلیجنز اور نیشنل شعبہ تبلیغ برطانیہ کی مشترکہ نمائش

ریویو آف ریلیجنز اور نیشنل شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ برطانیہ کے اشتراک سے ایک معلوماتی اور فکر انگیز نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے جس کا مرکزی موضوع How Muslims Contributed to Global Civilisations یعنی ’’مسلمانوں نے عالمی تہذیبوں کی ترقی میں کس طرح کردار ادا کیا؟‘‘ ہے۔

یہ نمائش اسلامی تاریخ، سائنسی ترقی، طب، فلکیات، ریاضی، انجینئرنگ، معاشیات اور مذہبی پیشگوئیوں کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرتی ہے۔ نمائش کے ذریعے یہ حقیقت نمایاں کی گئی ہے کہ مسلمانوں نے مختلف ادوار میں علم و تحقیق کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں اور عالمی تہذیب و تمدن کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

نمائش کے آغاز میں بڑے حروف میں ’’اِقْرَأْ‘‘ تحریر ہے، جو قرآن کریم میں نازل ہونے والا پہلا لفظ ہے۔ اس کے ساتھ قرآن کریم کے قدیم نسخوں کے متعدد صفحات بھی تعارف کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ یہ حصہ اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اسلام نے اپنے آغاز ہی سے علم، مطالعہ اور تحقیق کی ترغیب دی۔

نمائش میں مسلم سائنس دانوں اور محققین کی علمی خدمات کو بھی نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ طب کے میدان میں ابن النفیس کے تعارف اور ان کی علمی خدمات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ اسی طرح سرجری کے آلات کے موجد مشہور مسلم طبیب ابوالقاسم الزہراوی کے تعارف اور ان کے نمایاں کارناموں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

فلکیات کے میدان میں مسلمانوں کی خدمات، ان کی مشاہداتی کاوشوں اور علمی تحقیقات کو بھی نمائش کا حصہ بنایا گیا ہے۔ ریاضی کے میدان میں الخوارزمی کے تعارف اور ان کی خدمات کے ذریعے الجبرا کی ترقی میں مسلمانوں کے کردار کو واضح کیا گیا ہے۔

مسلم خواتین کی علمی خدمات کو بھی خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ نمائش میں اسلامی تاریخ کے سنہری دور کی نامور مسلمان





خواتین کے تعارف اور ان کے علمی و عملی کارناموں کو پیش کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و تحقیق کے میدان میں مسلمان خواتین نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

ابن الہیثم کی علمی خدمات اور بصریات کے میدان میں ان کی تحقیقات کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ ان کی تحقیقات نے کیمرے کی ایجاد اور جدید بصری علوم کی ترقی کی راہ ہموار کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اسی طرح جابر بن حیان کی معروف کتاب ’’الخواص الکبیر‘‘ کا ایک نسخہ اور اس کا تعارف بھی نمائش میں شامل ہے۔

طب کے میدان میں ابن سینا کی معروف کتاب ’’کتاب الطب‘‘ کے قدیم نسخے کو بھی نمائش کی زینت بنایا گیا ہے۔ یہ نسخہ اس عظیم مسلم طبیب کی علمی خدمات اور طب کی تاریخ میں ان کے غیر معمولی مقام کی یاد دلاتا ہے۔

نمائش میں جدید دور کے ممتاز احمدی مسلمان سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کا تعارف اور اُن کے سائنسی کارنامے بھی پیش کیے گئے ہیں۔ ان کی سائنسی خدمات اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسلمانوں کی علمی روایت جدید دور میں بھی جاری رہی ہے۔

اسلامی معاشی نظام کے حوالے سے زکوٰۃ کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا گیا ہے۔ اس حصے میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی نظامِ معیشت میں زکوٰۃ نہ صرف عبادت ہے بلکہ معاشرے میں معاشی توازن، غربت کے خاتمے اور ضرورت مند افراد کی کفالت کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔

ریویو آف ریلیجنز کا جنوری ۱۹۰۳ء کا قدیم شمارہ بھی نمائش کا حصہ ہے، جو اس تاریخی رسالے کی علمی اور تبلیغی خدمات کی ایک اہم یادگار ہے۔

نمائش کے ایک اہم حصے میں ذوالقرنین کے بارے میں قرآن کریم، تاریخ اور بائبل کی روشنی میں معلومات پیش کی گئی ہیں۔

اس کے قریب ہی یاجوج وماجوج اور دجال کے تعارف اور ان کے بارے میں پائی جانے والی حقیقت کو بھی مختلف تاریخی اور مذہبی حوالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

نمائش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی النسل ہونے کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جو آپؑ کے خاندانی پس منظر اور تاریخی نسبت کے حوالے سے ایک اہم پہلو ہے۔

یہ مشترکہ نمائش اس امر کی مؤثر عکاسی کرتی ہے کہ اسلام نے علم، تحقیق، سائنس، طب، ریاضی، فلکیات، انجینئرنگ اور معاشرتی فلاح کے میدانوں میں دنیا کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

نمائش کے مختلف حصے، شاملین جلسہ کو اسلامی تاریخ کے علمی ورثے سے متعارف کراتے اور اس حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی علمی خدمات عالمی تہذیب کی تشکیل میں ایک اہم اور ناقابلِ فراموش باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔

جامعہ احمدیہ یوکے

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء کے موقع پر جامعہ احمدیہ یوکے کی جانب سے بھی ایک معلوماتی اور تاریخی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں جامعہ احمدیہ کے قیام، ارتقا اور اس کے بنیادی مقصد کو مختلف تاریخی اور بصری مواد کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ یہ نمائش شاملینِ جلسہ کو اس اہم دینی تعلیمی ادارے کے تعارف اور اس کی خدمات سے آگاہ کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

نمائش میں جامعہ احمدیہ کی تاریخ کے مختلف ادوار کو اُجاگر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح یہ ادارہ اسلامی تعلیمات، قرآن کریم اور دینی علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ تبلیغِ اسلام کے لیے مبلغین اور مربیان کی تیاری میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ جامعہ احمدیہ سے وابستہ مختلف تاریخی پہلوؤں اور اس کے تعلیمی نظام کو بھی مختصر مگر جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اس نمائش کا ایک خصوصی حصہ مرہمِ عیسیٰؑ سے متعلق ہے۔ اس میں مرہمِ عیسیٰؑ کا تعارف اور اس کا نسخہ بھی زائرین کے لیے پیش کیا گیا ہے، جو اسلامی تاریخ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب سے نجات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے متعلق ایک اہم موضوع ہے۔ اس حصے کے ذریعے شاملینِ جلسہ کو اس تاریخی و علمی موضوع کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔

جامعہ احمدیہ یوکے کی یہ نمائش نہ صرف ادارے کی تاریخ اور تعلیمی خدمات کو اُجاگر کرتی ہے بلکہ اس امر کی بھی عکاسی کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ میں دینی تعلیم، تربیت اور تبلیغ کے لیے منظّم ادارہ جاتی نظام قائم ہے۔ نمائش کے ذریعے





جامعہ احمدیہ کے علمی و تربیتی کردار کو مؤثر انداز میں نمایاں کیا گیا ہے۔

انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی

جلسہ سالانہ یوکے میں انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی نے بھی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ اس ادارے کا آغاز اکتوبر ۲۰۲۰ء میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر کیا گیا۔ اس کا مقصد افرادِ جماعت کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سیکھنے اور سکھانے کے لیے باقاعدہ کورسز اور اساتذہ کی صورت میں معاونت فراہم کرنا ہے۔

نمائش میں قرآن کریم سے متعلق آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات و اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی، جسے ITQA کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کے لیے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کا ایک آن لائن پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔

اس اکیڈمی کے ذریعے مختلف عمر کے افراد اپنی ضرورت اور علمی سطح کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ ابتدائی طلبہ کے لیے ناظرہ قرآن کریم، جبکہ مزید ترقی کے خواہش مند افراد کے لیے ترجمہ، تفسیر اور قواعد کے کورسز بھی دستیاب ہیں۔ اکیڈمی کا مقصد صرف تلاوت کی درستگی بہتر بنانا نہیں بلکہ قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات سے گہرا تعلق پیدا کرنے میں بھی مدد فراہم کرنا ہے۔

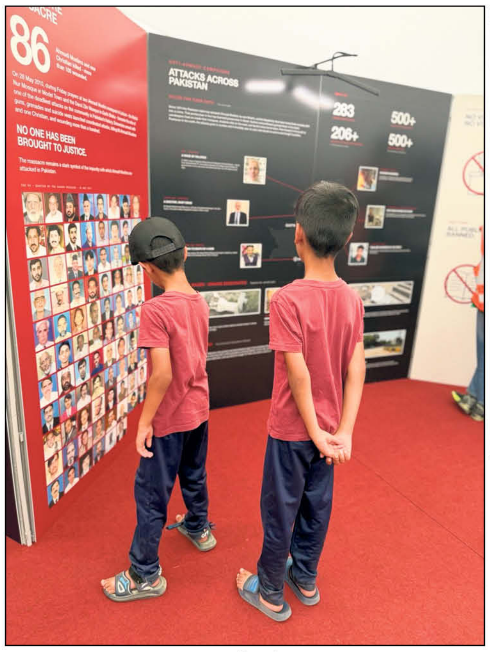
اکیڈمی میں دنیا بھر سے طلبہ آن لائن رجسٹریشن کروا سکتے ہیں، جبکہ تربیت یافتہ اساتذہ کے ذریعے مختلف زبانوں میں تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مفت آن لائن مطالعاتی مواد بھی فراہم کیا جاتا ہے، جسے ذاتی مطالعہ اور مشق کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تعلیمی نظام میں امتحانات کا بھی اہتمام ہے، اور کامیاب طلبہ کو قابلیت کے سرٹیفکیٹس جاری کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کی تعلیم دینے کے خواہش مند افراد کے لیے اساتذہ کی رجسٹریشن اور تربیت کا نظام بھی موجود ہے۔

یوں انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی جدید آن لائن سہولیات کو استعمال کرتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں تک پہنچانے کی ایک مؤثر اور قابلِ قدر کوشش ہے۔

رجسٹریشن اور مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیں: www.itqa.org.uk

شعبہ امورِ خارجہ



جلسہ سالانہ یوکے کے بابرکت موقع پر شعبہ امورِ خارجہ کی جانب سے ایک اہم اور فکر انگیز نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں پاکستان میں احمدیوں کو درپیش مذہبی، قانونی اور معاشرتی مشکلات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ نمائش کا مقصد حاضرینِ جلسہ کو ان حالات سے آگاہ کرنا ہے جن کا سامنا احمدی مسلمان کئی دہائیوں سے اپنے مذہبی عقائد اور شناخت کی وجہ سے کر رہے ہیں۔

نمائش میں پاکستان کے آئینی اور قانونی نظام میں احمدیوں کے خلاف عائد پابندیوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے احمدیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا، جبکہ ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں جاری کیے گئے آرڈیننس XX کے ذریعے احمدیوں کے مذہبی اظہار اور عبادت پر مزید سخت پابندیاں عائد ہوئیں۔ ان قوانین کے تحت احمدیوں کے لیے اپنے آپ کو مسلمان کہنا، اپنے مذہب کو اسلام کہنا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنا، اذان دینا اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا قابلِ تعزیر بنا دیا گیا۔

نمائش میں لاہور میں ۲۸؍ مئی ۲۰۱۰ء کو احمدیہ مساجد پر ہونے والے دہشت گرد حملوں میں شہید ہونے والے احمدیوں کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی ہیں۔ یہ تصاویر اس المناک واقعہ کی یاد تازہ کرتی ہیں اور مذہبی انتہا پسندی کے انسانی المیے کو نمایاں کرتی ہیں۔

اس کے علاوہ مبارک ثانی صاحب اور شیراز احمد صاحب کی تصاویر اور ان کے خلاف قائم کیے گئے مقدمات کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ ان واقعات کے ذریعے یہ دکھایا گیا ہے کہ احمدیوں کو نہ صرف مذہبی اظہار بلکہ قرآن کریم اور مذہبی مواد سے متعلق معاملات میں بھی قانونی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے www.stopthepersecution.org ویب سائٹ سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے، جہاں پاکستان میں احمدیوں کو درپیش قانونی پابندیوں، مذہبی آزادی کی محدودیت، تشدّد، عبادت گاہوں اور قبروں کی بے حرمتی سمیت مختلف مسائل کے بارے میں تفصیلی معلومات اور رپورٹس فراہم کی گئی ہیں۔

(رپورٹ: احسان احمد۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء پر دستیاب بعض نئی کتب کا تعارف





سیرت النبی ﷺ
(۸ جلدوں کا سیٹ)

حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ سیرۃ النبیؐ کو آپؓ کی جملہ کتب، تحریرات، خطابات و خطبات سے اخذ کر کے یکجائی صورت میں مرتب کیا گیا ہے جو کہ آٹھ جلدوں میں شائع کی گئی ہے۔ پہلی چار جلدیں ۲۰۲۲ء میں شائع ہو چکی تھیں، اب باقی جلدیں شائع ہو کر ۸؍جلدوں کا سیٹ مکمل ہو گیا ہے۔ اس کتاب کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس میں نہ صرف آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے بلکہ سیرت کے حوالے سے ہونے والے اعتراضات کے جوابات بھی پیش کیے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں ایک تاریخی اور منفرد اضافہ ہے۔

روایات اصحاب احمدؑ (۵ جلدوں کا سیٹ)

روایات اصحاب احمدؑ کی یہ پانچ جلدیں اس لحاظ سے نہایت اہم ہیں کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۲۷؍صحابہ کی روایات شائع کی گئی ہیں جن کا ماخذ رجسٹر روایات صحابہؓ ہیں جو ہاتھ سے لکھے گئے ۱۵؍جلدوں پر مشتمل رجسٹرز ہیں جو ابھی تک غیر مطبوعہ تھے۔ جماعت احمدیہ کے لیے بلاشبہ یہ غیر معمولی علمی خزانہ ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے صحابہؓ کی سیرت و حالات پر کئی رنگ سے واقفیت حاصل ہو گی۔

خاندان مرہم عیسیٰؑ اور
سیرت حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰؑ

اس کتاب میں حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ مرہم عیسیٰ صاحب کی سیرت و سوانح کو شائع کیا گیا ہے۔ اس خاندان میں تیس سے زائد افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو قبول کرنے کی توفیق ملی جن کے ناموں کی فہرست کتاب کے صفحہ چالیس سے بیالیس تک درج کی گئی ہے۔ مصنف محمد آصف چغتائی صاحب چونکہ حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ کے پوتے ہیں اس لحاظ سے بعض خاندانی حالات جو پہلے غیر مطبوعہ تھے پہلی مرتبہ کتابی صورت میں شائع ہو رہے ہیں۔

سیرت و سوانح حیات
حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید

اس کتاب میں حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کی دردناک داستان تفصیل سے پیش کی گئی ہے۔ آپ کو ۳۱؍اگست ۱۹۲۴ء کے دن کابل کی سرزمین پر شہادت کا رتبہ حاصل ہوا جبکہ آپ کی عمر صرف ۳۴؍سال تھی۔ ۳۳۰؍صفحات پر مشتمل اس کتاب میں جہاں شہید کے خاندانی حالات اور المناک شہادت کا تذکرہ ہے وہیں جماعت احمدیہ کے لیے یہ ایک تاریخی دستاویز بھی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے اسلام دورِ اول میں طریق حسنؓ و حسینؓ یعنی صلح و شہادت سے لوگوں تک پہنچا اسی طرح آخری زمانہ میں بھی اسلام کی ترقیات میں اہلبیت علیہم السلام کی یہ سنت جاری نظر آتی ہے۔

موجِ احمدیت۔
الحاج قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سیاح کی ہزار داستان

قریشی محمد حنیف قمر (مرحوم) سائیکل سیاح کی سیرت و سوانح کو ان کے بیٹے قریشی محمد سعید صاحب نے تالیف کیا اور پوتے قریشی شاہد جمیل صاحب حال مقیم لندن اسے شائع کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی میں قریشی محمد حنیف صاحب اس لحاظ سے ایک معروف شخصیت تھے کہ انہوں نے سائیکل پر تقریباً ۵۵؍ہزار میل سے زائد تبلیغی اسفار کیے۔ آپ نے سائیکل پر تبلیغی پوسٹرز بھی آویزاں کیے ہوتے تھے جس کی بدولت بہت سے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوتے اور آپ کو تبلیغ کا موقع ملتا رہتا۔

اس کے علاوہ جلسہ سالانہ کے بُک سٹال میں درج ذیل نئی کتب بھی شامل ہیں۔

تفسیر سروری ۵؍مجلد (سورۃ الاعراف آیت ۴۰؍تک) مصنفہ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ، حیاتِ احمد ۶؍مجلد مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ (طبع جدید)، فلسطین سے کشمیر تک (طبع جدید)، رؤیا و کشوف سیدنا محمودؓ (طبع جدید)، تفسیر صغیر (طبع جدید)، اور انمول موتی۔

انگریزی تراجم میں درج ذیل کتب کا ترجمہ پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔

خطباتِ مسرور جلد اول، بنیادی مسائل کے جوابات ۲؍مجلد (Answers to Everyday Issues)، خطبہ الہامیہ (The Revealed Sermon)، کرامات الصادقین (Miracles of the Truthful)، نجم الہدیٰ (The Guiding Star)، عرفانِ الٰہی (Recognition of God)، انقلابِ حقیقی (The True Revolution)، اور صحیح بخاری جلد اول و دوم (Sahih Al-Bukhari)

نوٹ: یہ مکمل فہرست نہیں ہے صرف منتخب کتب کا ذکر کیا گیا ہے تا کہ قارئین کو نئی آنے والی کتب کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں۔

(رپورٹ: احسان احمد۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر (ARC) کی تاریخی نمائش









Ahmadiyya Archive and Research Centre نے جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق ایک منفرد اور معلوماتی نمائش کا اہتمام کیا۔ یہ نمائش جماعت احمدیہ کے تاریخی، علمی، صحافتی اور ثقافتی ورثے کے ان متعدد گوشوں کو اجاگر کرتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہو گئے ہیں۔ نادر کتب، قدیم اخباری تراشوں، تاریخی نقشہ جات، نایاب تصاویر اور محفوظ آڈیو ریکارڈنگز پر مشتمل یہ نمائش ماضی سے حال کے درمیان ایک ایسا پُل فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے احباب، جماعت احمدیہ کی تاریخ کے مختلف ادوار اور اہم مراحل سے واقف ہو سکتے ہیں۔

نمائش میں جماعت احمدیہ کے بارے میں مغربی دنیا میں شائع ہونے والے ابتدائی تاریخی مواد کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ مغربی اخبارات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی عظیم الشان تصنیف براہین احمدیہ کے حوالے سے شائع ہونے والے مضامین اور خبروں کے تراشے اس امر کا تاریخی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ آپؑ کی دعوت اور جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں نے اپنے ابتدائی دور ہی سے عالمی سطح پر توجہ حاصل کی۔ اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں شائع ہونے والی بعض قدیم انگریزی کتب کے نایاب نسخے بھی نمائش میں پیش کیے گئے ہیں۔ ان میں والٹر کی کتاب The Ahmadiyya Movement، مطبوعہ ۱۹۱۸ء، اور The Religious Quest of India، مطبوعہ ۱۹۳۰ء، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ یہ قدیم کتب جماعت احمدیہ کے بارے میں ابتدائی مغربی مطالعات اور اس دور کے فکری و مذہبی ماحول کا ایک اہم تاریخی ریکارڈ ہیں۔

نمائش کا ایک دلچسپ اور قابلِ توجہ حصہ ان ممتاز شخصیات کی تصاویر اور تعارف پر مشتمل ہے جنہوں نے قادیان کا دورہ کیا۔ ان میں معروف شاعر و مفکر محمد اقبال، سر فضل حسین، خان عبد الغفار خان المعروف باچا خان اور متعدد مغربی شخصیات شامل ہیں۔ یہ تصاویر اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہیں کہ قادیان نہ صرف جماعت احمدیہ کا روحانی مرکز ہے بلکہ مختلف علمی، سیاسی، ادبی اور سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے لیے بھی تاریخی اہمیت کا حامل رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے اولین مطبوعہ نسخوں کی تصاویر بھی اس نمائش کی ایک نمایاں خصوصیت ہیں۔ ان کے ذریعے احباب کو جماعت احمدیہ کے عظیم علمی ورثے کے ابتدائی اشاعتی سفر کی ایک جھلک دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اسی طرح بٹالہ اور قادیان کے نادر و نایاب تاریخی نقشہ جات بھی نمائش میں شامل ہیں جو ان علاقوں کی جغرافیائی اور تاریخی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

نمائش کے ایک حصے میں منتخب تاریخی آڈیوز سننے کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ ان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی منتخب تقاریر شامل ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء، حضرت فتح محمد سیال صاحبؓ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء، حضرت قدرت اللہ سنوری صاحبؓ کی جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء اور ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کی جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کی تقاریر بھی تصاویر اور تعارف کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

نمائش میں شامل بعض اہم اخباری تراشے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دورۂ یورپ اور لندن میں مسجد فضل کے حوالے سے شائع ہونے والے تاریخی مواد پر مشتمل ہیں۔

یوں یہ نمائش محض تاریخی اشیا کی نمائش نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے علمی، روحانی اور تاریخی ورثے کی ایک جامع جھلک ہے۔ اس کے ذریعے محفوظ کیے گئے یہ نادر آثار نہ صرف ماضی کے اہم واقعات کو زندہ رکھتے ہیں بلکہ آئندہ نسلوں، محققین اور تاریخ سے شغف رکھنے والے قارئین کے لیے بھی ایک قیمتی علمی سرمایہ ہیں۔

(رپورٹ: احسان احمد۔ ٹیم الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

نمائش مارکی، بک سٹال و دیگر مشترکہ جگہوں کے بعض مناظر

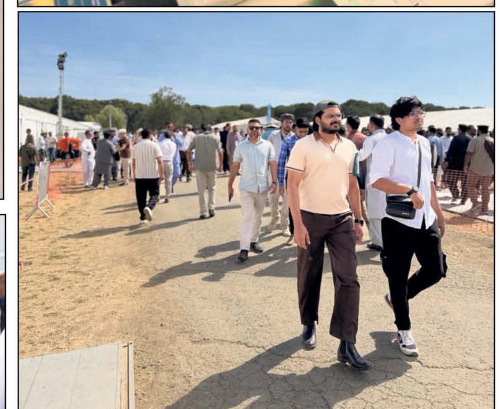














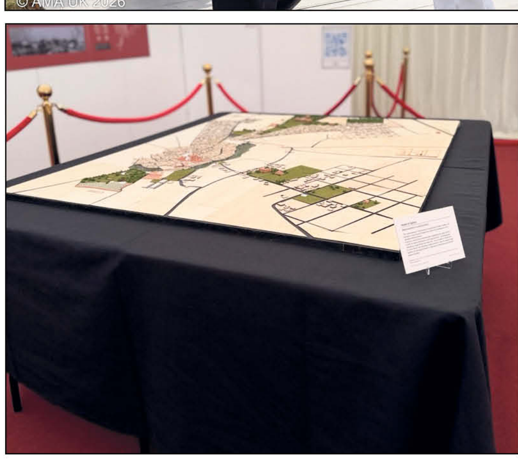
















انٹرنیشنل تبلیغ فورم برموقع جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۲۶ء

۲۳؍جولائی ۲۰۲۶ء کو صبح دس بج کر چالیس منٹ پر تبلیغ مارکی میں انٹرنیشنل تبلیغ فورم کا انعقاد کیا گیا۔فورم کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم طاہر خالد صاحب مربی سلسلہ نے سورت حٰمٓ السجدہ کی آیات ۳۴؍تا ۳۷؍ کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم محترم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ یوکے نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں میزبان پروگرام مکرم ابراہیم اخلف صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے، نے سب سے پہلے مہمانوں کو خوش آمدید کیا اور پھر بتایا کہ اس پروگرام میں اپنے اپنے ممالک کی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش نہیں کی جائے گی بلکہ ایسے امور پر بات کی جائے گی جس کے نتیجے میں ہم اپنی تبلیغ کو زیادہ موثر اور نتیجہ خیز بنا سکتے ہیں۔ اس پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق تین امور پر زور دیا جائے گا:

☆… کیسے زیادہ احباب کو تبلیغ کے کام میں شامل کیا جاسکتا ہے

☆… کامیاب تبلیغ کرنے والوں کا نمونہ اور ذاتی تجربات

☆… عوام کے ذہن کو سمجھنا

اس کے بعد مقرر نے حضور انور کے اس پیغام کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا جو آپ نے حال ہی میں جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر ارسال فرمایا تھا اور اس میں تبلیغ کے حوالے سے نصائح فرمائیں تھیں۔

اس کے بعد مکرم عثمان احمد صاحب نے آج کے پروگرام کا خاکہ پیش کیا۔ اس کے بعد خطابات اور معروضات شروع کیے گئے۔

سب سے پہلے مکرم حافظ اسماعیل ادوسی صاحب، مبلغ غانا، نے اس موضوع پر بات کی کہ افریقہ میں تبلیغ کے لیے کون سے طریقے اپنائے جائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ بیعتیں حاصل ہوسکیں۔ انہوں نے بتایا کہ افریقہ میں دو ہزار سے زیادہ زبانیں اور بہت سی قومیں بستی ہیں۔ وہاں مسائل بھی ہیں، مخالفت بھی ہوتی ہے اور زبان کی رُکاوٹیں بھی ہیں، لیکن اچھی بات یہ ہے کہ افریقہ کے لوگ مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور بات سننے کو تیار ہوتے ہیں۔حضور انور نے ایک بار خاکسار سے فرمایا کہ یورپ وغیرہ میں الحاد جیسے مسائل ہیں، مگر افریقہ میں اب بھی وفاتِ مسیح اور ختمِ نبوت جیسے موضوعات لوگوں کی توجہ کھینچتے ہیں، اس لیے وہاں انہی موضوعات پر بات کی جائے۔ مقرر نے مزید بتایا کہ افریقہ میں لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہیں تا کہ وہ آپ کو اجنبی نہ سمجھیں، اس سے تبلیغ زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ ان کی رسموں اور روایات کو سمجھنا ضروری ہے، ورنہ تبلیغ میں کامیابی مشکل ہے۔ اپنے قریبی لوگوں اور ہمسایوں کو تبلیغ میں پہلے ترجیح دیں اور ذاتی رابطوں پر توجہ دیں۔شہری علاقوں میں چونکہ جدید ٹیکنالوجی عام ہو رہی ہے، وہاں سوشل میڈیا کے ذریعے تبلیغ کارگر ثابت ہوسکتی ہے، جبکہ دیہی علاقوں میں پرانے، روایتی طریقے زیادہ مؤثر ہیں۔

اس کے بعد امیر صاحب جرمنی نے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جرمنی میں تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لیے کون سے ذرائع اختیار کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جرمنی میں تبلیغ کے بہت سے پروگرام بنائے جاتے ہیں، تاہم مشکل یہ ہے کہ میدان تو بہت وسیع ہے مگر ایسے احباب کم ہیں جو جذبہ سے تبلیغ میں حصہ لے سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم عام آدمی تک پہنچیں۔ ہم میں سے اکثر لوگ سوشل میڈیا پر بہت وقت صرف کرتے ہیں، مگر وہاں لوگ آپ کو دیکھ اور مل نہیں سکتے، جبکہ جب آپ سڑک پر کسی سے ملتے اور بات کرتے ہیں تو اس کا اثر بالکل مختلف ہوتا ہے۔ آپ اپنی سائیکل اور کار کو بھی تبلیغ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، مثلاً سائیکل پر ایسی شرٹ پہنیں یا کار پر ایسا پیغام لکھیں جس سے لوگوں تک پُرامن اسلام کا پیغام پہنچے، یہ بھی تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ ہمارے پاس تبلیغ کے بہت سے ذرائع موجود ہیں، مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم انہیں استعمال نہیں کر رہے۔

اس کے بعد مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب، مبلغ انچارج امریکہ، نے امریکہ میں تبلیغ کے کیا ذرائع ہیں، کے موضوع پر خطاب کیا۔ سب سے پہلے آپ نے بتایا کہ خلیفۃ المسیح کی طرف سے جو بھی ہدایت آئے، اس کی سمجھ آئے یا نہ آئے، اس پر پورے اخلاص سے عمل کرنا ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالے سے بتایا کہ حضورؒ نے فرمایا تھا کہ پہلے اپنے آپ کو اللہ کے قریب کریں، تب ہی آپ دوسروں کو خدا کی طرف بلا سکتے ہیں۔ انہوں نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کی مثال دی جو بہت کامیاب مبلغ تھا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اسے دیکھ کر اور اس سے بات کر کے لوگ متاثر ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ سال بھر میں کم از کم ایک شخص کو احمدی بنائے گا، اور اگر حقیقی کوشش کی جائے تو ایک احمدی دَسوں بلکہ سینکڑوں لوگوں کو احمدیت میں داخل کرسکتا ہے۔ مقرر نے مثال دی کہ جس طرح ہم ہر سال معین چندہ ادا کرنے کا عہد کرتے ہیں، اسی طرح تبلیغ کا بھی عہد ہے۔ اگر ہم سال کے آخر میں وعدے کے باوجود چندہ بالکل ادا نہ کریں تو کیا ہم حقیقی احمدی ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ اسی طرح سوال یہ ہے کہ ہم تبلیغ میں سال بھر ایک بیعت بھی نہ کرواسکیں تو یہ بات کیسے قبول کر لیتے ہیں؟

اس کے بعد مکرم عامر سفیر صاحب، چیف ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے خطاب کیا جس میں آپ نے بتایا کہ کیسے ریویو آف ریلیجنز تبلیغ کا موثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ انہوں نے دوسرا پہلو یہ بتایا کہ تبلیغ کے لیے لوگوں کے ذہنوں کو جاننا کتنا ضروری ہے اور یہ کام ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔





بعد ازاں مکرم رضی اللہ نعمان صاحب نے ’’ٹرو اِسلام‘‘ (True Islam) کے ذریعہ موثر تبلیغ کے موضوع پر گفتگو کی اور بتایا کہ کس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر True Islam UK شروع کیا گیا اور لائیو گفتگو اور مناظرے کیے گئے اور اس کے نتیجے میں نہ صرف بہت سی بیعتیں ہوئیں بلکہ ہمارے احمدی بچوں اور جوانوں کو سکولوں میں پیش آنے والے سوالات کے جواب معلوم ہوئے اور کئی ایسے احمدی جو جماعت سے دور ہو گئے تھے وہ واپس جماعت کی طرف آ گئے۔

بعد ازاں امیر صاحب کبابیر مکرم محمد شریف عودہ صاحب کو دعوت دی گئی تا کہ وہ عرب نقطہ نظر سے موثر تبلیغ پر گفتگو کریں۔ آپ نے سب سے پہلے بتایا کہ بغیر تقوی کے تبلیغ میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ پھر بتایا کہ ۷؍اکتوبر کو فلسطین میں ہونے والے واقعات کے بعد جو اسلام کے خلاف ایک رَو چلی اور سوالات پیدا ہوئے اس کا جواب سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو دینے کی توفیق نہ ملی اور خاص طور پر عبرانی زبان میں صحیح اسلام کی نمائندگی صرف جماعت احمدیہ نے کی۔ کبابیر کے مرکز میں ہر روز بہت سے غیر مسلم اور یہود آتے ہیں۔ ہم نے سوشل میڈیا پر مختصر ویڈیوز تیار کیں اور اس کا فرنچ ترجمہ کیا اور بہت تھوڑے وقت میں ملین سے زیادہ لوگوں تک یہ ویڈیوز پہنچائی گئیں جس میں بہت سے افریقی ممالک بھی شامل ہیں۔صرف اختلافی مسائل ہی نہیں بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات جب لوگوں کو پہنچاتے ہیں تو وہ متاثر ہوتے ہیں چاہے وہ عیسائی ہوں یا یہود۔ خاص طور پر اسلام کی ہمدردیٔ خلق کی تعلیم اور اس کے عملی نمونے سے لوگ بہت متاثر ہوتے ہیں۔

اس کے بعد امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا میں تبلیغ کے موضوع پر گفتگو کی اور بتایا کہ ہم اسلام کے سفیر ہیں اور ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ پاکستان میں ہمیں تبلیغ کی آزادی نہیں۔ ان مغربی ممالک میں ہم تبلیغ کر سکتے ہیں مگر جو کوشش ہمیں کرنی چاہیے وہ نہیں کر رہے۔

اس کے بعد امیر صاحب گھانا نے خطاب کیا اور بتایا کہ سب سے پہلی چیز approach ہے کہ آپ کس طرح کسی کو approach کرتے ہیں۔ گھانا میں جب آپ دور دراز علاقوں میں تبلیغ کے لیے جاتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو کشادہ دلی اور اپنائیت سے ملتے ہیں تو آپ ان کے دل جیت لیتے ہیں۔ دوسری بات آپ نے یہ بتائی کہ صرف اچھی باتیں لوگوں کے دل نہیں بدل سکتیں بلکہ جب تک ان خوبصورت تعلیمات کے عملی نمونے نہ پیش کیے جائیں تب تک تبلیغ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اس کے بعد مکرم رشید احمد صاحب نے سوشل میڈیا کے بارے میں گفتگو کی اور بتایا کہ اعداد و شمار کے مطابق آج ایک آدمی ایک دن میں چھ گھنٹے سے زیادہ وقت سوشل میڈیا پر گزارتا ہے۔ اس لیے اگر ہم لوگوں تک پہنچنا چاہتے ہیں تو سوشل میڈیا بھی ضروری ہے۔سوشل میڈیا پر پیغام پہنچانا جہاں آسان ہے وہاں زیادہ ذمہ داری کا کام بھی ہے۔ آپ کوئی غلط بات کر دیں تو وہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ جوش میں آ کر سخت زبان استعمال کرتے ہیں جو تبلیغ کی بجائے جماعت کی بدنامی کا باعث بن جاتی ہے۔ ماضی میں ہماری سب سے بڑی طاقت اخلاق تھے لیکن آج سوشل میڈیا پر چند احمدی احباب کی بدزبانی کی وجہ سے جماعت کی بدنامی ہو رہی ہے اور مخالفین اس کو بطور شہادت ہمارے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے سدِباب کے لیے انٹرنیشنل سوشل میڈیا کمیٹی بنائی ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ ہر ملک میں سوشل میڈیا کمیٹیز بنائی جائیں۔ اب ان کمیٹیز کی تشکیل کو ایک سال ہو گیا ہے تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کمیٹیز کو فعال بنایا جائے اور ہر ملک میں یہ کمیٹیز اس بات کا جائزہ لیں کہ کون ایسے احباب ہیں جو اپنے غلط رویے کی وجہ سے ساری جماعت کی محنت کو رائیگاں کر رہے ہیں اور اس کی رپورٹ کریں تا کہ اس چیز کا تدارک کیا جا سکے۔

ورکشاپ

اس کے بعد ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس کا موضوع یہ تھا کہ تبلیغ کو زیادہ موثر بنانے اور عالمی سطح پر بیعتوں کی تعداد بڑھانے کے لیے کیا حکمتِ عملی اپنائی جائے؟

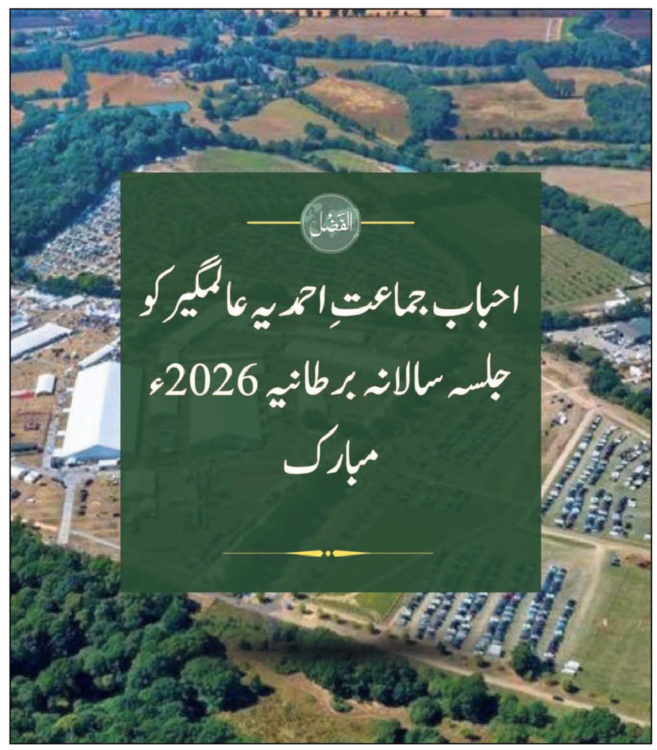
اس ورکشاپ میں مختلف ممالک سے آنے والے نمائندگان کو گروپس میں تقسیم کر کے یہ موقع دیا گیا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ایسی عملی تجاویز تیار کر کے پیش کریں جن پر جماعتیں اپنے اپنے ممالک میں عمل کر کے تبلیغ کو زیادہ مؤثر اور کامیاب بنا سکیں۔ باہمی مشاورت کے بعد ہر گروپ کے نمائندے نے سٹیج پر آکر تجاویز پیش کیں۔

آخر پر مکرم موسیٰ میوا صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون، نے اختتامی تقریر میں بتایا کہ جلسہ سے پہلے تبلیغ کے حوالے یہ پروگرام نہایت اہم ہے کیونکہ ہمارا بنیادی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ اور یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے نہ کہ صرف مبلغین کی۔ حضور انور اکثر دفتری ملاقاتوں میں اس بات پر زور دیتے ہیں۔ تبلیغ کے بہت سے پروگرام بنتے ہیں لیکن اگر ہم جائزہ لیں تو نتیجہ اس کے مطابق نہیں ہے اور بیعات اتنی نہیں ہو رہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ اگر آپ کسی جگہ رہتے ہیں اور اپنے گردو پیش کے لوگوں کو اپنے کردار وگفتار سے متاثر نہیں کر پاتے تو ہمارے لیے یہ ایک سوالیہ نشان ہونا چاہیے۔ آپ نے سابقہ مبلغین کی کوششوں کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ہمیں اسی جذبے اور اخلاص کے ساتھ کوشش کرنا ہوگی۔ پھر فرمایا کہ صرف مبلغین ہی نہیں ایک عام احمدی کو بھی اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ تبلیغ کر سکے اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دے سکے۔

امیر صاحب سیرالیون، جن کو حضور انور نے اس خطاب کے لیے مقرر فرمایا تھا، کا خطاب تقریباً دو بجے ختم ہوا۔ اس کے ساتھ ہی یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا، جس میں مختلف ممالک کے نیشنل سیکریٹریاں تبلیغ، صدران وامراء اور مبلغین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج مرتب فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: میر انجم پرویز۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆



ہیومینٹی فرسٹ کی سرگرمیاں





گذشتہ برسوں کی طرح اس سال بھی جلسہ سالانہ یوکے نے ہیومینٹی فرسٹ یوکے کو اپنے انسانی ہمدردی کے منصوبوں کو متعارف کرانے اور دنیا بھر میں ضرورت مند افراد کی مدد کے لیے عوامی تعاون حاصل کرنے کا ایک مؤثر پلیٹ فارم فراہم کیا۔

ہیومینٹی فرسٹ یوکے کی جانب سے نمائشوں، غزہ آگاہی ڈسپلے، فوڈ سٹالز اور مرچنڈائز سٹالز کا اہتمام کیا گیا، جہاں آنے والے مہمانوں کو تنظیم کے مختلف منصوبوں، جن میں آفات سے متاثرہ افراد کی امداد، صحت، تعلیم اور واٹر فار لائف پروگرام شامل ہیں، کے بارے میں آگاہی فراہم کی گئی۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے دنیا بھر میں جاری انسانی ہمدردی کے منصوبوں کے لیے مالی تعاون اور عوامی حمایت حاصل کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔

خصوصی معلوماتی خیموں اور ڈسپلے کے ذریعے شرکاء کو غزہ سمیت مختلف بحرانوں سے متاثرہ علاقوں کے عوام کو درپیش مشکلات سے آگاہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ وہ امدادی سرگرمیوں میں کس طرح اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ یوکے کی جانب سے غزہ میں ۱۴؍لاکھ لیٹر صاف پانی فراہم کیا گیا، جس سے ایک لاکھ سے زائد افراد مستفید ہوئے۔ اس کے علاوہ بے گھر ہونے والے خاندانوں میں اقوامِ متحدہ کے معیار کے مطابق تیار کردہ ۳۰۰؍خیمے اور غذائی امداد بھی تقسیم کی گئی۔

تنظیم نے بحران سے متاثرہ بچوں کے لیے عارضی تعلیمی مراکز بھی قائم کیے، جہاں انہیں عربی، انگریزی اور ریاضی سمیت مختلف مضامین کی تعلیم جاری رکھنے کا موقع فراہم کیا گیا۔

اس موقع پر ہیومینٹی فرسٹ کی جانب سے مختلف معلوماتی نشستوں کا بھی انعقاد کیا گیا، جن میں آفات سے نمٹنے کی تیاری، غذائی تحفظ اور ہنگامی حالات میں مؤثر مواصلات جیسے اہم موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ ان نشستوں میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں نے بھرپور دلچسپی کے ساتھ شرکت کی۔

(رپورٹ: آصف بلوچ، طیب احمد۔ نظامت رپورٹنگ جلسہ گاہ)

☆...☆...☆

بقیہ: معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ......از صفحہ نمبر ۵۶

کہ صحیح طرح نگرانی رکھیں۔

کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے جس سے کسی قسم کا بھی نقصان ہونے کا احتمال ہو۔

اسی طرح بازار میں ڈیوٹی دینے والے ہیں، وہ بھی بازار والوں کو سمجھاتے رہیں، دکانداروں کو بھی کہ بعض دفعہ پکانے والے جو ہیں، اسٹال لگتے ہیں، کھانے کی دکانیں لگتی ہیں، ان میں بے احتیاطی کی جاتی ہے، تو آگ کی چنگاریوں سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔

کسی بھی قسم کی ہلکی سی چنگاری بھی پیدا نہیں ہونی چاہیے۔ موسم کے لحاظ سے بہت احتیاط کی ضرورت ہے، اور اب تو حکومت بھی وارننگ دے رہی ہے اس بارے میں۔

پس یہ بڑا اجتماع ہے۔ اس میں ہم ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھیں گے، جو بظاہر چھوٹی ہیں، لیکن کسی حادثے کی وجہ بن سکتی ہیں اس لیے بہت احتیاط سے آپ لوگوں نے نگرانی رکھنی ہے۔ اور سیکیورٹی کے لیے بھی خاص طور پر خیال رکھیں۔ مسلمانوں کے خلاف تو آج کل ویسے ہی فضا ہے اور احمدیوں کے خلاف تو دونوں طرف سے بعض دفعہ خطرہ ہوتا ہے۔ اس لیے سیکیورٹی والے بہت زیادہ ہوشیار رہیں۔ بہت زیادہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ بیگوں وغیرہ کو سکینگ پر چیک کرنا، اس کے بعد بھی دیکھتے رہنا، یہ ساری چیزیں۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ

سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق نہ بھولیں اور اس کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ اللہ سے مدد چاہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور ہر کام آپ احسن رنگ میں انجام دے سکیں، اور کسی بھی قسم کا ایسا واقعہ نہ ہو جو کسی بھی طرح، ہلکے سے بھی، نقصان کا باعث بنے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب آٹھ بج کر ۲۴ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضورِ انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کی کارکنات جلسہ گاہ مستورات کو نصائح

مردانہ جلسہ گاہ سے نکل کر حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ مستورات میں رونق افروز ہوئے۔ آٹھ بج کر تیس منٹ پر جیسے ہی پیارے آقا نظر آئے، تمام کارکنات نے اپنے پیارے امام کے والہانہ استقبال میں فلک شگاف نعرے بلند کیے۔ حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنات کو سلام کا تحفہ عنایت فرمایا جس کے جواب میں کارکنات نے محبت و عقیدت بھرا جواب دیا۔ پیارے آقا نے کارکنات سے مخاطب ہو کر ہدایت فرمائی کہ

خواتین ویسے ہی نازک مزاج ہوتی ہیں اس لیے ڈیوٹی والی کارکنات سیکورٹی، سیفٹی اور سکیننگ والی، نرمی سے بات کیا کریں۔ اسی طرح کھانا کھلانے والی بھی۔

بعض اوقات مہمان کی خواہش ہوتی ہے کہ پاستا ملے اور آلو گوشت بنا ہوتا ہے، اس لیے جو پکا ہوتا ہے وہی نرمی سے کھلا دیا کریں۔

پھر حضور انور نے پُرلطیف انداز میں شعبۂ مہمان نوازی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس شعبہ کے تحت کارکنات کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ

آدھی سے زیادہ کارکنات کی تعداد مہمان نوازی میں ہونی چاہیے۔

پھر پیارے آقا نے کچھ توقف فرما کر نہایت مشفقانہ نظر سامنے بیٹھی چھوٹی آب رسانی کی ڈیوٹی دینے والی بچیوں پر ڈالی اور کچھ دیر تک مسکراتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے پانی پلانے کا اچھا انتظام کیا جائے اور ہومیوپیتھی کی دوائی دینے کی تلقین فرمائی۔ باقی شعبہ جات کے بارہ میں تسلی آمیز اظہار فرمایا۔ بعد ازاں کارکنات نے اشک بار آنکھوں سے پیارے آقا کو نعرہ ہائے تکبیر اور انی معک یا مسرور کے نعروں سے رخصت کیا۔

☆...☆...☆

یاد رہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب سے قبل مردانہ جلسہ گاہ میں قائم مختلف شعبہ جات کا معائنہ بھی فرمایا جس میں لنگر خانہ، روٹی پلانٹ، سٹور، ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے علاوہ جلسہ سالانہ پر لگنے والی مختلف نمائشوں کا بھی معائنہ شامل تھا جس کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے مختلف امور دریافت فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ اسی طرح کارکنات سے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حدیقۃ المہدی میں قائم ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے کمپلیکس کا بھی معائنہ فرمایا۔

☆...☆...☆

Muslim Television Ahmadiyya - Weekly Programme Guide
27 July - 02 August 2026

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information, please phone on +44 20 3875 6040

Monday 27 July 2026

01:30 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
02:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including the concluding address delivered by Huzoor (aba). Recorded on July 26, 2026.
04:30 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
05:05 **Mulaqat With Huzoor:** A mulaqat with Huzoor (aba) and Lajna and Nasirat members from Denmark. Recorded on February 19, 2023.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba), from Hadeeqa-tul-Mahdi in Alton, UK.
07:30 Khilafat - Lajna Defending Islam
07:55 **Gulshan-e-Waqfe Nau:** An educational class with Huzoor (aba) and Khuddam members of the Waqfe Nau scheme from Mauritius. Recorded on December 13, 2020.
09:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
10:35 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba)
11:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
14:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK including the flag hoisting ceremony by Huzoor (aba), followed by the inaugural address. Recorded on July 24, 2026
15:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
16:05 Ride 4 Peace
17:00 **Gulshan-e-Waqfe Nau:** An educational class with Huzoor (aba) and Khuddam members of the Waqfe Nau scheme from Mauritius. Recorded on December 13, 2020.
18:00 World News & Tilawat & Dars-e-Hadith.& Tahajjud And Medical Evidence
19:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
20:35 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba), from Hadeeqa-tul-Mahdi in Alton, UK.
21:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.

Tuesday 28 July 2026

00:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK including the flag hoisting ceremony by Huzoor (aba), followed by the inaugural address. Recorded on July 24, 2026
01:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
02:05 Asma'ul Husna
02:15 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba), from Hadeeqa-tul-Mahdi in Alton, UK.
03:10 Ride 4 Peace & Villages Of Africa.& Tahajjud And Medical Evidence
04:40 **Khilafat - Lajna Defending Islam**
05:05 **Gulshan-e-Waqfe Nau:** An educational class with Huzoor (aba) and Khuddam members of the Waqfe Nau scheme from Mauritius. Recorded on December 13, 2020.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
07:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
09:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an address delivered by Huzoor (aba) from the Ladies Jalsa Gah. Recorded on July 25, 2026.
11:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
12:55 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
15:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
17:00 **Gulshan-e-Waqfe Nau:** An educational class with Huzoor (aba) and Lajna members of the Waqfe Nau scheme. Recorded on October 9, 2015 in Holland.
18:00 World News & Tilawat & Insight
19:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
22:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an address delivered by Huzoor (aba) from the Ladies Jalsa Gah. Recorded on July 25, 2026.

Wednesday 29 July 2026

00:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
01:30 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
04:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
05:30 Nazm & Villages Of Africa.& Tilawat & Dars-e-Tehreerat.
06:30 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba)
07:30 Nazm & Ahmadiyyat In Denmark
07:55 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
09:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
11:35 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including the International Bai'at ceremony with Huzoor (aba). Recorded on July 26, 2026.
12:40 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
14:45 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
15:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including the concluding address delivered by Huzoor (aba). Recorded on July 26, 2026.
17:55 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
18:00 World News & Tilawat & Dars-e-Tehreerat & Objectification Of Women
19:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
19:30 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
22:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
22:40 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including the International Ba'ait ceremony with Huzoor (aba). Recorded on July 26, 2026.
23:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.

Thursday 30 July 2026

00:45 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
01:40 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including the concluding address delivered by Huzoor (aba). Recorded on July 26, 2026.
03:50 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
04:40 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba), from Hadeeqa-tul-Mahdi in Alton, UK.
05:30 Objectification Of Women & **Yadon Ke Parde Par**
06:00 Tilawat & **Dars-e-Hadith**
06:30 **Address At Lajna Ijtema UK:** An address delivered by Huzoor (aba) at the Lajna Imaillah UK Ijtema. Recorded on September 27, 2025.
07:30 **Virtues Of Ahmad &** Ahd-e-Rafta & World News
08:20 **Paradise's Pathway:** Zuna Ahmad hosts a discussion based on the book 'Domestic Issues And Their Solutions'. This episode is on the upbringing of children and it's importance within Islamic teachings.
08:50 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba), from Masjid Mubarak in Islamabad, Tilford, UK.
09:45 Nazm & **InfoMate &** Friday Sermon 4 Kids & Kya, Kyun, Kaise
11:05 **Question And Answer Session: Part 1 of a question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on May 20, 1995.**
11:55 The Concept Of Bai'at & Tilawat & Dars-e-Hadith & ReUSEful
13:00 **Huzoor's Mulaqat With Khuddam:** A mulaqat with Huzoor (aba) and Khuddam students from Canada. Recorded on October 3, 2021.
14:00 Paradise's Pathway & Friday Sermon 4 Kids. & Nazm
14:55 **Huzoor's Jalsa Salana Address:** An address delivered by Huzoor (aba) to the Ladies Jalsa Gah at Jalsa Germany, from Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK. Recorded on August 30, 2025.
15:45 The Concept Of Bai'at & Intikhab-e-Sukhan
17:00 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba), from Masjid Mubarak in Islamabad, Tilford, UK.
17:55 Nazm & World News & Tilawat & Beacon Of Guidance
19:10 Friday Sermon 4 Kids & ReUSEful Resin Art & Paradise's Pathway
20:35 **Huzoor's Mulaqat With Khuddam:** A mulaqat with Huzoor (aba) and Khuddam students from Canada. Recorded on October 3, 2021.
21:35 Hayat-e-Javidaan & Intikhab-e-Sukhan
23:00 **Address At Lajna Ijtema UK:** An address delivered by Huzoor (aba) at the Lajna Imaillah UK Ijtema. Recorded on September 27, 2025.

Friday 31 July 2026

00:00 World News & Tilawat & Dars-e-Hadith & InfoMate & Ahd-e-Rafta
01:30 **Question And Answer Session:** Part 1 of a question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on May 20, 1995.
02:20 The Concept Of Bai'at & ReUSEful Resin Art
03:05 **Huzoor's Jalsa Salana Address:** An address delivered by Huzoor (aba) to the Ladies Jalsa Gah at Jalsa Germany, from Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK. Recorded on August 30, 2025.
03:55 Kya, Kyun, Kaise & Virtues Of Ahmad & Hayat-e-Javidaan
04:50 **Address At Lajna Ijtema UK:** An address delivered by Huzoor (aba) at the Lajna Imaillah UK Ijtema. Recorded on September 27, 2025.
05:50 Art Break & Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
07:25 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 24, 2026 by Huzoor (aba), from Hadeeqa-tul-Mahdi in Alton, UK.
08:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
10:55 Bai'at Stories & Tilawat & Dars-e-Hadith & Mahasin-e-Islam & Ahmadiyyat 101
11:50 **Live Proceedings: Live proceedings.**
12:00 **Live Friday Sermon:** Live Friday sermon delivered by Huzoor (aba), from Masjid Mubarak in Islamabad, Tilford, UK.
13:05 United In Advocacy
14:25 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK including the flag hoisting ceremony by Huzoor (aba), followed by the inaugural address. Recorded on July 24, 2026.
16:25 The Dwellers Of Heaven
16:35 **Friday Sermon:** Repeat of the Friday sermon delivered earlier today by Huzoor (aba), from Masjid Mubarak in Islamabad, Tilford, UK.
17:30 Qaseedah & Ahmadiyyat 101 & Moments Of Love With Khilafat
18:00 **This Week With Huzoor:** A programme featuring the highlights of the activities of Huzoor (aba) from the last week.
18:35 Tilawat & Dars-e-Hadith
19:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
20:35 Insight. & Bai'at Stories
21:15 **Friday Sermon:** Repeat of the Friday sermon delivered earlier today by Huzoor (aba), from Masjid Mubarak in Islamabad, Tilford, UK.
22:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
23:25 Ahmadiyyat 101Hiqayat-e-Sidqo Wafa.

Saturday 01 August 2026

00:00 **This Week With Huzoor:** A programme featuring the highlights of the activities of Huzoor (aba) from the last week.
00:30 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
02:55 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK including the flag hoisting ceremony by Huzoor (aba), followed by the inaugural address. Recorded on July 24, 2026.
04:55 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 1 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 24, 2026.
06:15 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 31, 2026 by Huzoor (aba)
07:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
08:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
10:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an address delivered by Huzoor (aba) from the Ladies Jalsa Gah. Recorded on July 25, 2026.
12:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
13:50 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an address by Huzoor (aba). Recorded on July 25, 2026.
16:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
18:00 World News & Tilawat
18:40 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
19:40 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
21:40 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an address delivered by Huzoor (aba) from the Ladies Jalsa Gah. Recorded on July 25, 2026.
23:40 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.

Sunday 02 August 2026

01:10 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an address by Huzoor (aba). Recorded on July 25, 2026.
03:40 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 2 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 25, 2026.
05:05 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 31, 2026 by Huzoor (aba)
06:00 Tilawat & Dars-e-Tehreerat & Villages Of Africa
06:45 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 31, 2026 by Huzoor (aba)
07:50 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
08:50 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
11:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including the International Bai'at ceremony with Huzoor (aba). Recorded on July 26, 2026.
12:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
14:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
14:50 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including the concluding address delivered by Huzoor (aba). Recorded on July 26, 2026.
17:20 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
18:00 World News & Tilawat
18:35 **Friday Sermon:** Friday sermon delivered on July 31, 2026 by Huzoor (aba)
19:30 Nazm & Villages Of Africa
20:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.
21:00 **Jalsa Salana UK 2026:** Proceedings of day 3 of Jalsa Salana UK 2026 including an array of programmes from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Recorded on July 26, 2026.

Al-Fazl daily International, London

Tahir House - 22 Deer Park Rd, London SW19 3TL ISSN: 1352 9587 Tel: +44 20 8544 7603 Fax: +44 20 8544 7611 +44 7566 234466

Vol 33 Monday 27 July - Saturday 01 August 2026 Issue No. 178 - 183

خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق نہ بھولیں اور اس کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہیں

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء از امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

☆...ہمیشہ آپ کے چہروں پر مسکراہٹ رہنی چاہیے۔ ہر کارکن، ہر شعبے میں، مسکراتے ہوئے کام کرے

☆... کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آئے جس سے کسی قسم کا بھی نقصان ہونے کا احتمال ہو

☆...سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق نہ بھولیں اور اس کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ اللہ سے مدد چاہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور ہر کام آپ احسن رنگ میں انجام دے سکیں، اور کسی بھی قسم کا ایسا واقعہ نہ ہو جو کسی بھی طرح، ہلکے سے بھی، نقصان کا باعث بنے۔

جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی میں ڈیوٹیوں کی باقاعدہ افتتاحی تقریب میں حضور انور کا زرّیں نصائح پر مشتمل خطاب کا خلاصہ

(۲۳؍جولائی ۲۰۲۶ء، نمائندگان الفضل انٹرنیشنل) اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۶۰ ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج حدیقۃ المہدی، آلٹن میں تشریف لاکر کارکنان جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۸ بج کر ۱۱ منٹ پر جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے عشاق خلافت نے پُرتپاک نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم ماہد احمد طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے سورۃ النحل کی آیت ۴۲ تا ۴۵ کی تلاوت کی جس کے بعد عزیزم ناصر احمد اوسوکوناڈو طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے متلو آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ بج کر ۱۸ منٹ پر خطاب فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حسب روایت آج کارکنان جلسہ سالانہ کے ساتھ یہ مجلس ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا میں ہر جگہ اور خاص طور پر برطانیہ میں جلسہ سالانہ کے کارکنان بہت حد تک ایسی تربیت حاصل کر چکے ہیں کہ جو بڑے سے بڑے اجتماع کو بھی آسانی سے سنبھال سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مہمانوں کی تعداد بڑھنے کے باوجود عموماً مہمان اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری بہت اچھے رنگ میں مہمان نوازی کی گئی۔ اس لیے

آپ لوگ جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کرتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جو تاثر ایک دفعہ قائم ہوگیا ہے، یہ کبھی کم نہ ہو بلکہ بڑھتا جائے۔ اور مجھے امید ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، بڑھتا رہے گا۔

حضور انور نے کارکنان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ کھانا پکانے کے کارکنان ہیں، کھانا کھلانے کے کارکنان ہیں، سیکیورٹی کے کارکنان ہیں، مختلف شعبوں کے کارکنان ہیں، پارکنگ وغیرہ کے کارکنان ہیں، سب اپنے آپ کو عمدہ رنگ میں ڈیوٹی کے لیے پیش کرنے والے ہیں اور امید ہے آئندہ بھی پیش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک بات میں ہمیشہ توجہ دلاتا ہوں، وہ یہ ہے کہ کام کی وجہ سے، ایک بوجھ کی وجہ سے، ڈیوٹی کا بھی بڑا بوجھ ہوتا ہے، بعض دفعہ مزاج میں چڑچڑاپن آجاتا ہے۔ لیکن ہمارے کسی کارکن کی ایسی صورت نہیں ہونی چاہیے۔



ہمیشہ آپ کے چہروں پر مسکراہٹ رہنی چاہیے۔ ہر کارکن، ہر شعبے میں، مسکراتے ہوئے کام کرے۔

سیکیورٹی کا کام گو بڑا سنجیدہ ہے، ڈسپلن کا کام بھی بڑا سنجیدہ ہے، لیکن آپ لوگوں نے مسکراتے ہوئے لوگوں کو توجہ دلانی ہے۔ اگر کسی کو خاموش کرانا ہے، یا ڈسپلن کی طرف آگاہی کرنی ہے، یا حفاظت کے لیے کسی کو چیک کرنا ہے، تو ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ، نرمی کے ساتھ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان دنوں میں خاص طور پر خشک موسم ہے۔ گھاس بھی خشک ہے۔ اس لیے خاص طور پر ہر کارکن کو یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ جہاں کسی بھی قسم کی آگ لگنے کا خطرہ ہو کوئی ایسا حادثہ پیش نہ آئے۔

حضور انور نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پارکنگ کے کارکنان ہیں، وہ دیکھتے رہیں کہ بعض دفعہ پرانی گاڑیاں آتی ہیں، ان کے انجن بڑے گرم ہوتے ہیں، اور خشک گھاس اگر اونچا ہے تو وہاں آگ لگنے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ تو وہاں ہر کار جو آئے، گو کہ ہزاروں کی تعداد میں آتی ہیں، لیکن ہمارے کارکن بھی سینکڑوں اور ہزاروں میں ہیں، ان کو چاہیے

......باقی صفحہ ۵۴ پر......

نائب مدیر: حنیف احمد محمود مضامین و آرا کے لیے: info@alfazl.com www.alfazl.com مینیجر: طاہر مہدی امتیاز احمد خریداری و اشتہارات کے لیے: manager@alfazl.com